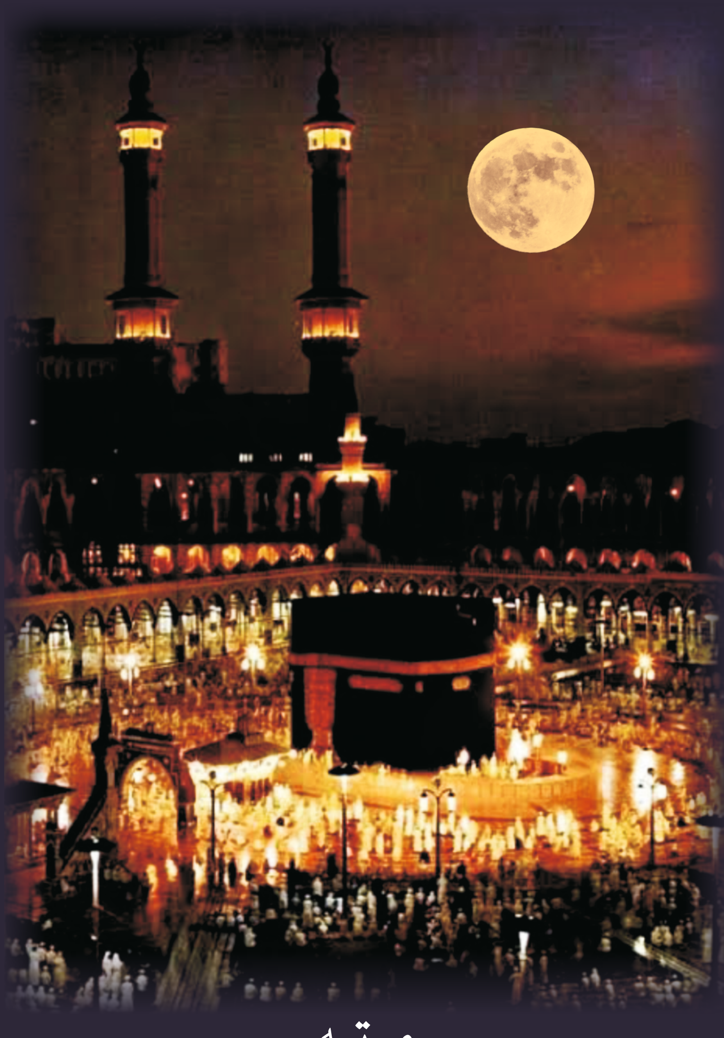
سیرت وسوانح

حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ



مرتبہ

ڈاکٹر فرید احمد

سیرت وسوانح

حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ

مرتبہ

ڈاکٹر فرید احمد

کتاب	سیرت وسوانح حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ
مرتبہ	ڈاکٹر فرید احمد
آن لائن ایڈیشن	28/27 رجب المرجب (شبِ معراج ویوم الجمعہ)
آن لائن اشاعت	13 فروری 2024ء (یوم ولادت مسیح موعودؑ)
	3 شعبان المعظم 1445 ہجری (یوم ولادت امام حُسینؓ)
طبع اوّل	20 فروری 2024 ء (یوم مصلح موعودؓ)
اشاعت	15 شعبان المعظم 1445 ہجری
	شب برأت (اہلِ تصوف) ولادتِ امام مہدیؑ (اہل تشیع)
کمپوزنگ	عاصمہ طیبہ۔قادیان
ناشر	خاندان میجر ڈاکٹر شاہنواز خان

For
Comments, Suggestions and Reviews
Please contact:
Dr. Farid Ahmad
whatsapp: 002207942497
email: dr.farid.ahmad@gmail.com

انتساب

حضرت مریم بانو بیگم صاحبہ

کے نام

آپ میجر ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب کی اہلیہ اور حضرت میاں عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی (رفیق بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کی دخترِ نیک اختر تھیں۔ بچپن ہی سے دینی کتب کے مطالعہ کا شوق تھا۔ عبادات سے خاص شغف تھا اور ذکرِ الٰہی و درود شریف کا کثرت سے ورد آپ کی عادت تھی۔ حسنِ اخلاق، خندہ پیشانی، مہمان نوازی اور وسیع القلبی آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ صدقہ وخیرات دینے میں ہاتھ نہایت کھلا تھا۔ رسالہ مصباح کے اجراء کے وقت آپ نے سلسلہ وار مضامین حفظانِ صحت اور تربیتِ اولاد پر لکھ کر قلمی معاونت کا فریضہ بھی انجام دیا۔ 1934ء میں لجنہ اماء اللہ زنجبار کی بنیاد رکھی اور اس کی پہلی سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

نصف صدی سے زائد عرصہ اپنے خاوند کے ساتھ نہایت سادگی وقناعت شعاری سے زندگی بسر کی اور اپنی اولاد کو نیکی، تقویٰ اور اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لیے دعاؤں ونصائح سے کوشاں رہیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنی ساس حضرت رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت چودھری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی (رفیق بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کی خدمت کی توفیق ملی اور ان کی دعاؤں سے وافر حصہ پایا۔ 5 فروری 1999ء کو بعد از نمازِ جمعہ مسجدِ اقصیٰ میں آپ کی نمازِ جنازہ میں ربوہ کے باسیوں کی ایک کثیر تعداد شامل تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور آپ کے اوصافِ حمیدہ آئندہ نسلوں میں بھی جاری و ساری رکھے۔ آمین یا ارحم الراحمین

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے مَیں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22-21)

اطاعتِ رسول کے فیوض

’’میرے لیے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔ اور مَیں اِس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65-64)

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

ADDITIONAL

WAKALAT TASNEEF

Ref. AVT-16630

Date: 25-1-2024

مکرم و محترم ڈاکٹر فرید احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

آپ کے خط مؤرخہ ۱۳ر جنوری ۲۰۲۴ کے ساتھ حضرت رمضان بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی سیرت و سوانح پر مشتمل کتاب کا فائنل مسودہ بغرض منظوری موصول ہوا تھا۔

آپ کو اس کتاب کی ذاتی طور پر طباعت کی اجازت دی جارہی ہے۔ براہ کرم طباعت کے بعد اس کی دو کاپیاں وکالت ہذا کو بغرض ریکارڈ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طباعت ہر لحاظ سے بابرکت ونافع الناس بنائے۔ آمین

جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام

خاکسار

منیر اللہ شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

Unit 3, Bourne Mill Business Park, Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS
Tel: +44 (0) 1252 891334 | Fax: +44 (0) 1252 266537 | Email: office@tasneef.co.uk

تعلق باللہ

(دعاؤں کے لیے)

۔۔۔۔"جتنی ضرورتیں بیان کی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہوتی ہیں جو اس دنیا کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں حالانکہ سب سے مقدم دعا اگر کوئی ہوسکتی ہے تو یہی ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے اور سب سے مقدم سوال اگر کوئی شخص کرسکتا ہے تو یہی ہے کہ میری اس بارہ میں راہنمائی کی جائے کہ مجھے تعلق باللہ کس طرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہو جائے تو باقی سب چیزیں اِسی میں آجاتی ہیں۔۔۔۔۔۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ملنا اور اس سے انسان کا تعلق پیدا ہو جانا یہ سب سے اہم اور ضروری چیز ہے اور اگر خدا مل سکتا ہے تو پھر اس میں کوئی شبہ ہی نہیں رہتا کہ ہمارا سب سے بڑا فرض یہی رہ جاتا ہے کہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور اس طرح اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرلیں۔"

(تقریر حضرت مصلح الموعودؓ 28 دسمبر 1952ء بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَحۡمَدَ الۡمَوۡعُوۡدِ

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

عرض حال

اللہ تعالیٰ کے اذن اور سرور کائنات خاتم النبین، سردار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چودہویں صدی ہجری کے آغاز میں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود نے دعویٰ فرمایا۔ آپ کی آمد کے دو بنیادی مقاصد تھے ایک بنی نوع انسان کا اپنے خالق و ملک سے زندہ تعلق پیدا کرنا اور دوسرا بنی نوع انسان کا آپس میں پیار محبت کا تعلق پیدا کرنا۔

اپنے ان عظیم مقاصد کی تکمیل کے لیے آپ نے اپنے مولا حقیقی خدا تعالیٰ سے مدد اور استعانت طلب کی۔ اور اُس کی درگاہ میں شب و روز دعائیں کیں۔ آپ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا کہ نیک اور پاکباز لوگوں کا ایک گروہ آپ کے گرد جمع ہونے لگا۔ نیک فطرتیں جگمگا اٹھیں اور آپ کے حلقۂ بیعت میں شامل ہونے لگیں۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ، حضرت مولوی عبد الکریم ؓ صاحب سیالکوٹی، حضرت مولانا سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا برہان الدینؓ جہلمی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب، حضرت مولا بخش بھٹی صاحبؓ احمدی سیالکوٹی جیسے جگماتے ستارے فدائیت و اخلاص میں مثال بن گئے۔ خواتین بھی اس معاملہ میں پیچھے نہ تھیں بلکہ اس میدان میں شانہ بشانہ نظر آتی ہیں بلکہ بعض حالات میں اپنے باپوں، خاوندوں اور بیٹوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اُن سے سبقت لے گئیں۔ تاریخ احمدیت کا تفصیلی مطالعہ کرنے والے جگہ جگہ ایسے قیمتی موتی اور نایاب ہیرے پوری تابانی سے چمکتے ہوئے پائیں گے۔

دراصل یہ سب کچھ امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ اور قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا۔ایک مقام پر آپ خود فرماتے ہیں کہ

’’خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کی ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرائے اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کی دن رات کوشش کرتا رہوں اس ان کے لیے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لیے وہ روحِ قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور ربوبیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تسخیر سے اُن کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلق سے جنم لیتی ہے سو میں بتوفیقہ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی کے لیے جنھوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے۔غافل نہیں رہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لیے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔اور ان کے لیے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لیے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کا اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور ترقی دینا چاہا ہے، تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کو پھیلاوے سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔وہ جیسا کہ اُس نے اُن پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بڑھائے گا۔۔۔اور اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لیے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔‘‘ (بحوالہ اشتہار 4 مارچ 1889ء)

آپ کی دعائیں اور کوششیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ٹھہریں۔ چنانچہ اونچی جگہ پر رکھے ہوئے چراغوں میں بعض خواتین کے حسن عمل کی روشنی بھی جھلک رہی ہے۔ جنہوں نے ظہور مہدی کی تصدیق اور اطاعت میں عظیم نمونے قائم کیے۔ تاریخ احمدیت میں بے شمار مثالیں موجود ہیں سعید فطرت خواتین نے نورِ حق کو پہچانا، اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو رؤیا وکشوف سے رہبری فرمائی۔ بعضوں کو بیعت کے بعد رؤیا وکشوف کی نعمت سے حصہ ملا۔ ایسی ہی بامراد، صالحات اور متّقیہ عورتوں میں ایک نام نامی محترمہ رمضان بی بی صاحبہؓ کا بھی ہے۔

آپ حضرت مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی کے اہلیہ ثانی تھیں۔ آپ کے خاوند حضرت مولا بخش صاحبؓ بھٹی نے 1900ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول فرمایا۔ اور صدق دل سے آپ کو کئی اہم خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ کو لیکچر سیالکوٹ کی اوّلین اشاعت کی توفیق ملی۔ مینارۃ المسیح قادیان پر مندرج ''مینارۃ المسیح'' آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا اور لگانے کی درخواست کی جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ آپ کے ذریعہ کئی سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

آپ کی تبلیغ کی نتیجہ میں اگلے سال 1901ء میں محترمہ رمضان بی بی صاحبہ نے 16 مئی 1901ء کو بعمر 18 سال، امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر رؤیائے صالحہ وکشف کا دروازہ کھول دیا۔ اور روحانیت میں یہاں تک ترقی کی کہ آپ کو الہام میں بتایا گیا کہ ''تیرا درجہ دوسرا ہے اور تیرے خاوند کا تیسرا۔''

آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کے خاوند حضرت مولا بخش صاحب نے آپ کے کشوف والہامات کو بعنوان ''رؤیائے صالحہ'' مرتب کیا اور امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دیکھ کر کتاب کے سر ورق پر تحریر فرمایا

’’میں نے اس کتاب (کو) دیکھا ہے جہاں تک میری نظر پڑی ہے یہ خوابیں اور کشف وغیرہ سب ایسی ہیں جن پر شریعت کو کچھ اعتراض نہیں اور ایک مومن یا مومنہ کو ایسی خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آسکتی ہیں۔‘‘

فقط مرزا غلام احمد

28 دسمبر 1906 بروز جمعہ

یہ عظیم خوش قسمتی ہے جس پر آپ کا خاندان جتنا شکرادا کرے کم ہے۔ آپ کے کشوف والہامات کی ڈائری آپ کے بیٹے میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے پاس محفوظ تھی۔ تقریباً ایک صدی تک یہ ڈائری اس خاندان میں مختلف احباب کے پاس محفوظ رہی۔ آخر محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کے پڑپوتے مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب ابن مکرم رفیق احمد بھٹی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے ہاتھ آئی۔ اب آپ جماعتی تاریخ کے اس اہم باب سیرت محترمہ رمضان بی بی صاحبہؓ مع ’’رؤیائے صالحہ‘‘ کو یکجائی صورت میں، اپنے خاندان اور نئی نسل کے علم میں اضافہ کے لیے شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم کام کا اجرا اپنی جانب سے عطا فرمائے۔

ان کشوف والہامات کو پڑھنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بھی تقویٰ اور زہد میں آگے بڑھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و صحابیات کی نیکیوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب احمد کے حالاتِ زندگی پڑھ کر اُن کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ مجاہد احمد شاستری

قادیان

شکر و سپاس

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس کتاب ''سیرت وسوانح حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ'' کے ذریعہ ایک ایسی غیر معمولی دستاویز پہلی بار منظر عام پر آرہی ہے جو کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست اور منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ وہ قلمی نسخہ ہے جسے حضرت مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹیؓ نے ترتیب دیا اور اس میں اپنی زوجہ کے رؤیائے صالحہ خوش خط لکھ کر امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیے۔ یوں آخری زمانہ کے متعلق عہد قدیم کی پیشگوئی

''اور تب اُس کے بعد ہر انسان پر اپنی روح نازل کروں گا۔ تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوّت کریں گے تمہارے بوڑھے لوگ خواب اور تمہارے جوان آدمی رؤیا دیکھیں گے۔''

(یوایل باب 28 آیت 2)

کے پورا ہونے کا دستاویزی ثبوت ہمارے پاس آگیا۔

حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کو چونکہ حضرت موسوی علیہ السلام سے خاص نسبت اور مماثلت حاصل ہے اس لیے ضروری تھا جس طرح از روئے آیت قرآنیہ اِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ (المائدہ: 112) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ان کے حواریوں کو

وحی الٰہی ہوئی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو بھی اس نعمت الٰہی سے حواریوں سے بڑھ کر حصہ ملتا۔

''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس کثرت اور تواتر سے آسمانی نشانات اور روحانی برکات کا مینہ برسایا کہ جھڑیں لگ گئیں۔ صدیوں کی قحط سامانیاں کافور ہوگئیں۔ پُر ہول بیابان چمنستانوں میں بدل گئے اور ریگ زاروں کا چپہ چپہ گل وگلزار بن گیا۔ یہ وہ روحانی تغیر ہے جس کی گذشتہ تیرہ صدیوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔'' (المبشرات صفحہ 14 از مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ کے الہامات، کشوف اور رؤیا پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی انسان کے دل میں خشیتِ الٰہی عشق وادب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خادمانہ تعلق کے جذبات جنم لینا شروع ہوجاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس روحانی نظام کے لطیف در لطیف رازوں سے بھی پردہ اٹھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس نظام کی باریکی کا اندازہ اس سے بھی ہوگا کہ کس طرح دو اطباء کے نسخوں میں سے کس نسخے میں شفاء ہے اور کون سے میں سے نہیں یا ایک ہی طبیب کے کسی نسخہ میں شفا ہے یا صرف اشتہار بازی ہے اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی عطا فرما سکتا ہے۔ بے شک

عقل اندھی ہے اگر نیّر الہام نہ ہو

اور پھر جس تواتر اور تیزی کے ساتھ وہ اپنے پیاروں کی پُکار کا جواب دیتا ہے اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشتا ہے تو یہ صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہونے لگتی ہے کہ

رگِ جاں سے ہوں مَیں قریب تر　　　تیرا دل ہے کس کے خیال میں

یہاں اگر مختصر طور پر بیان کر دیا جائے کہ کس طرح یہ قلمی نسخہ ایک صدی سے زائد عرصہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ رہا۔ باوجود اس کے کہ یہ نسخہ تین حصص میں دو ملکوں اور تین شہروں میں پھیلا ہوا تھا اور اس قیمتی مواد کے ضائع ہونے کا خدشہ تھا لیکن منشائے ایزدی سے محفوظ رہا۔ اس قلمی نسخہ کے حفاظت کی تاریخ بھی قارئین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ 1950ء میں حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ کی

وفات کے بعد یہ قلمی نسخہ آپ کے بیٹے میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب ؓ کے پاس موجود تھا۔ 1977ء میں ڈاکٹر صاحب کی وفات پر یہ کاپی آپ کی بیٹی مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کو مل گئی مگر خاندان میں کسی اور کو یہ معلوم نہ تھا کہ ایسی نادر کتاب کہیں موجود ہے۔ 1990ء کے دہائی کے اوائل میں ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے اس نسخہ کے پہلے دو اوراق کی فوٹو کاپی عاجز کے والدِ گرامی مکرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر رفیق احمد بھٹی ابن مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کو دی۔ یہ ایک غیر معمولی دریافت تھی۔ عاجز اس کھوج میں لگ گیا کہ باقی کتاب کہاں پر ہے اور کس کے پاس ہے؟ یہ بات 27 نومبر 2010ء کی ہے کے عاجز اپنی پھوپھی جان مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ سے ملنے نیو جرسی امریکہ گیا تو انہوں نے از راہ شفقت کئی بے بہا قیمتی اور نادر تاریخی دستاویزات سے نوازا۔ اُنہیں دستاویزات میں کافی خستہ حالت میں وہ ورق بھی شامل تھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نسخہ کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔ مگر اس نسخہ کی اصل کاپی باوجود تلاش کرنے کے پھر بھی نہ مل سکی۔ بلآخر کراچی میں پھوپھی جان مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی مکرمہ نصرت اسمائیل صاحبہ کے گھر سے وہ نسخہ غیر معمولی حالات میں مل گیا۔ صفحات 3 تا 100 موجود تھے مگر کئی صفحات کراچی کی نمی کی وجہ سے جُڑ گئے تھے جن کو بہت احتیاط سے علیحدہ کیا گیا۔ تا کہ کوئی تحریر ضائع نہ ہو جائے۔ عاجز کا غالب رُجحان یہی ہے کہ اس نسخہ کے پہلے دو صفحات مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی لائبریری میں کہیں موجود ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ اس تاریخی دستاویز کا معجزانہ محفوظ رہنا بھی اپنی ذات میں اک نشان ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

عاجز انتہائی ممنون و مشکور ہے اُن تمام خواتین و حضرات کا جن کا ذکر اُوپر آ چکا ہے جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس مقدس امانت کی حفاظت کی ذمہ داری لی۔ گو کہ عاجز کو یہ حجاب اور تذبذب تھا کہ چونکہ یہ ذاتی نوعیت کے رؤیائے صالحہ ہیں اس لیے اسے چھپوانے سے اعراض برتا جائے۔ مگر میں انتہائی شکر گزار ہوں برادرام مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ایڈیٹر بدر (ہندی) کا جن کا

مخلصانہ اور تاکیدی اصرار، اس دلیل کے ساتھ تھا کہ جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نسخہ پر اپنے قلم سے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے تو پھر یہ سند کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔ اسی طرح آپ نے سیرت رمضان بی بی صاحبہؓ کی ترتیب اور قلمی نسخہ کی فوٹو ایڈیٹنگ سے متعلق اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد افضال اور فیوض سے نوازے۔ آمین۔

میں ان سب خواتین و حضرات کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے لیے اپنی مالی معاونت فراہم کی۔ ان میں مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سلیمہ شہنواز صاحبہ، مکرمہ نعیمہ خالد صاحبہ، ڈاکٹر مبرور بھٹی صاحب، ڈاکٹر مبارک احمد صاحب، ڈاکٹر ہارون ناصر صاحب، مکرم نثار احمد صاحب اور مکرم نصر اللہ خان صاحب آف جرمنی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے اور ان کے خاندانوں کو بے بہا فضلوں سے نوازے، آمین۔

مَیں اپنی چھوٹی پھوپھی محترمہ نعیمہ خالد صاحبہ آف شکاگو، امریکہ کا خصوصی طور پر تہہِ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے نہایت خلوص، محبت اور بشاشت سے اس کتاب کی طباعت و اشاعت پر صرف کی آدھی ذمہ داری خود اٹھائی تا کہ یہ اہم کام جلد مکمل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے انتہا افضال و برکات سے نوازے اور آپ کی نیکیاں آپ کی نسلوں میں بھی جاری و ساری فرما دے۔ آمین ثم آمین

آخر میں عاجز اپنی پھوپھی جان مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کا ایک کشف بیان کرنا چاہتا ہے جسے آپ نے قریباً 13 سال کی عمر میں 1946۔1945ء میں قادیان میں دیکھا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے دن تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد مصلّٰی پر لیٹ گئی۔ کشفی نظارہ میں اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک رجسٹر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مانگو کیا مانگتی ہو؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ ''مَیں اپنے لیے کچھ نہیں مانگتی۔ اپنی دادی کے لیے مانگتی ہوں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''جاؤ تمہاری دادی کو عالمگیر کا خطاب دیا۔''

کیا عجب کہ اولیاء اللہ کے قبیلے میں جو مقام حضرت رابعہ بصریؒ کا ہے کل کو حضرت مسیح موعود علیہ

السلام کی ایک سیدھی سادی صحابیہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعیّن کر رکھا ہو۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کے لیے تعلق باللہ کے مناہج، مراحل اور مدارج آسان کرنے کا ذریعہ بنادے تا اس عاجز کی بخشش کے سامان ہو سکیں۔ آمین یارب العالمین۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چونکہ حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ اور علامہ اقبال کی والدہ امام بی بی صاحبہ سیالکوٹ کے قبرستان امام صاحب میں مدفون ہیں اسی لیے اُنہیں کا یہ شعر مستعار لے کر اس دعا پر اختتام کرتا ہوں کہ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نو رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

خاکسار

ڈاکٹر فرید احمد

سابق ڈاکٹر انچارج، احمدیہ مسلم ہاسپٹل

فرافینی، دی گیمبیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَحۡمَدَ الۡمَوۡعُوۡدِ

حضرت رمضان بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت رمضان بی بی المعروف جان اصل میں موضع مُلّا ضلع سیالکوٹ کی رہنے والی تھیں۔ تقریباً 1883ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ مکرم چوہدری نہالا اعلیٰ نمبردار تحصیل ظفروال کی بیٹی اور مکرم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی صاحب کی اہلیہ ثانی تھیں۔

مقدس والدین

آپ کے والدین کو امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچاننے اور قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے والد محترم چوہدری نہالے صاحبؓ اعلیٰ نمبردار تحصیل ظفروال کی وفات 8 اکتوبر 1908ء میں ہوئی۔ چنانچہ آپ کی وفات کی خبر دیتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ایڈیٹر بدر تحریر کرتے ہیں کہ

’’چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کے خسر چوہدری نہالے خاں صاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا 107 سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہوئے۔ مرحوم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو اس وقت ان کی عمر 100 سال تھی اور اب خلیفۃ المسیح (اوّل) کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔ (بحوالہ اخبار بدر قادیان 8 اکتوبر 1908ء صفحہ 1)

حضرت رمضان بی بی صاحبہ کی والدہ مکرمہ کا نام دولت بی بی تھا۔ آپ کی وفات اپریل 1905ء میں ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنازہ پڑھایا تھا۔ یہ خبر دیتے ہوئے حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایڈیٹر اخبار الحکم تحریر کرتے ہیں کہ

’’میرے مخدوم مکرم جناب چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی احمدی کی ساس مسماۃ دولت بی بی زوجہ

چوہدری نہالا اعلیٰ نمبردار موضع ملافوت ہوگئی ہے۔حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے گذشتہ جمعہ کو نماز جنازہ پڑھا۔احمدی جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھ دیں۔

(الحکم 31 مئی 1905ء جلد 9 نمبر 19 صفحہ 7 کالم 4 بعنوان متفرق باتیں)

رمضان بی بی صاحبہ کے بھائی بہن

آپ کی پوتی مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب بیان کرتی ہیں کہ

”حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ کے چار بھائی اور چھ بہنیں تھیں مگر صرف ایک بھائی مکرم فیروز صاحب اور ایک بہن مکرمہ جیواں بی بی صاحبہ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہ دونوں قادیان بھی آتے رہتے تھے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت

چوہدری مولا بخش صاحب نے 28 ستمبر 1900ء کو بروز جمعہ بعمر 35 سال سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔آپ نے اس بیعت کے نتیجہ میں اپنے اندر روحانی قوت کا غلبہ پا کر اپنی زوجہ ثانی مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ کو، جو کہ نماز روزہ کی بہت سخت پابند تھیں بیعت کے لیے کہا،مورخہ 16 مئی رمضان بی بی صاحبہ نے بعمر 18 سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت بذریعہ کارڈ کر لی۔اس کے بعد آپ نے قادیان حاضر ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔

آپ کی بیعت کا اندراج اخبار الحکم میں اس طرح موجود ہے

”زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب ساکن چونڈہ دختر چوہدری نہالا صاحب اعلیٰ نمبردار موضع ملا کوٹ وال ضلع سیالکوٹ۔“(الحکم 17 ستمبر 1901 صفحہ 12 کالم 3)

کتاب سیرت المہدی سے دو روایات

آپ کی دو روایات سیرت المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے میں درج ہیں۔

(1)''والدہ محترمہ چوہدری شاہ نواز صاحب زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب چونڈے والے سر رشتہ دار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ میں نے مئی 1901ء میں بیعت کی تھی۔ میں بڑے دالان میں آکر اتری تھی۔ میں پہلے آٹھ یوم رہی تھی میری گود میں میرا لڑکا تھا حضرت اماں جان نے پوچھا اس کا نام کیا ہے میں نے عرض کیا ''مبارک احمد'' انہوں نے فرمایا ہمارے مبارک کا نام رکھ لیا ہے حضور علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا ''جیتا رہے۔''

مجھے بچپن سے ہی نماز روزہ کا شوق تھا۔ جب میں بیعت کر کے چلی گئی تو مجھے اچھی اچھی خوابیں آنے لگیں میرے خواب میرے خاوند مرحوم کاپی میں لکھتے رہتے تھے۔ جب ایک کاپی لکھی گئی تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس کو بھیجا اور پوچھا کہ حضور یہ خوابیں کیسی ہیں؟ رحمانی ہیں یا شیطانی؟ حضور علیہ السلام نے لکھ بھیجا تھا کہ ''یہ سب رحمانی ہیں۔''

(بحوالہ سیرت المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔جلد دوئم حصہ پنجم صفحہ 212 روایت نمبر 1342)

(2)''والدہ محترمہ ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خان صاحب زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب چونڈے والے سر رشتہ دار نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذیعہ تحریر بیان کیا کہ جب دوسری دفعہ میں قادیان میں آئی تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ کی بیوی مرحومہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں نے عرض کیا حضور علیہ السلام مجھے کچھ علم نہیں میں سیدھی سادی ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''خدا تعالیٰ سیدھے سادوں کو قبول کر لیتا ہے۔''

(بحوالہ سیرت المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔جلد دوئم حصہ پنجم صفحہ 227 روایت نمبر 1381)

اہلیہ کی صحت کے لیے درخواست دعا

''برادرم مکرم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی ریڈر ڈسٹرکٹ کورٹ سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے سخت علیل ہیں۔ چوہدری صاحب تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعائے صحت ہر روز یاد کر کے فرماویں۔ اور خدا سے اجر پاویں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی تشویش کو دور فرمائے اور

جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ ‘‘

(اخبار فاروق قادیان 28 اکتوبر 1915ء)

اسی طرح ایک اور مقام پر دعا کا اعلان کرواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

’’مکرمہ چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی کی اہلیہ تو مدّت سے بیمار ہیں مگر چوہدری صاحب بھی آج کل بیمار ہیں احباب خاص توجہّ سے چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لیے دردِدل سے دعا کریں اور پنجوقتہ کریں۔

(اخبار فاروق قادیان دارالامان 4 نومبر 1915ء)

درخواست دعا

اخی چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی کی اہلیہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں احباب سے ان کی کامل صحت کے لیے درخواست دعا ہے احباب درگاہ باری میں دعا کریں اور ثواب پائیں۔

(بحوالہ اخبار فاروق 25 نومبر 1915ء)

دوطرفہ محبت کے نظارے

مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب اپنی والدہ محترمہ کے متعلق روایت کرتے ہیں

’’جب میں افریقہ میں تھا تو میری والدہ مرحومہ حضور کی خدمت میں بار بار عرض کرتیں کہ بچے کی سلامتی کے لیے دعا کرتے رہا کریں فرمایا وہ بھولنے دیتا ہی نہیں اس باقاعدگی سے خط لکھتا رہتا ہے۔

(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ نمبر 498)

’’اکتوبر 1938ء کے بعد عاجز سات سال کے بعد افریقہ سے واپس آیا اور جس دن بمبئی جہاز سے اُترا۔ اُسی دن حضور کراچی سے بمبئی تشریف لائے تھے۔ صحت کے لیے بحری سفر کیا تھا۔ اور آگے پھر حیدرآباد دہلی وغیرہ جانے کا پروگرام تھا۔ جس کے نتیجہ میں ’’سیر روحانی‘‘ کا شاہکار وجود میں آیا۔ مَیں ALEXANDRA DOCKS پر اترا اور حضور مع خدام BALLARD PIER پر تھے۔

دونوں میں کافی فاصلہ تھا وقت کم تھا حضور جلدی ٹرین پر سوار ہو رہے تھے حضور کو میرے آنے کی اطلاع کسی طرح ہوگئی عاجز پیغام ملتے ہی روانہ ہو گیا۔حضور نے از راہ شفقت میری خاطر کافی دیر انتظار کیا جب مَیں سامنے آیا تو حضور کار سے نکل کر مجھ سے بغل گیر ہوئے۔ عاجز کو بالکل ہوش نہ تھا کہ کہاں ہوں دنیا اور مافیھا کی محبت سرد ہوگئی اور سوائے حضور کی ذات کے کسی شئے کی حاجت نہ رہی۔ عاجز نے عرض کی کہ ساتھ جانے کی اجازت ہے؟ فرمایا والدہ سات سال سے منتظر ہیں ان کا زیادہ حق ہے عاجز پھر سیدھا قادیان کے لیے ٹرین پر سوار ہو گیا۔ (بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ نمبر 500)

سیرت حضرت رمضان بی بی صاحبہ از قلم ڈاکٹر شاہنواز صاحب

مکرم ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خان صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کی وفات پر ایک مضمون اخبار الفضل میں بعنوان ’’میری والدہ مرحومہ ؓ‘‘ تحریر کیا تھا، وہ احباب کے افادیت کے لیے پیش خدمت ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ

’’میری والدہ کا نام رمضان بی بی تھا 25 جنوری 1950ء کو 5 بجے شام کے قریب سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ اپنے میکے موضع ملا میں اپنے بہن بھائیوں کے ہاں موسم سرما گزارنے کے لیے مقیم تھیں اسکے بعد ربوہ اور لاہور آنے کا ارادہ تھا۔ کہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے خالق و مالک کے پاس چلی گئیں۔

25 جنوری کی شام کو حسب معمول کھانا کھا کر اور نماز مغرب اور عشاء ادا کر کے لیٹ گئیں کہ شدید سر درد اور اختلاجِ قلب کے دورہ سے گھبرا کر بستر پر بیٹھ گئیں ساتھ ہی بیہوشی طاری ہوگئی۔اور کوئی بات نہ کر سکیں 5 منٹ کے اندر ہی سانس اکھڑ گیا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ میں آخر وقت میں پاس نہ تھا نہ کوئی ڈاکٹر آسکا جو مرض کی تشخیص اور علاج کرتا مگر علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے ہوئی۔ واللہ اعلم۔ان کو ایک عرصہ سے سنگِ جگر اور ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ تھا۔جوڑوں میں بھی اکثر درد رہا کرتا تھا وفات کے وقت آپ کی عمر 67 سال کے قریب تھی۔

مرحومہ قبلہ والد مرحوم چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹی (جن کا نام موٹے حروف میں منارۃ المسیح کے تکونی پتھر پر اکثر احباب نے پڑھا ہوگا) اہلیہ ہیں۔ 1916ء میں عین جوانی کے ایام میں بیوہ ہوگئیں اور 33 سال نہایت صبر سے بچوں کی تربیت میں گذارے عاجز کو قریباً 26 سال والدہ محترمہ کی خدمت کا موقعہ ملا مگر افسوس کہ آخری وقت خدمت تو کیا منہ دیکھنا اور جنازہ میں شمولیت کا موقع نہ مل سکا جس کا بہت افسوس رہے گا۔ والدہ کے بہت حقوق ہوتے ہیں ان کی خدمت میرا فرض تھا اور یہ ان کے احسانوں کا نہایت حقیر بدلہ تھا۔

شادی کے بعد ساس بہو کے تعلقات وغیرہ کی وجہ سے کئی طرح کی مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اور اکثر گھروں میں شک رنجی رہتی ہے یہ زمانہ بہت ہی نازک ہوتا ہے ایک طرف والدہ کے خونی رشتہ اور احسانات کی وجہ سے بیٹا ماں کی طرف اگر زیادہ مائل ہو تو دوسری طرف بیوی کے تمدنی رشتہ اور آئندہ زمانہ کا خیال آتا ہے کہ بے انصافی نہ ہو جائے۔ ایسے حالات میں توازن قائم رکھنا اور دونوں کے حقوق ادا کرنا خصوصاً جب کہ مکان بھی ایک ہی ہو اور رہنا سہنا اکٹھا ہو تلوار کی دھار پر چلنے سے کم نہیں ہوتا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میرے مولا نے میری اہلیہ کو میرہ والدہ کو 25 سال اپنے پاس رکھ کر خدمت کا موقع دیا۔ اور اپنی ساس اور اُن کے عزیزوں کے لیے ہر طرح کی قربانی کی توفق دی اور یہ سب کچھ رضائے الٰہی کے لیے کیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ عاجز نے جو کیا وہ تو میرا فرض تھا اور کسی پر احسان نہ تھا اور میں قیامت کے روز اپنے مولا سے یہ عرض کروں گا کہ میں کسی خدمت کا صلہ نہیں چاہتا صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری کوتاہیوں کو معاف کر دیا جائے جو والدہ کی خدمت میں ہوگئی ہیں۔ وھو الغفور الرحیم۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ 1900ء میں قبلہ والد مرحوم قادیان حاضر ہوکر حضور علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے اور والدہ نے 1901ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور اس کے بعد سلسلہ الہامات وکشوف اور رؤیائے صالحہ شروع ہوگئے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

رؤیا وکشوف میں زیارت ہوئی۔قبلہ والد محترم نے ان تمام رؤیا وکشوف کو نہایت خوش خط لکھ کر ایک کاپی میں جمع کر دیا اور قادیان حاضر ہو کر حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں وہ رؤیا و کشوف کا مجموعہ پیش کیا۔حضور نے ان کو پڑھ کر جو الفاظ اس کے سرورق پر اپنے قلم مبارک سے درج فرمائے وہ دوستوں کے افادہ کے لیے درج کر دیتا ہوں۔(اصل کتاب اور حضور کی تحریر میرے پاس محفوظ ہے)

”میں نے اس کتاب (کو) دیکھا ہے جہاں (تک) میری نظر پڑی ہے یہ خوابیں اور کشف وغیرہ سب ایسی ہیں جن پر شریعت کو کچھ اعتراض نہیں اور ایک مومن یا مومنہ کو ایسی خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آسکتی ہیں۔“

فقط مرزا غلام احمد

28 دسمبر 1906 بروز جمعہ

مرحومہ بہت ملنسار اور خوش خلق تھیں۔نہایت کثرت کے ساتھ عبادت، تہجد اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتیں۔امور غیبیہ رؤیا اور کشف کی صورت میں ان پر اکثر کھلتے رہتے تھے اور مستجاب الدعوات بھی تھیں اس وجہ سے اپنے رشتہ داروں کے علاوہ بڑی کثرت سے احمدی بلکہ غیر احمدی عورتیں بھی ان کی معتقد تھیں اور ان سے دعائیں کرواتی تھیں۔

مرحومہ باوجود ناخواندہ ہونے کے بچوں کی پرورش کا خاص اہتمام کرتی تھیں امور خانہ داری اور سلیقہ شعاری میں ماہر تھیں۔مہمان نوازی کا جذبہ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔

قبلہ والد صاحب مرحوم کا طریق تھا کہ قریباً ہر ماہ جماعت کے غرباء کی دعوت کرتے مگر مرحومہ نے کبھی اس پر بُرا نہ منایا بلکہ ہمیشہ ہی نہایت خوشی کے ساتھ ان کی خدمت کرتیں اور اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کرتیں۔

گھر کی صفائی کا ان کو خاص شغف تھا۔دیہاتی طریق میں گھر میں صفائی میں خادمہ کا خود ہاتھ بٹاتیں۔خادمہ کی خدمت میں کبھی کوتاہی نہ کرتیں اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرتیں۔مرحومہ کو اللہ تعالیٰ

نے گیارہ بچے عطا فرمائے مگر افسوس کے دس ان کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے اور صرف اس عاجز کو مولا کریم نے زندہ رکھا اور خدمت کا موقع دیا اس کے باوجود مرحومہ نے نہایت صبر سے کام لیا اور بجائے گلہ کرنے کے خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک تو زندہ ہے۔

مرحومہ میں محنت کی بہت عادت تھی۔ مشکلات کا مقابلہ بڑی جرائت اور بہادری سے کرتیں۔ سخت مصیبت کے وقت نہ گھبراتیں۔ ہجرت قادیان سے قبل جب ہر روز جتھوں کے حملوں کا خطرہ ہوتا اور مَیں ان کی کمزوری اور بڑھاپے کو دیکھ کر کہتا کہ ہم چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی کوٹھی یا ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کے گھر چلے جائیں تو وہ ہمیشہ اس کی مخالفت کرتیں اور اپنی کوٹھی دارالانوار میں ہی رہنا پسند کرتیں۔ ہجرت کے بعد ہمارے کئی بزرگ صحابہ اور صحابیات فوت ہوئے ہیں جن کا ایک باعث نقصان جان و مال اور ہجرت کا صدمہ بھی تھا مگر والدہ مرحومہ نے اس صدمہ کو خوبی سے برداشت کیا۔ فالحمدللہ۔

مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے بہت محبت تھی۔ ان کی خدمت میں خوشی محسوس کرتیں۔ حضرت ام المومنین اور حضرت ام ناصر صاحبہ سے ان کو خاص تعلق تھا۔

مرحومہ کو ایک دفعہ ککروں کی شکایت ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص تاکید کر کے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کو ان کی آنکھوں کا آپریشن کرنے کا ارشاد فرمایا۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور حصہ جائیدا زندگی میں ہی عاجز نے ادا کر دیا تھا۔ مرحومہ کو فی الحال امانتاً سیالکوٹ محلہ امام صاحب کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے امید ہے کہ ان کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں جلد لگ جائے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا دیا ہے۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔**

مرحومہ کی وفات کے بعد کثرت سے دوستوں اور بہنوں کے افسوس کے خطوط موصول ہوئے

ہیں مگر عاجز ان دنوں پاکستان کے دورہ پر تھا اس لیے جواب نہ دے سکا۔ زبانی بھی کثرت سے احباب نے افسوس کا اظہار کیا ہے میں اب الفضل کے ذریعہ ان سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اکثر خطوط سے ایسا درد اور قلق معلوم ہوتا ہے گویا اُن کی اپنی والدہ فوت ہوئی ہیں۔

آخر میں مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ہم سب کو صبر کی توفیق دے اور ہمارے خاندان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود ایسا ذاتی تعلق پیدا کرنے کی توفیق دے کہ اس روحانی ٹیلیفون کے تار کی جو ہمارے گھر سے کٹ گیا ہے تلافی ہو سکے۔ اور ہم سب براہ راست اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف حاصل کر سکیں کہ مومن کا یہی حقیقی مقامِ عرفان ہے۔

مضمون ختم کرنے سے قبل اپنے چچازاد بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارک باد بھی دیتا ہوں کہ ان کو ہمارے خاندان کی آخری نشانی کی ہر طرح کی آخری خدمت کرنے کا بابرکت موقعہ ملا۔ اس دن سخت سردی اور بارش تھی اس لیے بہت کم لوگ جنازہ میں شامل ہو سکے۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحومؓ کے خاندان کے افراد کا بھی خاص طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے اس موقعہ پر خاص ہمدردی اور جذبہ اخوت کا اظہار کیا۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔**"

(بحوالہ الفضل 21 جولائی 1950ء صفحہ 6)

اہلیہ مولا بخش صاحب کا نماز جنازہ

مکرم شاہنواز صاحب اپنی والدہ مسماۃ رمضان بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی کی وفات کو ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ " آپ کی وفات 25 جنوری 1950ء کو ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا دیا تھا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(بحوالہ الفضل 21 جولائی 1950ء صفحہ 6 کالم 4)

دعائے مغفرت

آپ کے پوتے مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہنواز صاحب نے اخبار الفضل میں تحریر کیا کہ

''میری دادی مکرمہ محترمہ رمضان بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب 25 جنوری رات کو سیالکوٹ میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ موصیہ تھیں۔فوری طور پر ربوہ لانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان کی نعش اماناً دفن کی گئی۔
مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ نیک سیرت اور عابدہ تھیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔

(الفضل 31 جنوری 1950ء صفحہ 2 کالم 2)

آپ کی دعائے مغفرت کے لیے آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب نے تحریر کیا کہ

''میری پیاری والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ اور صاحب کشف و الہام تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل 31 جنوری 1950ء صفحہ 3 کالم 4)

اُٹھا سایہ ، تمازت ہو گئی ہے
مری ماں مجھ سے رخصت ہو گئی ہے
بڑا غمگین ہے دل آج میرا
بڑی صدمے کی حالت ہو گئی ہے
رہا آغوش میں جس کی میں برسوں
جدا مجھ سے وہ جنت ہو گئی ہے

وہی تم کو رہا ہے سب سے پیارا
خُدا سے اب قرابت ہو گئی ہے
رضا پر اس خدا کی میں ہوں راضی
مری سجدے کی حالت ہو گئی ہے
مرے دل صبر سے تو کام لینا
سمجھنا پھر ، اطاعت ہو گئی ہے
خدا حافظ حوالے اب خدا کے
اُسے واپس امانت ہو گئی ہے

(فوزیہ ظہیر فضا)

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی یادداشتیں

حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ سے متعلق آپ کی پوتی مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی چند یادداشتیں نیچے درج کی جاتی ہیں۔آپ تحریر کرتی ہیں کہ

’’دارالانوار قادیان والے مکان میں دو کمرے حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ کے لیے مختص تھی۔ آپ اپنا کھانا خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے کھاتی تھیں۔کانگڑی مٹی کا ایک خاص برتن جس سے رضائی کو گرم کرنے کا کام لیا جاتا تھا(انگریزی میں اُسے Bed Warmer کہتے ہیں) آپ کے استعمال میں رہتا تھا۔

آپ باقاعدگی کے ساتھ صبح تین بجے جاگ جاتیں اور تہجد کی نماز کا التزام فرماتیں۔آپ نہایت سوز و گداز اور الحاح کے ساتھ اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتی تھیں۔نماز فجر کے بعد اونچی آواز میں تسبیح وتحمید میں وقت صرف کرتیں۔اس کے بعد آپ پنجابی زبان کے حمدیہ نعتیہ اور بے ثباتی دنیا کے متعلق اشعار گنگناتی تھیں۔ ۞

۞ (**نوٹ از مرتب:** خاکسار فرید احمد تحریر کرتا ہے کہ عاجز نے اپنی دادی جان مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کو میاں محمد بخش صاحب کی سیف الملوک کا یہ شعر اکثر گنگناتے سنا تھا کہ

سدا نہ باغیں بلبل بولے، سدا نہ موج بہاراں
سدا نہ ماں پے، حسن جوانی، سدا نہ صحبتِ یاراں

جب آپ سے پوچھا کہ یہ شعر آپ کو کس نے بتایا تھا تو فرمایا کہ میری ساس اسے پڑھا کرتی تھیں۔)

آپ نماز جمعہ میں باقاعدگی کا خاص اہتمام رکھتی تھیں۔ اُس وقت قادیان میں عورتیں دارالمسیح کے صحن میں نمازیں ادا کیا کرتی تھیں جن کے تعداد تقسیم ہند سے قبل قریباً 300، 400 ہو جاتی تھی۔

نمازِ جمعہ سے واپسی کے بعد آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی حرم حضرت ''امی جی'' سے ملاقات کے لیے اُن کے گھر تشریف لے جاتی تھیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ؓ کی زوجہ سے بوجہ دوستی اکثر ملاقات رہتی تھی۔ مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ قمر النساء صاحبہ جن کی والدہ حضرت رمضان بی بی صاحبہ کی بہو مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کی ماموں زاد بہن تھیں خصوصیت سے آپ کو دعا کے لیے کہتیں۔

اکثر اوقات خواتین آپ کے پاس دعا کے لیے آتیں اور آپ کو کوئی نہ کوئی شکرانہ یا تحفہ دے کر جاتیں۔

اگست 1941ء کے شروع کا واقعہ ہے کہ حضرت اماں جان سیر کرتے ہوئے دارالانوار پہنچ گئیں آپ کے ہمراہ ہمیشہ ایک صحابیہ حضرت مائی کاکو صاحبہ بھی ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے اُس نے دریافت کیا کہ سُنا ہے کہ ڈاکٹر شاہنواز کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے؟ چونکہ صحابیہ حضرت مائی کاکو صاحبہ کی رمضان بی بی صاحبہ سے دوستی تھی اور اُن کے مکان کا بھی علم تھا وہ آپ کو اُن کے گھر تک لے آئیں آپ نے بچی کو دیکھا اور فرمایا ''ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہے'' اور دس روپیہ تحفۃً عنایت فرمائے۔ وہ بچی مکرمہ نعیمہ خالد صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب آج کل شکاگو امریکہ میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ کے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے بہت سی خواتین آپ نے ذاتی عقیدت رکھتی تھیں۔

حضرت عزیز اللہ شاہ صاحب کا مکان چونکہ دارالانوار قادیان میں ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے گھر کے سامنے ہی سڑک کی دوسری جانب تھا اس لیے آپ کی بیٹی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو بعد میں حضرت مصلح موعودؓ کے حرم میں آئیں اور جن کو حضرت مہر آپا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، رمضان بی بی صاحبہ کے پاس اکثر آیا کرتی تھیں۔

(نوٹ: حضرت مہر آپا نے مکرمہ رمضان بی بی صاحبہؓ کی قبولیت دعا کا معتقد ہونے کا اظہار 1989ء میں بھی کیا تھا جب کہ وہ لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر رفیق احمد بھٹی صاحب کی درخواست پر ازراہِ شفقت اُن کے گھر تشریف لائیں اور چار روز قیام فرمایا۔ نیز آپ نے اُن کے اہلیہ مکرمہ طیبہ رفیق صاحبہ سے فرمایا میری حضرت مصلح موعودؓ سے شادی ہونے کی تفصیلات خطبہ نکاح فرمودہ 24 جولائی 1944ء میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ یعنی خطبات محمود جلد سوئم صفحہ 581 تا 596)

ایک واقعہ جو کہ آپ کے توکل علی اللہ، انسان دوستی انتھک محنت اور اعلیٰ خُلق کا گواہ ہے بیان کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کا چوتھا لڑکا رفیق احمد پیدائش کے سال بعد ہی کثرتِ اسہال کی بیماری کی وجہ سے انتہائی کمزور اور لاغر ہو گیا۔ کوئی دوائی اثر نہ کرتی تھی۔ اُس وقت دادی مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ نے کمر ہمت کس لی اور ساری ساری رات اپنے پوتے کی نگہداشت میں لگا دیتیں۔

آپ خاص طور پر چوری بنا کر اپنے ہاتھ سے کھلاتیں تھیں یہ واقعہ ایک ساس کا اپنی بہو کے ساتھ حسنِ سلوک کی بھی اعلیٰ مثال ہے۔ چونکہ مریم بیگم صاحبہ کے یہاں پانچویں لڑکے رشید احمد کی پیدائش ہو چکی تھی اس لیے ماں سے رات کا دُہرا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے زیادہ مشکل ذمہ داری اپنے سر لے لی تا کہ بہو کو کچھ آرام مل سکے۔ یہ سلسلہ تقریباً 9 ماہ تک یوں ہی چلتا رہا۔ اُس وقت کسی نے بتایا کہ حکیم نظام جان کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ایک نسخہ ہے جو سوکھے کے مرض کے لیے بہت مفید ہے۔ اُس

نسخے کو استعمال کرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکمل شفاء نصیب ہوئی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے رمضان بی بی صاحبہ اپنے رب کے دربار سے اس بچے کی زندگی واپس لے کر لوٹیں ہیں۔

(نوٹ: خاکسار عرض کرتا ہے کہ وہی لڑکا بعد میں فوج میں بھرتی ہوا دو جنگیں لڑیں لفٹینٹ کرنل کے عہدے تک ترقی پائی تمغہ امتیاز ملٹری سے نوازہ گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہومیوپیتھی کی سند حاصل کی اور 74 سال کی عمر میں ایم اے انٹرنیشل ریلیشنز کی ڈگری حاصل کی۔ اور اپنی یونیورسٹی کے معمر ترین گریجوئیٹ ہونے کے اعزاز سے سرفراز ہوئے آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ 85 سال عمر پائی۔)

اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ ایک انسانی جان کو بچانے کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے کے نتائج واثرات کس قدر دیر پا دُور رس اور دائمی ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث شریف میں بھی انسانی جان کی حرمت کو خانہ کعبہ کی حرمت پر فوقیت دی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جان ہے، مؤمن کی حرمت اس کے مال وجان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 271۔272، حدیث نمبر 3932)

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ مزید بیان کرتی ہیں کہ

''رمضان بی بی صاحبہ نے ایک بار بیان کیا کہ اُن کے تمام بچوں میں سے دُبلا پتلا اور کمزور شاہنواز خان تھا۔ ایک بار جب میں نے اُسے ''میرے کوجے پُتّر'' کہہ کر پُکارا تو میرے خاوند (حضرت چوہدری مولیٰ بخش صاحب رضی اللہ عنہ بھٹی سیالکوٹی) نے کہا کہ دیکھنا ایک دن تیرا یہی کوجا پُتّر ساری دنیا میں نام پیدا کرے گا۔''

اس طرح رمضان بی بی صاحبہؓ نے بیان کیا کہ کشف میں اُنہیں ایک پودینہ کا پودہ دکھایا گیا اور پھر یہ نِدا آئی ''تیرے بیٹے شاہنواز کا نام اس پودے کی طرح پھیلتا چلا جائے گا۔''

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اپنی دادی مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ کا ایک اور واقعہ بیان کرتی ہیں کہ ''مکرمہ رمضان بی بی صاحبہؓ میری والدہ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کو کہا کرتی تھیں کہ تم لوگ ایک ہزار SHILLING میں کیا عیش کرتے ہوگے جو عیش ہم ڈیڑھ سو روپے میں کیا کرتے تھے۔''

(نوٹ: مکرم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب مگاڈی کینیا میں 1936ء سے 1941ء تک بطور میڈکل سُپر ٹینڈنٹ مگاڈی سوڈا کمپنی میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔''

روایات مکرمہ مریم بیگم صاحبہ

مکرمہ رمضان بی بی صاحبہؓ کی بہو مکرمہ مریم بیگم صاحبہ ذکر کرتی ہیں کہ

1924ء میں ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب جب اپنی شادی کے سلسلہ میں اپنی والدہ محترمہ رمضان بی بی صاحبہؓ کے پاس استخارہ کی درخواست لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے پہلی ہی الہام ہو چکا ہے کہ ''تمہیں مریم کے وجود سے بہت فائدے پہنچیں گے۔''

اس طرح وہ ذکر کرتی ہیں کہ خاکسارہ مریم بیگم اپنی ساس صاحبہ مکرمہ رمضان بی بی صاحبہؓ کے دو وقت پاؤں دبایا کرتی تھی۔ جس کے بعد وہ آپ کو اکثر یہ دعا دیا کرتی تھیں کہ

''اللہ کرے تُوں ست پُتراں دے منہ دُھویں۔''

مکرمہ مریم بیگم صاحبہ کی بیٹی مکرمہ نعیمہ خالد صاحبہ اپنی والدہ محترمہ سے اپنی پیدائش سے قبل کا ایک واقعہ بیان کرتی ہیں کہ والدہ محترمہ نویں بچے کی اُمید سے تھیں اور عمر بھی چالیس کے قریب تھی۔ دوران حمل اُن کی طبیعت نہایت ناساز ہوگئی تو ایک دن اُن کے شوہر ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کہنے لگے کہ اسلام اس چیز کی اجازت دیتا ہے کہ اگر بیوی کی زندگی کو خطرہ ہو تو اسقاط حمل کیا جا سکتا ہے۔ یہ گفتگو غالباً اُن کی ساس مکرمہ رمضان بی بی صاحبہؓ نے بھی سُن لی۔ تو اُسی رات

اُنہیں الہاماً یہ خبر دی گئی کہ اپنے بیٹے سے کہہ دو کہ ''اس بچی نے آپ کی آخری عمر میں کام آنا ہے۔''یوں نہ صرف ایک جان ضائع ہونے سے بچ گئی بلکہ بعد کے واقعات نے اس خبر کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ڈاکٹر صاحب بسا اوقات اپنی بیٹی نعیمہ کی خدمت گزاری سے خوش ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ دیکھا بے بے جی (اپنی والدہ مرحومہ رمضان بی بیؓ) نے کہا تھا نہ کہ اس بچی نے ہماری آخری عمر کا سہارا بننا ہے۔''

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بھٹی صاحب کے تاثرات

ڈاکٹر بشیر بھٹی صاحب بیان کرتے ہیں کہ قادیان میں غالباً 1945ء کے قریب میری دادی نے مجھے بتایا کہ ''**میں نے تمہیں گھوڑے پر سوار دیکھا ہے۔ تمہارے سر پر سرخ رنگ کی پگڑی تھی اور تم بغیر پل کے پانیوں (سمندر) کو پار کر گئے ہو۔**''

گھوڑے سے مراد سفر تھا پگڑی عزت وشرف کی علامت ہے اور بغیر پل سمندر کے دوسرے کنارے اترنے کا مطلب غیر متوقع اور غیر معمولی حالات میں تائید ونصرت الٰہی کے ہیں۔

نوٹ: آپ کی دادی جان رمضان بی بی صاحبہ کی وفات 1950 میں ہوئی اور بشیر بھٹی صاحب کا 1954ء میں غیر متوقع طور پر امریکہ جانے کا ارادہ ہوا اور جب انہوں نے اپنے بہن بھائیوں کو بتایا تو ان کے لیے بھی حیرانی کا باعث تھا کیونکہ ان دنوں امریکہ جانے کا شاذ ہی کوئی سوچتا تھا۔ 1955ء میں آپ بحری جہاز میں امریکہ کے لیے عازمِ سفر ہوئے۔ امریکہ پہنچ کر آپ نے ایم۔ اے (سفارتی تاریخ) اور پھر پی ایچ ڈی (سیاسیات) میں نمایاں کامیابی کے ساتھ ڈگری حاصل کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دادی جان کی رؤیا کی بنیاد پر کی گئی پیشگوئی کو حرف بہ حرف پورا فرما کر اپنی فعلی شہادت کے ذریعہ اس کی سچائی ثابت کردی۔ الحمدللہ۔ آپ کی شادی حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی پوتی محترمہ لئیقہ سلطانہ صاحبہ دختر مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صدیقی صاحب سے ہوئی۔ آپ مسئلہ کشمیر پر تین کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ 16 جون 2019ء کو مجلس انصار اللہ شکاگو ریجن کی طرف سے آپ کی گئی

دہائیوں پر محیط جماعتی خدمات کے اعتراف میں Special Recogniton Award سے نوازا گیا۔

یادگاری کتبہ قادیان

آپ کی تدفین سیالکوٹ میں ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی یادگار بغرض دعا لگائی گئی ہے۔



مکرم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب واہلیہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ، برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 1976ء

یادگاری کتبہ
حضرت رمضان بی بی صاحبہؓ
بہشتی مقبرہ قادیان



رمضان بی بی

تری اک نیک باندی اے خدا رمضان بی بی
بڑی تھی خوب سیرت صالحہ رمضان بی بی

وہ پیکر سادگی کا تھی سخاوت کی تھی مورت
خدا کے پیار میں یوں تھی فنا رمضان بی بی

ملا اعزاز رؤیا صادقہ کا تھا خدا سے
مسیحِ وقت کا اک معجزہ رمضان بی بی

ملی تھی قوتِ کشفی کی نعمت بھی فراواں
خدا سے بات کرتی برملا رمضان بی بی

چلی تھی دم بہ دم اپنے خدا کا ساتھ پانے
زمانے سے تھی بالکل ہی جدا رمضان بی بی

زیارت تھی نصیبِ جاں محمدؐ مصطفیٰ کی
پڑھا کرتی تھی یوں صلِ علیٰ رمضان بی بی

بڑے فضل و کرم سے تو نے اسکو تھا نوازا
بالآخر پا گئی تیری رضا رمضان بی بی

تو اپنی جنتوں میں اس کو گھر دینا خدایا
سدا پاتی رہے تیری لقا رمضان بی بی

مری ہے خوش نصیبی آج اذنِ ایزدی سے
فضائے نور میں ہے لکھ دیا رمضان بی بی

(فوزیہ ظہیر فضا)

اسلامی نظریہ دربارہ وحی والہام
ازروئے قرآن

(1) قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا ○ (سورۃ الکہف آیت 111)

کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے ربّ کی لقاء چاہتا ہے وہ (بھی) نیک عمل بجالائے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

(2) قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَوَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ (سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت 7)

تو کہہ دے میں محض تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے پس اُس کے حضور ثباتِ قدم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اُس سے بخشش مانگو۔ اور ہلاکت ہو شرک کرنے والوں کے لیے۔

(3) اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ○ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ○ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ○
(سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت 31)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں

تمہارے لیے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

(5) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ○لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○ (سورۃ یونس آیت 63 تا 65)

ترجمہ: سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ اُن کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(6) يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ○ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً○ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ○وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ○ (سورۃ الفجر آیت 29 تا 31)

اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف لَوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔

نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ:

ان آیات میں اُن مومنوں کو خوشخبری دی گئی ہے جن کو وفات سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا جائے گا کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کے حضور اس حال میں حاضر ہو جاؤ کہ تم اس سے راضی ہو اور وہ تم سے راضی ہو۔ اس کے بعد فادخلی فی عبادی کہہ کر ظاہر کر دیا کہ اگرچہ بظاہر تانیث کے صیغہ کے استعمال سے نفس یعنی روح کو مونث قرار دیا گیا ہے لیکن روح نہ مونث ہے نہ مذکر اور اسی کو فرمایا فادخلی فی عبادی کہ میرے عباد میں داخل ہو جا اور میری اس جنت میں جو مَیں نے اپنے خاص بندوں کے لیے تیار کی ہوئی ہے۔ (بحوالہ ترجمہ قرآن مجید نوٹ مذکورہ آیات)

وحی والہام اور اُمّتِ محمدؐیہ از روئے حدیث

(1) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَقُوْلُ : لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۵، ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نبوّت کا صرف مبشّرات والا حصّہ باقی رہ گیا ہے لوگوں نے پوچھا۔ مبشّرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچّا خواب (بھی مبشّرات کا حصّہ ہے)

(2) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہوگا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قُرب کا تصوّر بدل جائے گا۔ تو مومن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہوگا۔ یعنی مومن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مومن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔ (حضور علیہ السلام دعوئ نبوّت کے بعد ۲۳ سال زندہ رہے اور وحی کا آغاز بصورت رؤیا چھ ماہ کا عرصہ رہا۔ گویا چھیالیس ششماہیاں نبوّت کی ہوئیں اس طرح رؤیا چھیالیسواں نبوّت کا بنا۔)

(3) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس نے

مجھے خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میرا تمثل اختیار نہیں کرسکتا۔

(4) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه، قال: قال النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اللہ تعالی: "انا عند ظن عبدی بی، وانا معه إذا ذکرنی، فإن ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی، وإن ذکرنی فی ملإ ذکرته فی ملإ خیر منهم، وإن تقرب إلی بشبر تقربت إلیه ذراعا، وإن تقرب إلی ذراعا تقربت إلیه باعا، وإن اتانی یمشی اتیته هرولة". (صحیح البخاری كِتَاب التَّوْحِيد حدیث نمبر 7405)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آجاتا ہوں۔

(5) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فإن یك فی امتی احد فإنه عمر".

(صحیح البخاری كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة بَابُ مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دیث نمبر 3689)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہیں۔

حضرت عمرؓ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا

اِنَّهُ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ بِفَتْحِ الدَّالِ اَیْ اَلْمُلْهَمِیْنَ۔

(الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 395 مطلب فی کلام علی کرامات الولیاء علی اکمل الوجہ)

کہ وہ محدثین (بمعنی ملہمین) میں سے ہے۔

سلسلہ وحی والہام

از



مسیح موعود و مہدی موعود

بانئِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام

خدا نے مجھے مامور کیا ہے اور میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 349 ایڈیشن 1984ء یوکے)

ارشادات عالیہ

(1) ظاہر ہے کہ امر مقدّم اور ایک بھاری مرحلہ جو ہمیں طے کرنا چاہیے وہ خدا شناسی ہے اور اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہو تو ہمارا ایمان ہرگز منوّر اور چمکیلا نہیں ہوسکتا۔ اور یہ خدا

شناسی جب تک کہ رحمیت کی صفت کے ذریعہ سے ہمارا چشم دید واقعہ نہ بن جائے تب تک ہم کسی طرح سے اپنے ربّ کریم کی حقیقی معرفت کے چشمہ سے آبِ زلال نہیں پی سکتے۔''

(روحانی خزائن جلد 14 ایام الصلح صفحہ 244)

(2) خدائے تعالیٰ نے اپنے عجیب عالم کو تین حصہ پر منقسم کر رکھا ہے۔

(الف) عالم ظاہر جو آنکھوں اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہوسکتا ہے۔(ب) عالم باطن جو عقل اور قیاس کے ذریعہ سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ (ج) عالم باطن در باطن جو ایسا نازک اور لایدرک وفوق الخیالات عالم ہے جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں وہ عالم غیب محض ہے جس تک پہنچنے کے لیے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی مگر ظن محض۔ اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے نہ اور کسی ذریعہ سے اور جیسی عادت اللہ بدیہی طور پر ثابت اور متحقق ہے کہ اس نے ان دو پہلے عالموں کے دریافت کرنے کے لیے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے انسان کو طرح طرح کے حواس وقوتیں عنایت کی ہیں۔ اسی طرح اس تیسرے عالم کے دریافت کرنے کے لیے بھی اس فیّاضِ مطلق نے انسان کے لیے ایک ذریعہ رکھا ہے اور وہ ذریعہ وحی اور الہام اور کشف ہے جو کسی زمانہ میں بکلّی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے شرائط بجالانے والے ہمیشہ اس کو پاتے رہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے۔

(روحانی خزائن جلد 2 سُرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ 127،128)

(3) خدا کو خدا کے عجائباتِ قدرت اور تصرفات سے جو کہ وہ بذریعہ اپنے الہامات، وحی اور مکالمات دنیا پر ظاہر کرتا ہے پہچان سکتے ہیں۔۔۔۔۔جن لوگوں کو وہ خاص کر لیتا ہے اور حصۂ معرفت ان کو عطا کرتا ہے ان پر وہ مکالمہ مخاطبہ کا فیضان جاری کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 591)

(4) ''الہام ایک القائے غیبی ہے جس کا حصول کسی طرح کی سوچ اور تردّد اور تفکر اور تدبر پر موقوف نہیں ہوتا اور ایک واضح اور منکشف احساس ہے کہ جیسے سامع کو متکلم سے یا مضروب کو ضارب سے یا ملموس کو لامس سے ہو محسوس ہوتا ہے اور اس سے نفس کو مثل حرکات فکریہ کے کوئی الم روحانی

نہیں پہنچتا بلکہ جیسے عاشق اپنے معشوق کی رویت سے بلاتکلّف انشراح اورانبساط پاتا ہے ویسا ہی روح کوالہام سے ایک ازلی اورقدیمی رابطہ ہے کہ جس سے روح لذّت اٹھاتا ہے۔غرض یہ ایک منجاب اللہ اعلام لذیذ ہے کہ جس کونفث فی الرّ وع اوروحی بھی کہتے ہیں۔''

(پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد2 صفحہ 20)

مومنوں کے خوابوں کی امتیازی شان

(5) ''ایک یہ کہ اکثر ان کے مکاشفات نہایت صاف ہوتے ہیں اورشاذ ونادر مشتبہ ہوتا ہے مگر دوسرے لوگوں کے مکاشفات اکثر مکدر اور مشتبہ ہوتے ہیں اورشاذ ونادر کوئی صاف ہوتا ہے۔''

''دوسرے یہ کہ عام لوگوں کی نسبت اس قدر کثیر الوقوع ہوتے ہیں کہ اگر مقابلہ کیا جائے تو مقابلہ ایسا فرق رکھتا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ اورگدا کے مال کا مقابلہ کیا جائے۔''

''تیسرے ان سے ایسے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ دوسرا شخص ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔'' ''چوتھے ان کے نشانوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں پائی جاتی ہیں اورصریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ ان نشانوں کے ذریعہ سے ان مقبولوں کی عزت اورقربت کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اوران کی وجاہت دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 66)

رحمانی خواب

(6) ''رحمانی خواب اپنی شوکت اور برکت اورعظمت اورنورانیت سے خود معلوم ہو جاتی ہے۔ جو چیز پاک چشمہ سے نکلی ہے وہ پاکیزگی اورخوشبو اپنے اندر رکھتی ہے اورجو چیز ناپاک اورگندے پانی سے نکلی ہے اس کا گند اوراس کی بدبو فی الفور آجاتی ہے۔ سچی خوابیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں وہ ایک پاک پیغام کی طرح ہوتی ہیں جن کے ساتھ پریشان خیالات کا کوئی مجموعہ نہیں ہوتا اوراپنے اندر ایک اثر ڈالنے والی قوت رکھتے ہیں اوردل ان کی طرف کھینچے جاتے ہیں اورروح گواہی دیتی ہے کہ یہ منجانب اللہ ہے کیونکہ اس کی عظمت اورشوکت ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتی ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 354)

کلامِ قدسی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

مَیں کیا بتاؤں میرے مسیحا نے کیا دیا
مَیں کیا تھا اور اس نے مجھے کیا بنا دیا

مَیں مبتلا تھا ظلمت اھواءِ نفس میں
جلوہ دکھا کے نور کا پردہ اُٹھا دیا

مجھ پر بھی ایک رات تھی ظلماتِ جہل کی
اس شمسِ حق نے مجھ کو بھی نور و ضیا دیا

تحت الثریٰ کی پستیٔ اسفل کی خاک تھا
ہاں خاک سے اسی نے ثریا بنا دیا

محجوب تھا ، حقائق ہستی سے دور تر
اک ہی نظر سے نور کا جلوہ دکھا دیا

جو خَلق سے بھی پورا شناسا نہ ہو سکا
اعجازِ قدس سے اسے خالق ملا دیا

مستیٔ عشقِ یار ازل کی خبر نہ تھی
لطفِ نگاہ ساقی نے ساغر پلا دیا

سنتے رہے خدا کو، خدا کے کلام کو
ہادی نے ہم کو دونوں تلک ہی پہنچا دیا

دکھلا دیا ہے یارِ ازل کا جمال بھی
گفتار بھی سنا کے شناسا بنا دیا

ہادی میرا ہے احمدِ مرسل مسیحِ پاک
جس نے جہاں کو خواب سے آ کر جگا دیا

اب آرزو ہے یہ کہ دل و جاں فدا رہے
احمد نبی پہ جس نے ہمیں مدعا دیا

صد شکر ہے کہ پالیا مقصد حیات کا
یعنی خدا نے شرک کو دل سے مٹا دیا

صحبِ نبی سے ہونے کا حاصل ہوا شرف
فیضِ مسیح پاک نے رتبہ بڑھا دیا

(بحوالہ حیات قدسی)

وحی والہام کی ضرورت واہمیت از بزرگانِ سلف

حضرت امام رازیؒ

" إِنَّ حَيَاةَ الْأَرْوَاحِ بِالْمَعَارِفِ الْإِلَهِيَّةِ وَالْجَلَايَا الْقُدْسِيَّةِ فَإِذَا كَانَ الْوَحْيُ سَبَبًا لِحُصُولِ هَذِهِ الْأَرْوَاحِ سُمِّيَ بِالرُّوحِ فَإِنَّ الرُّوحَ سَبَبٌ لِحُصُولِ الْحَيَاةِ وَالْوَحْيُ سَبَبٌ لِحُصُولِ هَذِهِ الْحَيَاةِ الرُّوحَانِيَّةِ "

(التفسیر الکبیر جزء 27 صفحہ 39 زیر آیت "یلقی الروح" سورۃ الشوریٰ)

کہ روحیں معارف الٰہیہ اور جلوہ ہائے قدسیہ کے ذریعہ زندہ ہوتی ہیں پس چونکہ وحی کے ذریعہ روحوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے اس لیے اسے روح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ جیسے روح اس جسمانی زندگی کا سبب ہے۔وحی اس کی روحانی زندگی کا باعث ہے۔

حضرت سید اسمٰعیل شہیدؒ

باید دانست از انجملہ الہام است ہمیں الہام کہ بانبیاء اللہ ثابت است آنرا وحی گویند واگر بغیر ایشاں ثابت میشود اُورا تحدیث مے گویند وگاہے در کتاب اللہ مطلق الہام خواہ بانبیاء ثابت مے شود خواہ باولیاء اللہ وحی نامند۔ (منصب امامت صفحہ 13)

یعنی: خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک الہام بھی ہے۔وہ الہام جو انبیاء کو ہوتا ہے، اسے وحی کہتے ہیں اور یہی جو الہام غیر انبیاء کو ہوتا ہے، اسے تحدیث کہتے ہیں۔کبھی مطلق الہام کو خواہ انبیاء کو ہو یا اولیاء (یعنی غیر انبیاء) کو، قرآن مجید کی رُو سے وحی کہتے ہیں

اک عاشقِ رسول کا تعلق با اللہ

"تابعین میں میرا بہترین دوست اُویس قَرنی ہے"۔ (حدیث، حاکم و ابن سعد)

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال مبارک سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وصیت فرمائی کہ میرا جبہ مبارک میرے اویس قرنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس لے جانا اور میرا اسلام پہنچانا اور میری اُمت کے لیے دعا طلب کرنا کیوں کہ اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی دُعا میری اُمت کے لیے مقبول ہوگی جب آپ لوگ یمن میں جاؤ گے تو اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو شتر بانوں کے درمیان بیٹھا پاؤ گے۔

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں قرن میں گئے۔ لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں میں کوئی شخص اویس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نام کا ہے لوگوں نے بتایا کہ ہاں ایک دیوانہ شخص عام لوگوں سے علیحدہ بیٹھا رہتا ہے۔ وادی عرنہ میں شتر بانی کرتا ہے۔ اس پر دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وادی عرنہ میں پہنچے دیکھا کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر اٹھایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا سلام پہنچایا جواب میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وعلیکم السلام یا اصحاب و ابنائے رسول اللہ۔ دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کا جبہ مبارک دیا اور امت محمدیہ کے لیے دعائے مغفرت طلب کی۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جبہ مبارک۔ اٹھایا، چوما اور سر بجود ہو گئے اور روتے ہوئے مناجات کی، یا اللہ! تیرے محبوب کا جبہ مبارک اس وقت تک نہیں پہنوں گا جب تک اُمت محمدیہ بخشی نہ جائے۔ تیرے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ کام میرے ذمہ لگا دیا ہے۔ غائب سے آواز آئی، اتنے ہزار افراد امت محمدیہ میں سے تمہارے لیے بخش دیئے گئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں تو سب کی

مغفرت کا طلبگار رہوں۔ آواز آئی اتنے ہزار مزید بخش دیئے گئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ آواز آئی تمہاری التجا پر اتنی امت محمدیہ بخش دی گئی جتنی تعداد میں بنی ربیعہ اور بنی مضر کی بھیڑ بکریوں کے جسموں کے بال ہیں۔ یہ بشارت پا کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا جبہ مبارک پہنا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آگاہ کیا۔

روایات میں آتا ہے کہ بنی ربیعہ اور بنی مضر دو ایسے قبائل تھے جو لا تعداد بکریوں اور بھیڑوں کے مالک تھے یہ بھیڑ بکریاں اپنے بالوں کی کثرت کی وجہ سے سارے عرب میں مشہور تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا کی برکت سے اتنی بڑی تعداد میں اُمت محمدیہ کو بخش دیا۔

"بے شک آپ کی ولایت میری خلافت سے بہتر و افضل ہے" (حضرت عمر فاروقؓ)

حضرت اویس قرنیؒ کے اقوال زریں

(1) اگر جدوجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے یہی حقیقی استغناء ہے۔

(2) بلند مرتبہ تواضع سے پیش آنے میں متصور ہے، لوگوں کی خیر خواہی کرو گے تو وہ تمہیں سردار مانیں گے۔

(3) سچ بولو گے اور نیت و فعل میں بھی صدق رکھو گے تو جوانمرد سمجھے جاؤ گے۔

(4) خشوع ایسی بے خبری کو کہتے ہیں کہ اگر اس حالت میں نیزہ بھی مارا جائے تو اثر محسوس نہ ہو۔

(5) لمبا سفر ہے اور زادِ راہ تھوڑا ہے اس لیے ہمہ وقت آہ و زاری کرتا ہوں۔

(6) مَیں نے آخرت کی بزرگی چاہی تو مجھے قناعت میں ملی۔

نذرانۂ عقیدت

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گل از رخت آموختہ نازک بدنی را
بلبل ز تو آموختہ شیرین سخنی را

ہر کس کہ لبِ لال تُرا دیدہ بہ دِل بگفت
حقا کہ چہ خوش کندہ عقیق یمنی را

خیاطِ ازل دوختہ بر قامتِ زیبا
در قدِ تو این جامۂ سروِ چمنی را

در عشقِ تو دندان شکست است بہ الفت
تُو جامہ رسانید اویس قرنیؓ را

از جامی بے چارا رسانید سلامے
بَر دربارِ رسُولِ مَدَنی را

گُل نے بھی سبق اُن سے لیا گُل بَدَنی کا
بُلبُل نے بھی گُن پایا ہے شیریں سُخَنی کا

جس شخص نے بھی آپ کے دیکھے لبِ لعلیں
بول اُٹھا، ہے کیا حُسن عقیقِ یمنی کا

خیّاطِ اَزل نے بھی پئے قامتِ زیبا
کیا جامہ تراشا ہے یہ، سرو وسَمَنی کا

کیا عشق ہے؟ دانت اپنے سبھی توڑ لیے ہیں
خِلعت ہے یہ انعام، اَویسِ قَرَنی کا

اِس جامی کی جانب سے بھی دے دینا سلامی
تُم دیکھو جو دَربَار، رسولِ مَدَنی کا

(منظوم اردو ترجمہ: سید عارف معین بلے)

حضرت رابعہ بصریؒ

دوسری صدی ہجری کی شہرہ آفاق، حافظہ، عابدہ، زاہدہ، عالمہ، عارفہ و عاشقہ

سوختۂ عشق، مریمِ ثانی و ام الخیر حضرت رابعہ بصریؒ کے سوانح نگار فارسی کے مشہور صوفی شاعر حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ نے اپنی کتاب تذکرہ الاولیاء میں آپ کے حالات، واقعات، کرامات و تعلیمات تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے اپنے علم، ریاضت اور زہد و عبادت سے ایسا مقام حاصل کیا کہ ان کے عہد کے بڑے بڑے عالم وصوفیاء ان کے پاس بیٹھنا اور ان کی گفتگو سننا اپنے لیے ایک شرف سمجھتے تھے۔ ان کی مجلس میں مودب رہتے اور اپنے مسائل کا حل ان سے کرواتے۔ مردوں کے معاشرے میں جہاں منبر ومحراب تک مرد ہی فائق ہوتے ہیں وہاں ایک زاہدہ وصالحہ عورت کے اقوال وافکار اور عبادت کی انتہا ہلچل مچادے تو سب کے لیے حیرت کا مقام ہوتا ہے۔

ولادتِ باسعادت و بشارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ کی پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ آپ کے والدین پر نہایت کسم پرسی کا زمانہ اور گھر میں نومولود کے لیے کچھ نہ تھا۔

اسی بے بسی اور بے کسی کے عالم میں آپ کے والد شیخ اسماعیلؒ کی آنکھ لگ گئی خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **"غمگین نہ ہو یہ ایسی مقبول اور برگزیدہ لڑکی ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار آدمی اس کی شفاعت سے بخشے جائیں گے۔"** اس کے بعد فرمایا "صبح والیٔ بصرہ عیسیٰ زامنان کو ایک خط بھیجو اور اسے یاد دلاؤ کہ وہ ہر روز مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جمعہ کی رات کو چار سو بار درود بھیجتا ہے لیکن اس جمعہ کی رات کو وہ درود بھیجنا بھول گیا ہے اس کا کفارہ یہ کہ وہ حلال کمائی میں سے چار سو دینار، اس شخص کو دے جو یہ پیغام تم کو پہنچا رہا

ہے۔''

شیخ اسماعیلؒ صبح جب بیدار ہوئے تو آنکھوں سے آنسو رواں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت کے مطابق امیرِ بصرہ کے نام ایک خط تحریر کیا اور اللہ کا نام لیکر گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ دربان کو خط دے کر امیر بصرہ کے پاس بھیجا امیر بصرہ نے جوں ہی کاغذ کے ٹکڑے پر نظر ڈالی تو گھبرا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا بولا'' وہ معزز شخص کہاں ہے اور یہ خط تمہیں دے کر چلا تو نہیں گیا۔ عرض کی گئی نہیں ہم نے اسے محل کے دروازے پر روکا ہوا ہے۔'' کہا چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اسے اعزاز و اکرام کے ساتھ اپنے محل میں طلب کرتے لیکن جو پیغام وہ لایا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم خود بنفس نفیس اس کے استقبال کیلیے محل کے دروازے پر حاضر ہوں'' اس وقت امیر ننگے پاؤں تھا اسی حالت میں دروازے کی طرف دوڑ پڑا امیر نے آپؒ کو گلے سے لگایا اور دربار میں لے کر اعلیٰ مسند پر بٹھایا۔ پھر آپؒ کی خدمت میں چار سو دینار پیش کیے اور اپنی خطا پر سخت نادم بھی ہوا اور اشکبار بھی اور دل کے کسی کونے میں خوشی بھی ہوئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی بہانے مجھے پیغام کے لائق تو سمجھا اور اسی نسبت سے ایک غریب کی کچھ مدد بھی ہوگئی۔ امیرِ بصرہ نے آپؒ سے کہا'' آج سے میں آپ کے لیے امیرِ بصرہ نہیں بلکہ آپ کا خادم ہوں آج کے بعد آپ کا جب جی چاہے میرے پاس تشریف لے آنا۔'' یہ حضرت رابعہ بصریؒ کی پہلی برکت تھی۔ جسے بوقتِ ولادت ہی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سراہیں اس کی عظمت وجلالت کی بلندیوں تک طائرِ تصور بھی نہیں پہنچ سکتا۔

تعلق باللہ اور مقام ومرتبہ

ایک دفعہ آپ اچانک کسی نامحرم کو سامنے آتا دیکھ کر گھبرا گئیں اور راستے سے ہٹتے ہوئے گر پڑیں جس سے آپ کی کلائی ٹوٹ گئی۔ تکلیف کی اس حالت میں آپؒ نے خاک پر ہی سر بسجود ہو کر دعا کی کہ یا الٰہی اگرچہ میں غریب و بے یار و مددگار، دست شکستہ قیدی ہوں مجھے ان میں سے کسی بات کا غم نہیں اور

میں ان باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف تیری رضا کی طالب ہوں مجھے بتا کہ تو مجھ سے راضی ہے کہ نہیں؟ اسی وقت ایک ندائے غیبی آئی جس میں کہا گیا:

''رابعہ غم نہ کرو کل تمہارا وہ مرتبہ ہوگا کہ آسمان کے مقرب فرشتے بھی تم پر رشک کریں گے۔'' یہ سن کر آپؒ اپنی تمام تکالیف بھول گئیں آپ دلشاد ہو کر خاک سے اُٹھیں اور مالک کے گھر حسبِ معمول کام میں مشغول ہو گئیں۔

مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ

پہلا حج

کہا جاتا ہے کہ اس سفر میں مکہ معظّمہ پہنچنے سے پہلے آپ نے کچھ عرصہ تک بیابان میں قیام کیا اور خدا سے التجا کی۔ ''اے بارالہا! تو نے مجھے مٹی سے بنایا ہے جب کہ کعبہ کی تعمیر پتھر سے ہوئی ہے۔ خاک اور پتھر میں کیا آمیزش ہوگی لہذا تو مجھے بلاواسطہ اپنا دیدار کرادے۔ مجھے مکان نہیں مکین سے غرض ہے۔''

بلاواسطہ جواب آیا کہ اے رابعہ! تو نظام عالم کو درہم برہم کر کے تمام اہل عالم کا خون اپنی گردن پر لینا چاہتی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں جب موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی خواہش کی اور ہم نے اپنی تجلیوں میں سے ایک مجمل کو طور پر ڈالی تو جل کر سیاہ ہو گیا تھا اور پاش پاش ہو گیا تھا۔ لہذا وہ سوال نہ کرو جس کی تم اہل نہیں تم اپنا سفر جاری رکھو۔

دوسرا حج

لہذا آپ نے سفر جاری رکھا، اچانک آپ کی نگاہ سامنے کی طرف اٹھی تو آپ نے دیکھا کہ کعبہ خود آپ کے استقبال کے لیے آگے چلا آرہا ہے۔ آپ ٹھہر گئیں اور کہا: اے پتھر کے مکان! واپس لوٹ جا۔ مجھے تیری سنگی دیواروں کی ضرورت نہیں بلکہ میں تو اس محبوب سے ملنے کی متمنی ہوں جس کا یہ گھر

ہے۔ مجھے تیرے حسن سے زیادہ جمال خداوندی کی تمنا ہے۔“

فقر کے رتبے کی خواہش اور ارشادِ باری تعالیٰ

ابھی عرفات میں داخل ہوئی ہی تھیں کہ ندا آئی:

”رابعہ! اس طلب میں کیا رکھا ہے؟ تو نے ہمیں بصرے میں ہی کہہ دیا ہوتا ہم وہیں تجھے اپنی تجلی سے نواز سکتے تھے۔“ آپ نے عرض کیا:

اے خداوند تعالی! مجھ میں تیری تجلیوں کا بار اٹھانے کی طاقت اور سکت کہاں ہے البتہ آپ سے استدعا ہے کہ مجھے رتبہ فقر عنایت کیا جائے۔“

ندا آئی: رابعہ! فقر کا رتبہ تو ہمارے قہر کے مترادف ہے جس کو ہم نے صرف ان لوگوں کے مخصوص کر دیا ہے جو ہماری بارگاہ سے اس طرح متصل ہوجاتے ہیں کہ بال برابر فرق نہیں رہتا۔ پھر ہم انہیں قربت سے محروم کر کے ان سے لذتِ وصال چھین لیتے ہیں اور پھر ان کو ہجر کی آگ میں ڈال دیتے ہیں اس کے باوجود ان کو کسی قسم کا حزن و ملال نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ میرے قرب کے لیے ازسرنو سرگرم عمل ہوجاتے ہیں۔ اے رابعہ! اس وقت تو دنیا کے ستر پردوں میں ہے اور جب تک تو ان پردوں سے باہر آ کر ہماری راہ میں گامزن نہیں ہوتی، اس وقت تک تجھے فقر کا نام بھی نہیں لینا چاہیے۔“

پھر ارشاد ہوا: ”نگاہ اُٹھا اور سامنے دیکھ۔“

حضرت رابعہ بصریؒ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو لہو کا ایک بحر بیکراں ہوا میں معلق نظر آیا۔ لگتا تھا کہ اس بحر بیکراں کی ایک لہر عرش معلیٰ تک اور دوسری پاتال تک پہنچی ہوئی ہے۔ آپ یہ دیکھ کر لرز گئیں۔“

تو ندا آئی: یہ ہمارے ان عشاق کی چشم خون چکاں کا دریا ہے جو ہماری طلب میں چلے اور چند قدم چل کر پاشکستہ ہو کر رہ گئے اور خون کے آنسو رونے لگے۔“

دمِ نزع

جب دمِ نزع آ پہنچا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے دوستوں مریدوں سے کہا کہ اٹھو راستہ کشادہ کرو، اللہ تعالیٰ کے قاصد آ رہے ہیں، سب لوگ بھاری اور بوجھل دل سے اُٹھے اور باہر نکل گئے جب انہوں نے دروازہ بند کیا تو انہوں نے حضرت رابعہ بصریؒ کے کلمہ شہادت کی آواز سنی پھر انہوں نے ایک اور آواز سنی جو کہہ رہی تھی:

يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ○ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ○وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ○(سورۃ الفجر آیت 28 تا 31)

ترجمہ: اے مطمئن رُوح! چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر شامل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں۔

حضرت رابعہ بصریؒ کی تعلیمات

(1) میں اللہ کو دیکھتی ہوں اس لیے اس کی عبادت کرتی ہوں اللہ کی عبادت خالصتاً اللہ ہی کے لیے کرنی چاہیے، جنت کی لالچ یا دوزخ کے خوف سے نہیں کرنی چاہیے۔

(2) انسان کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر اللہ کے حضور شرمندہ نہیں ہونا چاہیے۔

(3) دل کو قابو میں رکھ اور اختیار حاصل ہونے پر ناجائز خواہشوں سے بچ یہی مراد ہونی چاہیے۔

(4) کسی دل میں دنیا اور خدا کی محبت یکجا نہیں ہو سکتی۔

(5) جس دل میں شمع الٰہی روشن ہو اس کے زخمِ دل کا مرہم وصالِ الٰہی ہے۔

(6) اچھے کاموں میں مشغول رہنا جن سے لوگوں کی بھلائی ہو بزرگی ہے۔

(7) جاہل انسان وہ ہے جو اللہ کو بھول جائے اور دنیا کو یاد رکھے۔

(8) اللہ کی رضا سے بہتر کوئی شئے نہیں اس لیے اس کی رضا پر راضی اور شاکر رہنا چاہیے۔
(9) جو شخص اپنے محبوب کے مشاہدے کے دوران بھی اپنی تکالیف کو نہیں بھولتا وہ دعویٰ عشق میں سچا نہیں۔
(10) عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔
(11) اللہ پر توکل کرنے والا کبھی مسائل کا شکار نہیں ہوتا۔
(12) دنیا ایسے دوست کی مانند ہے جو بظاہر دوست لیکن اندر سے دشمن ہے۔
(13) عاصی اس وقت تک توبہ نہیں کر سکتا جب تک خدا توفیق نہ دے۔
(14) دنیا کا ذکر وہ کرتا ہے جو اسے دوست رکھتا ہے۔
(15) خدا اپنے بندے سے اس وقت خوش ہوتا ہے جب بندہ محنت پر اس طرح شکر کرتا ہے جس طرح نعمت پر کرتا ہے۔
(16) ہر چیز کا ثمر ہے اور معرفت کا ثمر خدا کی طرف متوجہ ہونا ہے۔
(بحوالہ نفحات الانس از مولانا عبدالرحمن جامیؒ)

اقوالِ حکمت و دانائی

(1) ایمان کامل کی دولت ان کو ملتی ہے جو اللہ کے مقرب و محبوب ہوتے ہیں۔
(2) اللہ کی طلب اور نفس دونوں یکجا نہیں ہوتے۔
(3) جہنم کے خوف اور جنت کی طلب سے بے نیاز ہو کر عبادت کرنے سے انسان مقام محمود پر پہنچ سکتا ہے۔
(4) اللہ کے کرم سے وہی لطف اندوز ہوتا ہے جسے اللہ نے اپنا قرب عطا کر دیا ہے۔
(5) جس سے اللہ راضی ہو جائے اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی۔

(6) اللہ سے محبت کے دعویٰ میں صداقت یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے۔
(7) دنیا خدا کی ملکیت ہے اسے دنیا والوں سے مانگ کر پستی میں نہ گرو۔
(بحوالہ ایک سو ایک اولیاء اللہ خواتین از خواجہ شمس الدین عظیمی الکتاب پبلیشر کراچی 2003ء)

نمازِ عشق

ایک متلاشی حق نے آپ سے پوچھا عبادت کا کیا حال ہے؟ فرمایا

"رکعتان فی عشق لا یصح وضوء هما الا بالدم"

یعنی عشق کے اندر صرف دو رکعتیں ہیں مگر ان کو وضو صحیح نہیں ہوسکتا جب تک اپنے خون سے وضو نہ کیا جائے۔

کسی نے پوچھا آپ جس کی عبادت کرتی ہیں کیا اس کو دیکھتی بھی ہیں؟
آپ نے جواب دیا۔"اگر میں نہ دیکھتی تو کبھی اس کی عبادت نہ کرتی۔"

آپؒ کے شعری کلام کا نمونہ

لخصی	الاله	وانت	تظهم حبة
هذا	العمری	فی	الفعال بدیع
لو	کان حبك	صادقاً	لا طعته
ان	المحب	لمن	یحب مطیع

اردو ترجمہ

اے نفس! تو اللہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے حالانکہ تو اس کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی عجیب و غریب بات ہوسکتی ہے۔ اگر تیری محبت سچی ہے، صادق ہے تو اپنے رب کی اطاعت کر۔ کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت بھی ضرور کرتا ہے۔

مبشّرات

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ بابت تالیف کتب

(1) فتوحات مکّیہ

یہ کتاب سرتاجِ طریقت وشہنشاہِ ولایت شیخِ اکبر کا ایسا شاہکار ہے جس کے بارے میں آپ کا کہنا ہے کہ ''ایسی کتاب نہ پہلے کبھی لکھی گئی اور نہ آئندہ کبھی لکھی جائے گی۔'' آپ نے اس تصنیف کا آغاز سن 598 ہجری میں مکہ مکرمہ سے کیا۔ فرماتے ہیں

''اس کتاب میں مَیں نے زیادہ تر وہ باتیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے عزت والے گھر کے طواف، یا اس کے پاس بیٹھنے کے دوران مجھ پر کھولیں۔'' اور ٹھیک 30 سال بعد 629 ہجری دمشق میں آپ نے اسے مکمل کیا۔ یہ وہ کتاب ہے جو صحیح معنوں میں شیخ اکبر کے علوم کا خلاصہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

''مَیں نے اس کتاب میں اس کے **کثیر الحجم** ہونے کے باوجود راہِ طریقت کی کسی ایک خاطر کو پوری طرح بیان نہیں کیا اور نہ ہی راہِ طریقت کا کوئی نقطہ اس کتاب میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔ لہٰذا فتوحاتِ مکیہ ہی اس راہِ طریقت کا جامع اختصار ہے۔''

(تعارف کتاب از ابرار احمد شاہی)

ابن العربی کہتے ہیں کہ ''مَیں جب فتوحات مکیہ کا دیباچہ لکھ رہا تھا تو مَیں نے خواب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو **الحضرۃ الھیہ** میں موجود دیکھا۔ ان کے چہرہ پر بڑا رعب وجلال ٹپک رہا تھا۔ یکا یک ایک منبر نمودار ہوا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔'' یہ مقام محمد ہے جو اقدس واعلیٰ ہے۔ جو صداقت وحقیقت کی تبلیغ

کرے گا وہ اس کو بطورِ وارثت پائے گا۔ عین اس موقع پر مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حکمت عطا ہوئے اور مَیں اس منبر پر چڑھ کر وہاں پہنچ گیا۔ جہاں رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے قریب ایک سفید کپڑا بچھا ہوا تھا۔ تا کہ مَیں اس مقامِ محمدؐ کی مخصوص تقدیس کو نہ چھوسکوں۔'' اس خواب میں ابن العربی نے اپنے اور رسول اللہ کے درمیان بڑی طویل گفتگو نقل کی ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے ''فتوحاتِ مکّیہ'' میں جو کچھ لکھا ہے وہ اُن کو الہامی طور پر معلوم ہوا ہے۔ اور یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و اجازت کے مطابق لکھی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''عرفانِ حقایق کی گرمی کا یہ عالم تھا کہ اگر مَیں اُسے کتابی صورت میں منتقل نہ کر دیتا تو فوراً جل کر خاک ہو جاتا۔''

(دیباچہ فتوحاتِ مکّیہ بحوالہ ابن العربی صفحہ 14 و 15 از ابوجاوید نیازی لاہور 1969ء)

(2) فصوص الحکم و خصوص الکلم

یہ شیخِ اکبر کی اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے، یہ آپ کو خواب کی صورت میں القا کی گئی اس کے بارہ میں شیخ فرماتے ہیں:

''مَیں نے ایک بشارت دینے والے خواب میں نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا، یہ خواب مجھے سن 627 ہجری اخیر عشرہ محرم شہر دمشق میں دکھایا گیا۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی، مجھے بولے۔ ''یہ کتاب فصوص الحکم ہے۔ اسے پکڑو اور لوگوں تک پہنچاؤ تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔''

(تعارف کتاب از ابرار احمد شاہی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اظہارِ خوشنودی

در بارہ

کتاب ''رؤیائے صالحہ''

خواب میں بوقت 3 بجے شب حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ''کتاب رویائے صالحہ اچھی لکھی گئی ہے۔ یہ سب خوابیں رحمانی ہیں ان میں کوئی شک نہیں ہے۔ جب سب کتاب مکمل ہوجائے تو پھر امام زمان کی خدمت میں پیش کرنا یا بھیج دینا تاکہ وہ دیکھ کر اور پڑھ کر خوش ہوں۔''

خواب (95) درمیانی شب 19-20 مارچ 1906ء پیرومنگل رویائے صالحہ صفحہ 94

ندا آئی

جو کتاب خوابوں کی لکھی گئی ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے

(خواب نمبر 96 درمیانی شب جمعرات و جمعہ 12/13 اپریل 1906ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا متن

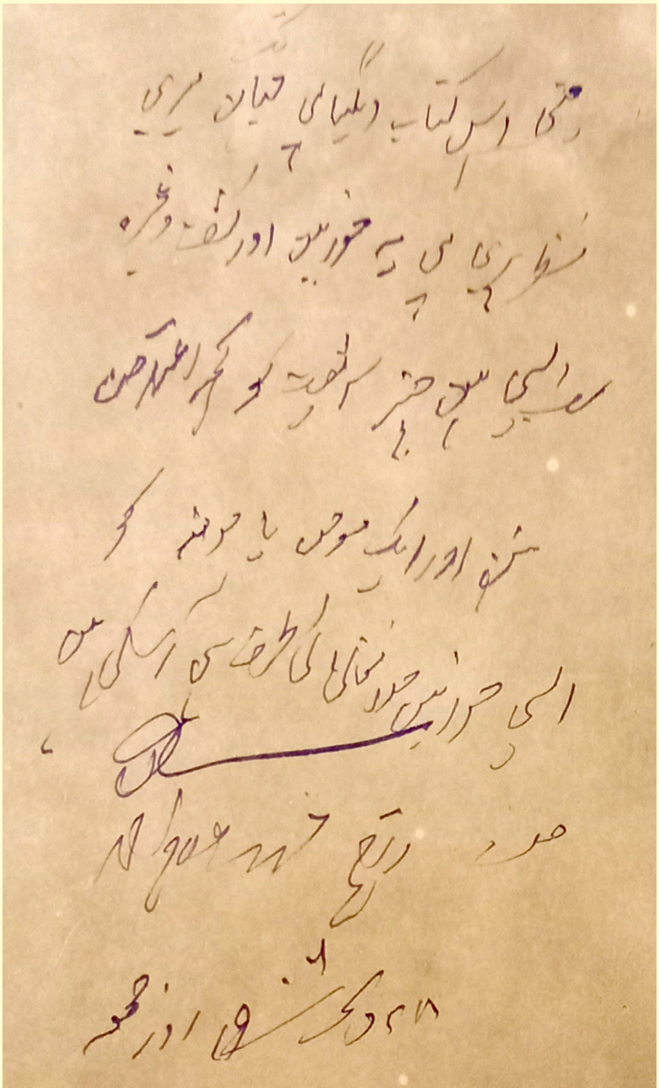
''میں نے اس کتاب (کو) دیکھا ہے جہاں (تک) میری نظر پڑی ہے یہ خوابیں اور کشف وغیرہ سب ایسی ہیں جن پر شریعت کو کچھ اعتراض نہیں اور ایک مومن یا مومنہ کو ایسی خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آسکتی ہیں۔''

فقط مرزا غلام احمد

28 دسمبر 1906ء بروز جمعہ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا عکس

بابت کتاب رویاء صالحہ



وكذٰلك يجتبيك ربك ويعلمك من تاويل الاحاديث

بعونہٖ تعالیٰ

رؤیائے صالحہ

ابتداء سنہ ۱۹۰ھ

بغایت

سنہ ۱۹۰۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مورخہ 17 مارچ 1904ء

مختصر کیفیت از جانب کاتب

جمعہ مورخہ 28 ستمبر 1900ء کا مبارک جمعہ تھا۔ جب کہ میں نے بمقام دارالامان قادیان حاضر ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود امام زمان جناب مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان کے ہاتھ مبارک میں ہاتھ دے کر شرف بیعت حاصل کیا۔ اُس وقت میری عمر 35 سال کی تھی۔ اپنے آپ میں روحانی قوت کا غلبہ دیکھ کر پھر میں نے اپنی زوجہ ثانی مسمات رمضان بی بی المعروف جان بنت چوہدری نہالا اعلیٰ نمبر دار موضع ملا تحصیل ظفر وال کو جو کہ نماز روزہ کی سخت پابند تھی۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی بیعت کے لیے کہا۔ اور مورخہ 16 مئی 1901ء کو جب کہ اُس کی عمر قریباً 18 سال کی تھی۔ منظوری بیعت کی خبر بذریعہ کارڈ آئی۔ پھر ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لے کوشش کرنے لگے۔ مجھ کو شروع سال 1901ء میں سلسلہ رؤیا صادقہ کا شروع ہو گیا تھا۔ اور مَیں اپنی بیوی کو اپنی خوابیں سنایا کرتا تھا۔ اور عموماً خوابوں میں رسول کریم ﷺ (فداہ ابی و امی) کی زیارت ہوا کرتی تھی۔ میری خوابیں سُن کر میری بیوی نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تہجد کی نمازوں میں سخت گریہ وزاری و عاجزی سے دعائیں مانگنی شروع کیں اور یہ بہت آرزو تھی کہ ایک دفعہ رسول مقبول ﷺ کی زیارت ہو جاوے۔ چنانچہ ایک دن جب کہ موسم گرما تھا۔ نماز عشاء کے بعد چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے کہ سونے سے پہلے میری بیوی نے دعا کی کہ خدایا مجھ کو بھی میرے شوہر کی طرح کر اور عمدہ عمدہ خوابیں اور رؤیا صادقہ دکھا۔ قبل از نماز تہجد اُس کو الہام ہوا۔ **تیرا درجہ دوسرا ہے اور تیرے خاوند کا تیسرا۔** صبح اُٹھ کر مجھ کو بتلایا کہ یہ بات کسی نے خواب میں کہی ہے۔ میں نے بتلایا کہ اب الہام 1

رؤیا صادقہ شروع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام اطلاع دی ہے کہ زہد وتقویٰ میں تو ترقی کرتی کرتی مجھ سے بڑھ جاوے گی۔ مبارک ہو۔ بعد ازاں سلسلہ رؤیا صادقہ وکشف والہام شروع ہوگیا۔ اور پہلے متفرق کاغذوں پر جو خوابیں اور کشف آج تک ہوئے ہیں لکھے گئے ہوئے ہیں وہ ایک کتاب کی صورت میں اس کاپی پر نقل کروں گا۔ اور آئندہ جو کشف یا خواب یا الہام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی کتاب پر لکھا جایا کرے گا۔

بقلم مولا بخش محافظ دفتر جوڈیشل

مورخہ 17 مارچ 1904ء

بروز جمعہ مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نقل رؤیا صادقہ از کاپی دیگر

مسمات رمضان بی بی المعروف جان زوجہ مولا بخش نائب محافظ دفتر

خواب (1) درمیانی شب بدھ و جمعرات مورخہ 26 فروری 1903ء بوقت 4 بجے صبح۔

درد زہ کی حالت تھی۔ اُس وقفہ میں جو درد زہ کے دردوں کے درمیان ہوتا ہے۔ میری آنکھ لگ گئی یعنی کچھ غنودگی سی ہوگئی۔ دیکھا کہ ایک میدان میں اکیلی کھڑی ہوں۔ اور میرے روبرو دو نورانی چہرہ اور مقبول صورتیں یعنی ایک تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوسری حضرت امام زمان مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مامور من اللہ دونوں نائب و منیب ہاتھ میں ہاتھ لیے کھڑے ہیں۔ اور مسکرا کر خوشی خوشی باتیں کر رہے ہیں۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ آج بدرگاہ باری تعالیٰ حاضر ہونا ہے۔ اور وہ دربار بڑا عالی شان ہے۔ مَیں بالکل نادان ناتجربہ کار محض ناواقف ہوں۔ کیا کروں گی۔ اور کس کو اپنے ہمراہ لے جاؤں گی۔ اس اثنا میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں) میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے ”**ہم تیرے ساتھ چلیں گے اور چل کر شفاعت کریں گے۔**“ یہ فرما کر پھر دونوں پاک وجود میرے ہمراہ پڑے۔ راستہ میں چلتے چلتے تھوڑی دور گئے تو آگے میرا خاوند مولا بخش اور میری ہمشیرہ مسمات جیواں بیگم دونوں ملے۔ میرے شوہر نے مجھ کو ہر دو پاک وجودوں کے ہمراہ جاتے دیکھ کر میری ہمشیرہ کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھ تیری ہمشیرہ کیسی خوش نصیب ہے جس کی

سفارش کے لیے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی معہود دونوں نائب اور منیب جا رہے ہیں۔فقط۔ پھر درد زہ کا دورہ ہوا اور آنکھ کھل گئی۔

نوٹ: اس درد کے بعد لڑکی پیدا ہوئی اور نام مبارکہ رکھا گیا۔

خواب (2)

ماہ جون کے آخری دن تھے۔ جب کہ میں اور میرا شوہر قادیان دار الامان گئے ہوئے تھے۔تو وہاں دو دفعہ ایک دن دوپہر کے وقت اور ایک دن رات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی لیکن کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ نہ تاریخ یاد رہی ہے۔

خواب (3) درمیانی شب ہفتہ واتوار مورخہ 18 جولائی 1903ء بوقت 5 بجے صبح بعد نماز فجر

خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے۔اور زمین پر ایک دوتہی یعنی بسترہ بچھا کر میرا شوہر بیٹھا ہے اور میں اُس کی ران پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی ہوں اور ہمارے اوپر ایک درخت مانند درخت بڑ ہے۔ اور اُس میں مختلف رنگوں اور مختلف قسموں مثلاً آم، انار، سیب، ناشپاتی، انگور، کیلہ وغیرہ پکے ہوئے پھل لگے ہوئے ہیں۔ میرے شوہر نے بیان کیا۔ کہ اس درخت سے جس قسم کا میوہ مانگو اور اس کی خواہش دل میں پیدا ہو وہ خود بخود درخت سے ٹوٹ کر پاس آپڑتا ہے۔ میں نے یہ بات سُن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی شروع کی۔ میں حمد کر رہی تھی کہ ناگہاں یکا یک آسمان سے ایک پینگ نورانی آسمان سے زمین پر گئی۔ اور اُس پینگ میں بیٹھنے کی جگہ سرخ مخمل کا کپڑا منڈھا ہوا تھا اور پینگ کے دونوں جانب دو فرشتے ایک اُس طرف اور دوسرا دوسری طرف نمودار ہوئے۔ اور بلند آواز سے پکار کر کہا۔ کہ جس جس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لیے جانا ہے۔ ہمارے ساتھ چلے۔ ہم دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کہا کہ ہم اسی غرض کے لیے اتنی مدّت سے یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ چلو ہم دونوں چلتے ہیں۔ جب ہم اُس پینگ کے پاس گئے تو فرشتوں نے کہا۔ کہ براہ راست ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے دربار تک نہیں لے جا سکتے ہیں۔

اول رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں جانا ہوگا۔ پھر اُن کی وساطت سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا سکتے ہو۔ہم نے کہا۔ کہ زہے نصیب اوّل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں لے چلو۔ ان ہر دو فرشتوں نے اس پینگ کے دونوں پلڑوں کو پکڑ لیا۔ اور ہم دونوں اُس منڈھی ہوئی جگہ میں بیٹھ گئے اور فرشتوں نے زور سے اولھارا دیا کہ وہ پینگ پہلے آسمان پر جا پہنچی۔ دیکھا کہ ایک عمدہ باغیچہ ہے اور اس میں حضرت رسول مقبول اجلاس فرما رہے ہیں۔ اور جملہ پیغمبران صلواۃ اللہ علیہ اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہیں لیکن بیچ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہل رہے ہیں۔ ہم دونوں نے حاضر ہو کر السلام علیکم عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعلیکم السلام فرمایا۔ پھر فرشتوں نے عرض کیا۔ کہ یا حضرت ان ہر دو نے حضور کے دربار میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ ان کو ہم لے آئے ہیں۔ اس وقت جو جو باتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائیں۔ وہ یاد نہیں رہیں۔ بعدش اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتیں ہونی شروع ہوئیں اور اوپر سے پردہ سے آواز آتی تھی اور اُدھر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب دیتے تھے۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں ہوئی تھی۔ کہ بچہ نے جگا دیا۔

خواب (4)

دیکھا۔ کہ دو آدمی سفید پوش ہمارے گھر آئے ہیں۔ انہوں نے آکر میرے خاوند کے پاس بیان کیا۔ کہ ہم تمہاری بیوی کی آنکھیں بنانے آئے ہیں۔ جب میں ان کے روبرو ہوئی تو میں نے اپنے خاوند سے پوچھا۔ کہ اُن سے پردہ کس طرح کروں۔ اس نے جواب دیا کہ ان سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب انہوں نے میری آنکھیں دیکھیں تو یکا یک غیب سے آوازہ ہوا۔ **خبردار خوب احتیاط اور خبر گیری سے اُس کی آنکھیں بناؤ۔ بڑی نیک عورت ہے۔** بعدش میرا شوہر اُن کے پاس آیا۔ اور کہا کہ ذرہ احتیاط سے آنکھیں بنانی۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری تاکید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی نسبت خود اللہ تعالیٰ نے ہم کو بڑی تاکید کی ہے۔ واقعی یہ بڑی نیک بخت عورت ہے۔

خواب (5) 28۔جولائی1903ء 9 بجے شب

میرے بازو میں سخت درد تھا۔ اور مَیں لیٹی ہوئی تھی۔تھوڑی سی غنودگی آ گئی۔ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو بیٹھی ہوئی ہوں اور یہ عرض کر رہی ہوں کہ آپ بے پرواہ ہیں۔ جواب ملا بے شک پھر میں نے عرض کی کہ جب میں پہلی دفعہ حضور کے دربار میں حاضر ہوئی تھی تو اس وقت جملہ پیغمبران مع فخر دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے اور آج نہیں ہیں۔اُس کا ابھی جواب نہیں ملا تھا کہ بچہ نے جگا دیا۔

خواب (6) درمیانی شب 31 جولائی 1903ء و یکم اگست 1903ء بوقت 3 بجے

شب خواب میں دیکھا۔ کہ ایک اونٹ اِدھر اُدھر دوڑ رہا ہے۔ مَیں نے علی محمد کو جو کہ دور سے رشتہ دار اور بطور کاماں ہمارا کام کرتا ہے۔ کہا۔ کہ اس اونٹ کو پکڑو۔ اس نے جواب دیا کہ ہم سے تو پکڑا نہیں جاتا۔ پھر مَیں خود اٹھی اور اس اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کی۔ میرے ہاتھ میں ایک رسّا دو گز لمبا سوت کا تھا۔ اونٹ سرکش تھا۔ اور ادھر اُدھر دوڑتا پھرتا تھا۔ پکڑا نہیں جاتا تھا۔ یکا یک غیب سے آواز آئی اے **اونٹ کیوں کھڑا نہیں ہوتا ہے**۔ یہ بارعب آواز سُن کر اونٹ کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے پکڑ کر رسّا اُس کے پاؤں میں ڈال دیا۔ اس وقت اس اونٹ نے منہ آسمان کی طرف کر لیا۔ پھر میں نے علی محمد کو کہا کہ اس کو لیجا اور جا کر طویلہ میں باندھ دے۔

خواب (7) درمیان شب 21و22 اگست 1903ء جمعہ و ہفتہ

بعد نماز تہجد سو گئی۔ تو دیکھا۔ کہ میں یکہ پر سوار دارالامان کی طرف جا رہی ہوں۔ ایک جگہ راستہ میں دیکھا۔ کہ بہت سی گھوڑیاں بندھی ہوئی ہیں اور کسی بڑے رئیس کا ڈیرہ معلوم ہوتا تھا اس ڈیرہ میں میرا خُسر اور خاوند بھی موجود تھے۔ میرا یکہ اُس ڈیرہ سے آگے نکل گیا۔ آگے راستہ میں چند عورتیں فرقہ احمدیہ کی کھڑی باتیں کر رہی تھیں میں نے اُنہیں السلام علیکم کہا۔ اُنہوں نے وعلیکم السلام کہہ کر کہا کہ ذرہ

ٹھہر جاؤ۔ہم سے بھی ملاقات کرتے جاؤ۔ جب میں یکہ سے اُتر کر اُن کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔تو کیا دیکھتی ہوں کہ پاس سے حضرت رسول کریم ﷺ چھڑی ہاتھ میں لیے ہوئے گذر رہے ہیں۔ اُس وقت میرا خاوند بھی آ گیا اور اس نے مجھ کو کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ پاس سے گذر رہے ہیں تم دیکھتی نہیں ہو۔ میں نے آگے بڑھ کر السلام علیکم یا محمد ﷺ کہا جواب میں آنحضرت ﷺ نے وعلیکم السلام کہا۔ اُس وقت اُن عورتوں میں سے ایک بیمار ہوگئی اور اس کو آنحضرت ﷺ کی خدمت با برکت میں پیش کیا گیا۔آپ نے اُس کو دوائی دی۔ اور حکم فرمایا کہ یہ عورتیں ہمارے سامنے نہ ہوں جو مرد اُن کے ہمراہ ہے وہ دوائی لے لے۔اُن میں سے ایک آدمی نے دوائی لے لی۔ اور اس عورت کے کان میں ڈالی۔ پھر میں نے عرض کی کہ حضرتؐ قربان جاؤں۔ میرا یکہ بھاگ گیا ہے اور گھوڑا خالی یہاں کھڑا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ یکہ خالی بلا گھوڑے قادیاں کی طرف دوڑا جا رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ پرواہ نہیں۔ مت گھبراؤ۔ جس وقت آپ چاہیں گے۔ فی الفور یکہ آپکے پاس آ جاوے گا اور وہ یکہ ہماری اور آپ کی خبر کرنے دارالامان گیا ہے۔ ابھی واپس آ جاتا ہے۔ میں اُس ڈیرہ میں اپنے خسر کو اس بات کی خبر کرنے چلی گئی اور آنحضرت ﷺ قادیان کی طرف تشریف گئے۔ پھر نظارہ اس طرح بدلا کہ میں قادیاں کے بازار سے گزر رہی ہوں اور اُس بازار کا فرش بہت خراب اور میلا نظر آتا ہے۔ مَیں نے ایک عورت کو جو کہ بطور خادمہ ہمراہ تھی۔ کہا کہ کاش کہ بازار صاف ہوتا تو ہم آرام اور اطمینان سے اس پر چلتے۔ پھر اس خادمہ نے بازار کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا شروع کیا۔ فی الفور بازار ایک نور کی مانند چمکنے لگا اور اس سے گذر کر پھر ہم پاک امام کے دربار میں جا پہنچے۔ میں نے جا کر عرض کی کہ حضور گورداسپور سے کب تشریف لائے ہیں اور مقدمات کا بہت فکر ہے ان کا کیا حال اور کا نتیجہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دے دی ہے۔ مبارک ہو۔

خواب (8) مورخہ 24 ستمبر 1903ء بروز جمعرات قبل از نماز تہجد

خواب میں دیکھا کہ ایک عورت میوہ ہائے ذیل یعنی کھٹے و سنگترے کی شکل کے میوے فروخت کر

رہی ہے۔ مجھ کو مخاطب کر کے کہا کہ لے لو میں نے کہا کہ ان سے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں۔ میں نہیں کھاتی۔ اُس نے کہا کہ یہ میٹھے ہیں اور بہشت سے لائی ہوں۔ میں نے اُس کو ایک پیسہ دیا اس نے مجھ کو تین دانہ دیے۔ میں نے اُن میں سے ایک اپنی ہمشیرہ مسمات جیواں بیگم کو دیا اور ایک خود کھایا اور ایک اپنے شوہر کو دیا۔ کھاتے وقت ایسی لذت محسوس ہوئی۔ کہ زندگی میں کسی میوہ میں ایسی لذت نہیں دیکھی تھی۔ پھر میں نے اُس عورت کو کہا کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ وضو کے لیے کہیں سے پانی لا دو میری حالت اُس وقت یہ تھی کہ میں ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہوں اور میرے پاس صرف ایک ہی خادمہ پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ یہ پانی جو تمہارے پاس ہی ہے۔ اس میں سے لے کر وضو کر لو اور پی بھی لو۔ میں نے کہا کہ یہ کچھ گندلا سا معلوم ہوتا ہے اُس نے جواب دیا کہ تم بھی عجب سادہ عورت ہو۔ یہ وہ پانی ہے جس کو **آبِ زمزم** کہتے ہیں اور یہ وہ پانی ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں کے رگڑنے سے ایک چشمہ سے نکلا تھا۔ پھر میں نے اس پانی سے وضو کیا اور اُسی تخت پر نماز پڑھنی شروع کی۔

نوٹ از جانب کاتب:

صبح کے وقت اُٹھتے ہی میری بیوی نے مجھ سے سوال کیا کہ حضرت اسماعیلؑ کون ہیں اور انہوں نے ایڑیوں کیوں رگڑیں تھیں۔ اور اُن کے ایڑیاں رگڑنے سے جو چشمہ نکلا اسکو کیا کہتے ہیں۔ بقلم مولا بخش محرر معانی

خواب (9) مورخہ 25 ستمبر 1903ء قبل از نماز تہجد بروز جمعہ بوقت شب

کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے دربار میں بیٹھی ہوئی ہوں کہ کھانے کا وقت آ گیا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اپنے ہاتھ سے میٹھا پلاؤ پکاؤ۔ میں نے بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میٹھا پلاؤ پکایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ آرد تھوڑا ہے۔ کچھ اپنے گھر سے لے آؤ۔ میں آٹا لانے کے لیے گھر گئی۔ مَیں اُس وقت گویا اپنے میکے موضع ملآ میں ہوں۔

جب آٹا لے کر واپس آئی تو راستہ میں دیکھا کہ میرا بھائی مسمیٰ ماہی اور اس کا پیر مسمی نور حسین المعروف نور پیر بیٹھ کر حقہ پی رہے ہیں۔اُن کے چہرہ سے کچھ اُداسی سی ٹپکتی تھی۔میں نے پوچھا کہ کیا تم کو حضرت رسول کریم کے لنگر سے روٹی نہیں ملی۔انہوں نے جواب دیا کہ روٹی ہی لینے کے لیے آئے تھے۔لیکن حکم ہوا ہے کہ ابھی تم کو کھانا نہیں مل سکتا ہے۔اس لیے واپس چلے آئے ہیں۔جب میں لنگر میں گئی تو کیا دیکھا کہ لنگر خانہ کے باہر میرا والد چوہدری نہالا و بھائی ولیداد و علی گوہر کھڑے ہیں۔میں نے اُن سے بھی پوچھا کہ کھانا ملا ہے یا نہیں۔انہوں جواب میں کہا کہ مل گیا ہے۔نظارہ یہ تھا۔کہ اکثر لوگ کھانا لیے جا رہے تھے اور اکثر کھڑے تھے۔پھر جب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو گئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ درود شریف پڑھا کرو۔میں نے عرض کی کہ میں تو اکثر دفعہ پڑھا کرتی ہوں۔آپؐ نے فرمایا کہ کثرت سے پڑھا کرو۔

خواب (10) مورخہ 28 ستمبر 1903ء بروز پیر قبل از نماز تہجد

بمقام موضع ملا۔تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

خواب میں دیکھا کہ میرا شوہر میرے ساتھ غصہ ہو کر کہتا ہے۔کہ تم نے احمدی ہو کر کیوں جھوٹ بولا ہے۔ میں تیری شکایت حضرت امام زمان سے ابھی کرتا ہوں مجھ کو بہت غم ہوا۔لیکن معاً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جناب مرزا صاحب مامور من اللہ سے مسکرا کر گفتگو فرما رہے تھے۔میں ادب سے سر نیچے کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔میری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری تسبیح کہاں ہے۔میں نے عرض کی کہ میں سفر میں ہوں اور تسبیح گھر چھوڑ آئی ہوں۔فرمایا کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔جب سفر سے واپس گھر جاؤ تو درود شریف کی بہت کثرت رکھنی اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ نماز کی بڑی تاکید ہے۔کسی حالت میں خواہ سفر میں یا حضر میں ہو چھوڑنی نہیں چاہیے۔اگر پانی نہ ہو تو تیمم ہی کر کے نماز پڑھ لینی چاہیے۔پھر حضرت مرزا صاحب مامور من اللہ مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ

ان قیدیوں کی طرف دیکھو۔ جب میں نے اُس طرف نگاہ کی ۔تو نہایت خوفناک نظارہ دیکھا کہ کئی آدمی اُلٹے لٹکائے ہوئے تھے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار تھے۔ ایک مُجرم کو ایک فرشتہ اوپر کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اور وہ مجرم بالکل ننگا ہے اور ملزم کُتے کی طرح چوں چوں کرتا ہے۔ اور گریہ وزاری کرتا ہے۔ اور فرشتہ اُس کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے۔ بالکل بے پرواہ ہو کر اُس کو عذاب کر رہا ہے۔ پھر خواب کا نظارہ اس طرح بدلتا ہے کہ میں اپنے گھر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت مرزا صاحب مامور من اللہ کی تلاش میں نکلی ہوں۔ اُس وقت ایک بہت بڑی مشک پانی کی ایک ماشکی میرے گھر لایا۔ بعد فراغت جب میں گھر سے نکلی تو راستہ میں ایک مکان نظر آیا اُس مکان میں چند عورتیں نہایت ہی خوبصورت ہاتھوں میں مہندی لگائے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور چند ایک قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھیں۔ اور چند ایک لیٹی ہوئی تھیں۔ میں نے جا کر السلام علیکم کہا۔ اور دریافت کیا کہ اس طرف کہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں یا نہیں اگر کسی کو کچھ پتا ہو تو بتلا دو۔ اُن عورتوں نے مجھ کو کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے مہربانی کر کے یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں نے کہا کہ جب تک مَیں ہر دو صاحبان عالی نیاز کی زیارت نہ کر لوں۔ نہ بیٹھوں گی۔ پھر انہوں نے اگلی طرف ایک مکان اشارہ سے بتلایا کہ اُس مکان میں ہیں۔ میں اُسی بلند جگہ میں کھڑی تھی کہ مکان کا اندر کا حصہ جس میں دربار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ صاف نظر آتا تھا۔ میں یہ دیکھ کر اُس مکان کی طرف دوڑی۔ دور سے جو نظارہ میں نے دربار کا دیکھا تھا۔ تو اُس دربار میں میں نے ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ہاسپیٹل اسسٹنٹ شفا خانہ رعیہ اور اپنے خاوند کو شناخت کیا تھا۔ اور کسی کو میں شناخت نہ کر سکی۔ جب میں اُس مکان کے قریب پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا۔ اور حضرت مرزا صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے آپ دروازہ کھول دیں۔ جناب حضرت مامور من اللہ نے دروازہ کھولا۔ تو اندر ایک نظارہ نور کا دکھائی دیا۔ یعنی زمین اور آسمان اور اندر مکان نور ہی نور نظر آیا۔ جب میں نے ہر دو شاہان عالی تبار (میرے

ماں باپ ہر دو پر قربان ہوں) کی زیارت کر لی۔ تو پھر میں واپس ہوئی۔ تو راستہ میں پھر وہی مستورات ملیں۔ جو کہ پہلے ملی تھیں۔ اور اُنہوں نے مجھ کو کچھ میلے سے رنگ کے پتاشے دیے۔ اور وہ پتاشے لے کر میں پھر واپس جناب مرزا صاحب کی خدمت میں گئی اور عرض کی کہ یہ پتاشے جو اُن عورتوں نے دیے ہیں۔ کچھ میلے سے رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو پتاشہ ہم نے دیئے تھے وہ تو سفید تھے۔ (نوٹ: ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں عالم کشف میں حضرت مرزا صاحب نے بوقت ڈگیرو یلے جب کہ میں عصر کی نماز پڑھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ بہت سے پتاشے سفید سفید دیے تھے) اور اگر یہ میلے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ان میں سے کچھ کھالو اور کچھ گھر لے جاؤ۔ مَیں نے اس وقت چند ایک پتاشے کھا لیے۔ اور باقی لے کر گھر کو روانہ ہوئی۔ میں نے عرض کی کہ راستہ میں آتی دفعہ ایک قیدی کو سخت سزا ہوتے دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کو کیا۔ آپ گھر چلے جاؤ اور آپ نے اُس پاک جماعت میں سے ایک بھائی کو میرے ہمراہ کر دیا۔ اور حکم دیا کہ اس کو گھر تک چھوڑ آؤ۔ راستہ میں ایک بڑی اونچی دیوار آ گئی۔ جس پر سے گزرنا محال تھا۔ اور سوائے اُس کو عبور کر کے گزرنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اُس ہمراہی نے کہا کہ میں اس مشکل جگہ سے پار کرانے کے لیے ہمراہ آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں خود اُس کے پار گزر جانے کی کوشش کرتی ہوں۔ میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اُس دیوار پر سے کودنا چاہا۔ فی الفور وہ دیوار ایک ہموار زمین ہوگئی۔ گویا نیچے بیٹھ گئی۔ اور میں اُس راستہ سے گزر گئی۔ چلتے چلتے جب نیچے کی طرف نظر کی تو خوفناک نظارہ نظر آیا۔ سیاہ رنگ کے سیاہ لباس والے آدمی پیاس کے مارے سخت گریہ وزاری و نالہ بُکا کر رہے ہیں۔ اور شدت پیاس سے اُن کی زبانیں باہر نکلی ہوئی ہیں۔ اُن کے درمیان میں سے ایک پستہ قد کا ماشکی ایک چھوٹی سی مشک کندھے پر اُٹھائے ہوئے گزر رہا ہے۔ اُس ماشکی کا قد ایک بالشت کے برابر ہوگا اور اُس مشک میں ایک گلاس خورد کی مقدار پانی ہوگا۔ وہ قوم بڑی منت وسماجت سے پانی مانگتی ہے لیکن وہ ماشکی بالکل بے پرواہ ہو کر اُن کے درمیان سے گزر رہا ہے۔ اور پانی نہیں دیتا۔ میرے دل میں خیال گزرا

کہ ان لوگوں کے واسطے کیسا تنگی کا زمانہ ہے۔ اور اگر یہ ماشکی پانی دے بھی دے تو اُن کی کیا پیاس اس سے بجھے گی۔ یہ نظارہ دیکھ کر بیدار ہوگئی۔

خواب (11) مورخہ 8 اکتوبر 1903ء بروز جمعرات بوقت ڈیڑھ بجے رات

خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں ہوں اور ایک پلنگ پر پائینتی کی طرف حضرت جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سرہانے کی طرف حضرت فخر دو جہان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور پاس ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے۔ اُس پر میرا شوہر بیٹھا ہوا ہے۔ اور دونوں شاہان عالی تبار یعنی نائب ومنیب مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے ہیں اور میں سُن رہی ہوں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ کبھی اللہ تعالیٰ کی زیارت بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت قربان جاؤں ایک دو دفعہ خواب میں زیارت ہوئی ہے۔ لیکن معمولی طور پر۔ سیر ہوکر زیارت نہیں کی۔ اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ گننے شروع کیے۔ فرمایا وہ رحیم ہے۔ کریم ہے۔ مالک ہے۔ بے پرواہ ہے۔ اور بہت سے نام لیے جو کہ یاد نہیں ہیں۔ چونکہ جملہ نام اور تعریف عربی میں تھے مجھ کو سمجھ نہ آئی۔ میں نے اپنے خاوند سے اشارہ کرکے پوچھا کہ حضرت کیا فرما رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام گِن کر تعریف فرما رہے ہیں۔ بعد ازاں اپنے خاوند کے پاؤں کی آہٹ سے بیدار ہوگئی۔

خواب (12) 8 نومبر 1903ء درمیانی شب ہفتہ واتوار

خواب میں دیکھا کہ ایک دو منزلہ مسجد ہے۔ درمیانی منزل کے سقف پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ننگے سر ٹہل رہے ہیں اور کثرت سے ماشکی دو حماموں میں پانی بھر رہے ہیں۔ ان حماموں کی رنگت نیلے اینمل کے رنگ کی تھی۔ عرض کی کہ یہ پانی اس قدر کیوں ڈال رہے ہیں۔ فرمایا۔ اس لیے کہ سب دنیا اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔

خواب (13) مورخہ 17 نومبر 1903ء درمیانی شب پیر و منگل بوقت 3 بجے شب۔

قبل از نماز تہجد دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پاس کھڑے ہیں۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہمانداری میں مصروف ہیں۔ ادھر اُدھر سے آنحضرت ﷺ کے واسطے اشیاء بہم پہنچا رہے ہیں۔ مَیں ادب سے پاس بیٹھ گئی۔ اور قرآن شریف سُننے لگی۔ پھر مَیں نے عرض کی کہ حضرت قربان جاؤں مجھ کو تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ مرحمت فرمائی جاویں اور وہ اشیاء حسب ذیل ہیں۔ ایک لکڑی کی چوکی ایسی بنوا دی جاوے۔ جس پر میں آرام سے نماز پڑھ سکوں اور ایک کوٹھڑی جو کہ حضور کے مکان میں واقع ہو وہ بخشی جاوے۔ اور یہ جو تیل کی شیشیاں حضور کی میز پر پڑی ہوئی ہیں اور جو تیل حضور استعمال کرتے ہیں اُن میں سے ایک شیشی تیل کی مرحمت ہو۔ اُسی وقت آنحضرت نے (میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں) ایک آدمی کو حکم دیا کہ فی الفور ٹال پر جا کر ایک چوکی حسب منشاء اُن کے بنوا دی جاوے اور اُسی وقت ایک بوتل تیل کی اپنے دست مبارک سے عطا کی۔ اور ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ فرما کر حکم دیا کہ یہ کوٹھڑی آپ کے واسطے ہے۔ اُس کوٹھڑی کے ساتھ کی کوٹھڑی میں آنحضرت ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ اور اس کوٹھڑی میں ایک نفیس پلنگ بچھا ہوا تھا۔ جب میں اس کوٹھڑی میں گئی تو دماغ معطر ہو گیا۔ عجیب قسم کی خوشبو اُن کوٹھڑیوں سے آتی تھی۔ بعد ملاحظہ کوٹھڑی کے مَیں پھر آنحضرتؐ کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور قرآن شریف سننے لگی۔ پھر مَیں نے عرض کی کہ حضرت قربان جاؤں۔ اگر حکم ہو تو مَیں ایک بڑا عجیب و غریب میوہ لاؤں جو کہ اس گردونواح میں پایا جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا لے آؤ۔ جب مَیں چلنے لگی تو میرے ہمراہ جناب حضرت مرزا صاحب مامور من اللہ روانہ ہوئے اور ساتھ ہی انکے خدام بھی۔ لیکن میوہ تک پہنچنے میں صرف حضرت مامور من اللہ ہی میرے ہمراہ تھے۔ باقی راستہ میں رہے۔ چلتے چلتے جب ایک درخت کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ درخت کیلے کا تھا۔ میں نے عرض کی کہ حضور یہی درخت ہے اور یہی میوہ ہے

اگر حضور پسند فرمائیں تو توڑ کر لے چلیں۔ حضرت مامور من اللہ نے فرمایا کہ اچھا لے چلو۔ کیلے کی چھلیاں نہایت نازک پکی ہوئی نرم اور خوبصورت تھیں۔ مَیں نے دو گچھے چھلیوں کے توڑ لیے۔ اور لے کر واپس روانہ ہوئی۔ راستہ میں میرا پیارا بھائی علی گوہر ملا۔ میں نے اُس کو کہا کہ جو درخت کیلہ تمہارے کھیت میں تھا۔ مَیں اُس سے چھلیاں توڑ لائی ہوں۔ اُس نے کہا بہت اچھا کیا۔ جب مَیں اور حضرت مامور من اللہ مرزا صاحب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں واپس پہنچے اور وہ میوہ پیش کیا تو آپ نے اُس میں سے کچھ حضرت مامور من اللہ کو دیا اور کچھ مجھ کو اور کچھ آپ کھایا۔ نہایت شیریں لذیذ اور خوشبودار میوہ تھا۔ وہ کھاتے کھاتے بیدار ہوگئی۔

خواب (14) مورخہ 18 نومبر 1903ء درمیانی شب منگل و بدھ

خواب میں دیکھا کہ ایک لڑکا چار بکرے ہمارے گھر لایا ہے میں نے اُس کو کہا کہ ہم کو تو دو کی ضرورت ہے۔ تُو چار کیوں لایا ہے۔ اُسنے مسمات مہر بی بی میری درانی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ دو بکرے اس مائی کے لیے لایا ہوں اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ مہر بی بی اور میرے ہاں لڑکے پیدا ہونگے۔ **الحمدللہ کہ آج مورخہ 14 مارچ 1904ء بروز اتوار عزیزہ مہر بی بی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔** اور دو بکرے عقیقہ کے وقت ذبح کے گئے۔

الحمدللہ والمنتہ۔ کہ **آج مورخہ یکم جون 1904ء کو بوقت** 10 بجے دن کے **5 منٹ اوپر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور خواب بین کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔** اس طرح سے یہ خواب اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

خواب (15) مورخہ 10 نومبر 1903ء درمیانی شب جمعرات و جمعہ

قبل از نماز تہجد دیکھا کہ ایک موقع پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہیں۔ پاس ایک صحابی بھی کھڑے ہیں اور مَیں اور میرا شوہر وہاں ان کے پاس گئے ہیں۔ تو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح صبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہت نیک جزا دیتا ہے۔ صبر بہت عمدہ چیز ہے تسلی رکھنی

چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے ثمرات دے گا۔ پھر میرا شوہر میری طرف مخاطب ہوا۔ اور کہا کہ یہ وہ رسول ﷺ ہے جس کے لیے دونوں جہان پیدا کیے گئے۔ لیکن شروع شروع میں کافروں نے وہ وہ تکالیف پہنچائیں کہ سُن کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آپؐ نے وہ صبر کیا کہ ہر ایک کے لیے مشکل ہے۔ پھر نتیجہ کیا ہوا بس یہی کہ آپؐ دونوں جہان کے بادشاہ ہو گئے۔ شروع اسلام میں جو تکالیف مومنوں کو ہوتی تھیں۔ وہ تو اب ہو ہی نہیں سکتیں۔ پھر وہ صحابی مخاطب ہوا اور فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے انعام دے گا۔ دینی اور دنیاوی ترقیاں ہوں گی۔ اسی طرح یادِ خدا میں لگے رہو اور استغفار پڑھتے رہو۔

خواب (16) مورخہ 26 نومبر 1903ء درمیانی شب بدھ و جمعرات قبل از نماز تہجد

دیکھا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ بمع اصحاب کبار تشریف لا رہے ہیں میں آپ کی زیارت کے لیے جا رہی تھی۔ تو راستہ میں مجھ کو ملے اور دیکھ کر مسکرائے۔ میں نے عرض کی کہ قربان جاؤں حضور کس جگہ تشریف لے چلے ہیں۔ فرمایا کہ سیر کرنے جاتے ہیں۔ اور یہ جو میرے ساتھ ہیں یہ میرے اصحاب ہیں۔ پھر بچہ کے رونے کی آواز نے جگا دیا۔

خواب (17) مورخہ 28 نومبر 1903ء درمیانی شب جمعہ و ہفتہ۔

خواب میں مَیں اپنے آپ کو رسول للہ ﷺ کے دربار میں دیکھتی ہوں۔ اور ایک بہت بڑی عالیشان عمارت بنی ہوئی ہے اور آسمان تک بلند نظر آتی ہے مَیں نے عرض کی کہ یہ کیا ہے۔ فرمایا کہ یہ ہمارا شان ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ وہ جماعت جو کل حضور کے ہمرکاب تھی وہ کون تھے فرمایا کہ وہ میرے اصحاب تھے۔

خواب (18) مورخہ 12 دسمبر 1903ء قبل از نماز تہجد

قبل از نماز تہجد وقت 3 بجے شب۔ ایک دستی خط خواب میں کوئی شخص لایا۔ اور حامل خط نے کہا کہ یہ خط مولا بخش کی طرف سے ہے اور محمد شاہ سوار خان کی والدہ کو کہہ دینا کہ اس خط میں لکھا ہے کہ

تحصیلداری کا حکم آیا ہے۔ میں نے وہ خط رکھ چھوڑا۔ بعدش میں بیدار ہوگئی (معاً پھر میں سوگئی تو بوقت 4 بجے شب پھر خواب حسب ذیل آئی)

ایک چٹائی بچھی ہوئی ہے اور اُس پر حضرت فخر دو جہان شاہ کون و مکان ختم الانبیا حضرت **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے۔ میں بھی اُس دربار کی طرف چلی۔ میرے راستہ میں ایک نور آسمان سے نیچے اتر کر حائل ہوگیا لیکن کوئی شکل اُس نور سے نظر نہیں آتی تھی۔ میرے دل میں القا ہوا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ میں نے عرض کی کہ آج میرے شوہر کے نام تحصیلداری کا حکم آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہی بھیجا ہے۔ اس نور سے آواز آئی **مَیں ہی قادر مطلق خدا ہوں۔ مَیں نے ہی حکم بھیجا ہے اور جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے اور جو جو کچھ جس جس جگہ ہو رہا میں ہی کرتا ہوں۔ تم کو جو تھوڑی سی تکلیف ہوئی ہے اُس کا بدلہ بہت سا دیا جاوے گا۔ اور تمہاری فریاد جلدی سنوں گا۔** پھر وہ نور آسمان کی طرف چلا گیا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار کی طرف چل پڑی۔ وہاں حضرت مرزا صاحب مامور من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے کھانا پکا کر لے آؤ مَیں فوراً گھر کو روانہ ہوئی۔ اور حسب ذیل اشیاء پکا کر لے آئی۔ پلاؤ میٹھا و نمکین دونوں قسم کا گوشت سادہ۔ روٹی حلوہ ایک سینی میں رکھ کر خود لے کر روانہ ہوئی۔ آگے راستہ میں ایک دیوار آئی اور اس دیوار پر میں نے سینی کو رکھ دیا اور حضرت مامور من اللہ نے وہ سینی خود پکڑ لی۔ اور فرمایا کہ دیوار اونچی ہے تم اس کو عبور نہیں کر سکتی۔ سینی پکڑا دو۔ میں نے سینی رکھ دی۔ اور حضرت مامور من اللہ نے پکڑ لی۔ میں نے عرض کی کہ آج راستہ میں آتی دفعہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت ہوئی ہے۔ اور میں چاہتی ہوں کہ حضرت **محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کو بیان کروں۔ جناب امام الزمان نے فرمایا کہ جب آپؐ کھانا تناول فرما لیں گے تو پھر بیان کرنا۔ جب آپؐ اور حضرت مامور من اللہ کھانا کھانے سے فارغ ہو چکے تو پھر حضرت مرزا صاحب نے وہ برتن وہاں ہی رکھ دیئے جہاں سے سینی پکڑی تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ اب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فارغ ہو چکے ہیں۔ آ کر زیارت کر لو۔ میں نے جا کر کہا

السلام علیکم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ؐ نے وعلیکم السلام کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت کا حال مفصل بیان کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا بڑی مبارک خواب ہے اور خوشخبری ہے۔ مبارک ہو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی رزق دینے والا نہیں اور نہ ہی اور کوئی کچھ کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے خاوند کو وہاں اِدھر اُدھر پھرتے دیکھا تھا۔ پھر نظارہ خواب کا اس طرح بدلا کہ گویا حضرت مرزا صاحب فرما رہے ہیں کہ اب دوبارہ برتن تم کیوں لائی ہو۔ مولا بخش کو کہو کہ برتن لاوے۔ اتنے میں میرا خاوند آ گیا۔ اور انہوں نے برتن اٹھا لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے کھانا رکھ دیا۔ جب آپ ؐ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو وہ برتن اٹھا کر میرا خاوند مجھ کو واپس دے گیا۔ فقط

خواب (19) درمیانی شب 2 و 3 جنوری 1904ء شب ہفتہ و اتوار بوقت 4 بجے شب

دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے اور اس میدان میں جملہ پیغمبران جن کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ موجود ہیں۔ ان سے آگے حضرت سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت امام زمان مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمٰن چل رہے ہیں۔ دوسری طرف ایک بڑی جماعت مستورات کی ہے جو کہ ایک تنگ سڑک کی طرف جانا چاہتی ہے اُن کے درمیان ایک ڈھول والا بھی تھا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وعظ بیان فرما رہے تھے۔ مَیں ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چلتے چلتے جب میرے نزدیک پہنچے تو اُس وقت آنحضرت ؐ نے اپنے دست مبارک سے ایک بالا طلائی اور ایک جُھمکا طلائی اور کل لباس ریشم کا مجھ کو عطا فرمایا۔ اور حکم دیا کہ سب چیزیں پہن لو۔ میں نے بموجب حکم کے سب چیزیں پہن لیں میرے نزدیک ہی کچھ فاصلہ پر ایک عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کو میں نہیں جانتی تھی۔ یہی لباس اور زیور اُس کو بھی دیا گیا۔ اس نے بھی پہن لیا۔ وہ وقت ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آج ہماری شادی ہوئی ہے۔ ہم دونوں آپس میں ہنستی کھیلتی رہیں اُس عورت نے تمسخر سے مجھ پر ایک گڑوی پانی کی ڈال دی اُس وقت میرا ملازم اللہ دتا مرحوم آ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ ایک لوٹا پانی کا لے آؤ۔ وہ لوٹا پانی کا لے آیا۔ مَیں نے وہ لوٹا پانی کا اس عورت پر گرا دیا۔ اتنے میں

دیکھا۔ کہ عورتوں میں سخت گھبراہٹ پھیلی ہوئی ہے اور ڈھولچی ڈھول سے انکو اکٹھا کرتا ہے اور وہ عورتیں اسی تنگ راستہ پر جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور حضرت رسول کریم ﷺ اُن کو ہاتھ سے بلا رہے ہیں۔ کہ اس طرف آؤ جس سڑک پر وہ خود چل رہے تھے۔ اسی سڑک کی طرف بلاتے تھے۔ اس سڑک کے کنارے پر ایک بہت بڑا عالی شان مکان سفید براق سا نظر آتا تھا اور وہ سڑک ایسی صاف اور سفید تھی۔ کہ گویا نور کی چادریں اس پر بچھائی ہوئی ہیں۔ بیان کیا گیا کہ یہ مکان عالی شان آنحضرت ﷺ کا مکان ہے جب اس مکان کی طرف جانے لگی تو مَیں نے حضرت مرزا صاحب مامور من اللہ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ اگر اجازت ہو۔ تو میں گھر سے برقعہ منگوالوں اور پھر حضور کے ہمراہ چلوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جملہ پیغمبران ہیں ان سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعدش اللہ رکھی ملازمہ نے جگا دیا۔

خواب (20) درمیانی شب 13۔14 جنوری 1904ء شب بدھ و جمعرات۔

خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا تالاب لبالب بھرا ہوا ہے۔ میں اس تالاب میں نہانے لگی۔ تو میرے ایک ہاتھ میں چابیوں کا گچھا تھا۔ وہ ہاتھ میں نے پانی سے اونچا رکھا۔ اتفاقاً وہ گُچھا چابیوں کا پانی میں گر گیا، اور تیرنے لگا۔ میرے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی اس کو میں نے کہا۔ کہ چابیوں کو نکال لا۔ جب وہ اس پانی میں گئی جہاں چابیاں تھیں تو غوطے کھانے لگی۔ پھر میں خود ان کو نکالنے کے لیے چلی تو چابیاں پانی کی لہروں سے کبھی اس طرف اور کبھی اُس طرف جاتی تھیں۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے جاتی تھی۔ ایک جگہ پانی زیادہ عمیق آ گیا۔ لیکن جب میں اُس پانی میں گئی تو پانی تھوڑا اور پایاب ہو گیا۔ غرض جہاں جہاں پانی عمیق ہوتا جب میں جاتی تو پایاب ہو جاتا۔ بالآخر وہ چابیاں میں نکال لائی۔ پھر نہا کر اور کپڑے پہن کر میں وہاں سے آگے کو روانہ ہوئی۔ تو ایک جگہ دیکھا۔ کہ بہت سے اونٹ چر رہے ہیں اور وہ اونٹ ایک عمدہ باغ کے پاس ہیں اور انکے پاس بہت سے محافظ ساربان بھی ہیں۔ مَیں نے ان ساربانوں سے پوچھا۔ کہ یہ اونٹ کس کے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ اونٹ حضرت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہیں اور آنجنابؐ باغ کی دوسری طرف مع اصحاب کبار تشریف رکھتے ہیں۔ جب میں باغ سے اُس طرف گئی۔ تو دیکھا۔ کہ آنحضرتؐ ایک کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور نیچے با اَدب اصحاب فرش پر تشریف فرما ہیں۔ وہاں میں نے اپنے شوہر اور والد کو بھی دیکھا۔ اس وقت میرے والد نے میرے شوہر سے ایک روپیہ مانگا۔ میرے شوہر نے کہا۔ کہ اس وقت میرے پاس میرا اپنا روپیہ کوئی نہیں البتہ ایک روپیہ میری بیوی کا میرے پاس ہے۔ اگر آپ کہیں۔ تو وہ روپیہ آپ کو دیدوں۔ میرے والد نے کہا۔ کہ وہ روپیہ میں نہیں لیتا۔ پھر میری طرف میرا والد مخاطب ہوا اور کہا کہ یہ باغ تمہارا ہے۔ کوئی رسی لاؤ تا کہ یہ بیلیں جو زمین پر پڑی ہوئی ہیں۔ ان کو رسیوں سے باندھ دیا جاوے۔ میں رسی لینے گئی تو اس وقت میرا والد اس باغ کے وسط میں چار پائی بچھا کر برائے حفاظت جا بیٹھا۔ جب رسی لے کر واپس آئی تو وہ رسی لے کر بیلوں کو باندھنے لگا۔ اُس وقت میں نے اپنے خاوند سے پوچھا کہ یہ جو عجیب الخلقت آدمی اونٹوں کے محافظ ہیں کون ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ یہ سب فرشتے ہیں میں نے پوچھا کہ انہوں نے تو پٹکے یعنی صافے باندھے ہوئے ہیں (پگڑیاں صافے) فرشتے بھی کہیں پگڑیاں باندھا کرتے ہیں۔ میرے خاوند نے جواب دیا کہ جب فرشتے زمین پر آتے میں زمینی آدمیوں کی شکلوں میں آتے ہیں اور ویسا ہی لباس پہنتے ہیں۔ پھر چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لیے میں ایک تالاب کی طرف وضو کرنے گئی۔ دیکھا کہ بہت بڑا اور نفیس تالاب ہے اور اس کی دوسری طرف میری ہمشیرہ حقیقی مسمات جیواں بیگم وضو کر رہی تھی۔ میں بھی وہاں وضو کرنے بیٹھ گئی۔ تو کسی پاؤں کی آہٹ سے بیدار ہو گئی۔

خواب (21) درمیانی شب 15۔16 جنوری 1904ء شب درمیان جمعہ و ہفتہ

قبل از نماز تہجد دیکھا کہ ایک دو منزلہ مسجد ہے اور اسکے نزدیک ہی شہتوت کے درخت ہیں اور ان درختوں کے نیچے دو چار چار پائیاں بھی بچھی ہوئی ہیں۔ ایک چار پائی پر میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ اُس وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام زمان سلمہ الرحمٰن وضو کر کے تولیہ سے ہاتھ منہ پونچھتے ہوئے میری طرف تشریف لائے۔ میں نے اُٹھ کر کہا السلام علیکم یا مسیح زمان جواب میں وعلیکم السلام فرمایا اور خوش

ہوکر ارشاد فرمایا۔ کہ چلو چل کر جمعہ پڑھو۔ میں آپ کے ہمراہ روانہ ہوئی تو آگے دیکھا تو پہلی صفوں میں بہت سے آدمی ہیں اور پچھلی صفوں میں عورتیں ہیں۔ میں بھی وضو کر کے ان عورتوں میں بیٹھ گئی اور حضرت امام زمان نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور پھر آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو بیٹھ کر وہ وعظ فرمانے لگے۔ قبل از وعظ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے تو اپنی اپنی رضایاں لے آؤ۔ سب عورتیں جا کر رضائیاں لے آئیں۔ میں بھی ایک رضائی لے آئی اور بیٹھ کر وعظ سننے لگی۔ جب وعظ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ جا کر شہتوت کھاؤ لیکن یاد رہے کہ سیاہ شہتوت نہ کھانا سفید کھانا جب شہتوت کھانے لگی تو اللہ رکھی ملازمہ نے جگا دیا۔

خواب (22) درمیانی شب جمعہ و ہفتہ مورخہ 23 جنوری 1904ء بوقت 3 بجے

خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کر رہی ہوں اور خواب میں ہی مسمات جیواں بیگم ہمشیرہ نے جگا دیا۔ میں نے خواب میں ہی اُس کو کہا کہ ابھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں نے کیا کیا باتیں کرنی تھیں تم نے ناحق جگا دیا۔ مسمات جیواں بیگم نے خواب میں ہی مجھ کو کہا کہ مجھ کو کیا خبر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی زیارت کر رہی ہو۔ ورنہ نہ جگاتی۔

خواب (23) درمیانی شب ہفتہ و اتوار مورخہ 23 جنوری 1904ء

کشف نمبر (1)

بوقت 8 بجے شب جب کہ عشا کی نماز پڑھ رہی تھی عین بیداری کی حالت میں جب کہ آنکھیں کھلی تھیں۔ دیکھا کہ رسول کریمؐ ایک جائے نماز پر بیٹھے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا نماز پڑھ کر بیٹھے ہیں۔ اور دونوں ہاتھ مبارک آسمان کی طرف کر کے یہ دعا مانگ رہے ہیں یا باری تعالیٰ میری امت کے نیک بندوں یعنی مومنوں پر رحم فرما۔

خواب۔ بعد ازاں بوقت، 2 بجے رات کے دیکھا کہ چاہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دو تین اصحاب

کبار کے تشریف فرما ہیں۔ میں اور میرا شوہر بھی وہاں ہی ہیں اور چائے تیار کر کے آنحضرت ﷺ کو پلاتے ہیں۔ میں پانی بھرنے کے لیے کنوئیں کی طرف گئی۔ میرے ہاتھ میں ایک گھڑا اور ایک باریک سوت کا دھاگا ہے اس دھاگے سے میں نے ایک بڑا گھڑا پانی کا کنویں سے نکالنا ہے۔ اس گھڑے کے گرد اُس دھاگے کو اس طرح لپیٹا جس طرح کے (لج کا گلمہ) گھڑے کے منہ پر ڈالا جاتا ہے اُس کو میں نے کنوئیں میں ڈال دیا۔ پھر خیال گذرا کہ اتنا بڑا گھڑا کس طرح اتنے باریک دھاگے سے پانی سے بھر کر نکالوں گی۔ جب گھڑا پانی تک پہنچا۔ تو دھاگے کا گلمہ بھی اُس سے علیحدہ ہونے لگا۔ حتی کے دھاگے کا گلمہ الگ ہو گیا۔ اور گھڑا پانی میں تیرنے لگا۔ پھر میں نے اُس گھڑے کو پانی پر سے سیدھا کیا اور دھاگے کو جھٹکا دے کر گھڑے پر مارا۔ اور وہ دھاگا گھڑے کے مُنہ پر پڑ گیا۔ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر اُسی باریک دھاگے سے گھڑے کو نکالنا شروع کیا۔ اور صحیح سلامت گھڑا باہر پانی سے بھرا ہوا نکال لیا۔ اور پھر چائے تیار کر کے آنحضرت ﷺ اور اصحاب کبار کو پلائی۔ اس طرح پر کہ میں پیالیاں بھرنے جاتی تھی اور میرا خاوند پیش کرتا جاتا تھا۔ جب چائے پی چکے تو عزیزہ مبارکہ کے رونے کی آواز نے جگا دیا۔

خواب (24) درمیانی شب 26/27 جنوری 1904ء بروز منگل و بدھ

کشف نمبر (2)

قبل از نماز تہجد خواب میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر سے زمین کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا باری تعالیٰ پہلے ایک پریشان خواب میں جو بکرے کی سری نظر آئی تھی۔ اُس سے کیا مراد تھی اور ایسی پریشان خواب کا باعث کیا تھا۔ جواب ملا کہ یہ سب کام میرے ہیں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ جب خواب کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو اس وقت مسمات رحیم بی بی دختر فتح خان ساکن سکروڑ کی موت مدنظر تھی۔ **کشف** اسی رات کو جب کہ تہجد کی نماز پڑھ رہی تھی۔ اور آنکھیں کھلی تھیں۔ سورہ فاتحہ

پڑھ رہی تھی۔ اور اس کا تکرار کر رہی تھی۔ کہ دیکھا کہ ایک مقام پر ایک جانماز بچھا ہوا ہے۔ اور اُس جانماز پر حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت مرزا صاحب امام زمان سلمہ الرحمن نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور دوسرے جانماز پر میں نماز پڑھ رہی ہوں۔ اُس وقت یکا یک آسمان سے ایک نور نازل ہوا۔ اور اللہ جل جلالہ زمین پر تشریف لائے۔ اسی وقت فی الفور حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت مرزا صاحب ماموربن اللہ علیہم الصلوۃ والسلام سجدے میں گر گئے۔ اور ساتھ ہی میں سجدہ میں گر گئی۔ یہ بڑی مدت تک تسبیح اور تحمید باری تعالیٰ کی پڑھتے رہے۔ سب سے پہلے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدے سے سر اُٹھایا۔ اور عرض کی کہ اَے قادرِ مطلق خدا اس عاجزہ کے لیے کیا حکم ہے۔ حکم ہوا۔ کہ جس قدر کوئی مصائب کے وقت حوصلہ کرتا ہے۔ اور صبر دکھلاتا ہے۔ اور جس قدر کوئی عاجزی کرتا ہے۔ اسی قدر اس کی عزت افزائی کی جاتی ہے۔ اس کی عاجزی میں نے منظور کر لی ہے۔ اور عنقریب عزت افزائی کرونگا۔ اس طرح سے عبادت میں لگی رہے۔ **نوٹ:** یہ کشف اتنے عرصہ میں ہوا۔ جتنے کہ ایک آیت کو ختم کر کے دوسری آیت کو پکڑنے میں وقفہ ہوتا ہے۔ اس وقفہ میں یہ کشف ہوا۔

خواب (25) درمیانی شب 28۔29 جنوری 1904ء بروز جمعرات و جمعہ قبل از نماز تہجد

دیکھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کا ایک صحابی ہے۔ نام یاد نہیں رہا۔ میں نے اُس کی خدمت میں عرض کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کو عملوں میں سے کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔ اور کس طرح سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوسکتی ہے۔ صحابی نے فرمایا کہ شرک سے پرہیز۔ جو کچھ مانگو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ جھوٹ سے پرہیز۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے۔

خواب (26) درمیانی شب 2/3 فروری 1904ء بروز منگل و بدھ

بوقت گیارہ بجے شب دیکھا کہ ایک مصفّا میدان میں ہوں۔ اور نورانی فرش ہوا ہوا ہے۔ اُس میدان میں ایک پینگ پڑی ہوئی ہے۔ جس پینگ کے رسّے نورانی ہیں اور وہ پینگ آسمان تک بلند نظر

آتی ہے۔ اُس وقت میرا شوہر آیا۔ اور آ کر اُس پینگ کو جھولا۔ بعدش دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر اُتر آیا ہے۔ مَیں اُس وقت پینگ کے ایک طرف کی رسّی کو پکڑے کھڑی تھی۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ تو میں نے عرض کی۔ کہ اس پینگ سے کیا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہ پینگ ہے۔ پہلے اس سے اس پر تمہارے شوہر نے ہونٹا لیا ہے۔ اب یہ پینگ تمہاری ملکیت میں دے دی گئی ہے۔ اس پر بڑے بڑے لوگ ہونٹا لینے کی خواہش کریں گے۔ یہ میرا فضل ہے۔ جس پر چاہتا ہوں۔ کرتا ہوں۔ پھر میں نے اپنی بیماریوں کی نسبت عرض کی جو جواب ملا۔ یاد نہیں رہا۔ پھر میں نے اپنے بال بچوں کی بیماری کی نسبت عرض کی حکم ہوا کہ یہ سب ابتلا ہے۔ یعنی امتحان ہے۔ بغیر پاس کرنے امتحان کے ترقی نہیں ملتی ہے۔ اور درجہ بلند نہیں ہوتا۔ استقامت کے لیے دعا کیا کرو۔

خواب (27) درمیانی شب جمعرات و جمعہ 4/5 فروری 1904ء

تین بجے شب جب کہ دردسر کے سخت دورہ اور کھانسی و ریزشی کے باعث نیند نہیں پڑی تھی۔ ذرا سی آنکھ جُھکی۔ تو رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ تکلیف بہت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ آرام دے گا۔ پھر بوقت چار بجے جب کہ مَیں آرام سے سوگئی تو پھر رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کی میرا خاوند واسطے آسامی نائب محافظ دفتر درخواست دینا چاہتا ہے وہ دے۔ یا نہ دے۔ فرمایا۔ ضرور دے دیوے۔ پھر اس کے بعد نظارہ اس طرح بدلا کہ ایک شخص مہر نامی ایک سرخ کاغذ لایا۔ اُس کی ایک طرف کچھ لکھا ہوا تھا۔ اُس شخص نے کہا کہ یہ تمہارے جیٹھ کا خط ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ راستہ میں سخت تکلیف کا سامنا ہوا یہاں تک کہ جان تک نوبت آئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اب تم دو لوٹے پانی کے بھیجو۔ تا کہ کل آرام ہو جاوے۔ میں نے پانی دم کیا۔ اور کچھ سرے پانی دو لوٹے بنا کر اُس کے حوالہ کیا کہ ڈاک گاڑی میں چھوڑ آوے۔ میں خود بھی ہمراہ گئی۔ راستہ میں زمین پر سے میں نے کوئی چیز اٹھائی۔ تو اُس کے نیچے ایک بہت بڑا اکڑدم بیٹھا ہوا پایا۔ وہ چھلانگ مار کر میری ران پر آ بیٹھا۔ اور تھوڑا

سا کاٹ کھایا۔جس کا درد محسوس نہ ہوا۔ میں نے مہر کو کہا۔ کہ اسے مارو۔ اُس نے گرما گرم پانی اس پرڈال دیا۔جس سے جل کروہ مرگیا۔اتنے میں گاڑی آ گئی۔اور پانی روانہ کیا گیا۔

نوٹ از جانب کاتب

الحمداللہ کہ میری وہ عرضی جو کہ حسب بشارت ملہمہ دی گئی تھی۔اوراس عرضی کی منظوری کی ہر ایک کو مایوسی تھی۔ یہاں تک کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب بھی مایوس تھا۔اور دیگر اہلکار بھی سخت ہنسی کرتے تھے۔عین مایوسی کی حالت میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے 18 یوم کی سوچ کے بعد منظور کر لی۔ بلکہ دیگر جملہ ہم عہدہ دعویداران سے سینئر قرار دیا۔

کشف نمبر (3) درمیانی شب منگل و بدھ 9 / 10 فروری 1904ء

بوقت سوا نو بجے شب بعد از نماز عشا جب کہ چار پائی پر جا کر لیٹی تو عین بیداری کی حالت میں دیکھا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قربان جاؤں) تشریف لائے۔اورآپ کے ہمراہ پانچ یا چھ ملازم تھے۔ میں ایک چٹائی پر کھڑی ہوئی۔اور چار نوکروں نے ایک کھاری میوہ داکھ کی اٹھائی ہوئی تھی۔اور آرہے تھے۔چھوٹی چھوٹی داکھ سیاہ رنگ کی تھی۔ وہ ٹوکرا نیچے رکھا دیا گیا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا۔آؤ تمہیں داکھ دیں۔اورآپ چاپی مار کر اس چٹائی پر بیٹھ گئے۔مَیں بھی بیٹھ گئی اور ملازمان ادب سے پرے کھڑے ہو گئے۔

کیفیت قبل از خواب (28) درمیانی شب جمعہ و ہفتہ 14۔15 فروری 1904ء

درمیانی شب جمعہ و ہفتہ 14۔15 فروری 1904ء مولانا مولوی برہان الدین صاحب جہلمی تشریف لائے ہوئے تھے۔اور 13۔14 کی شب اور 14 تاریخ کی پیشی دو وعظ خاص مستورات کے لیے مقرر تھے۔میرے شوہر نے 13 تاریخ کو چار بجے شام چونڈہ جانا تھا۔میرے شوہر نے ہر دو وعظ سننے کی اجازت دیدی تھی۔اور خود چونڈہ چلا گیا تھا۔جب میں وعظ سننے گئی۔تو غیر احمدی عورتوں اور

احمدی خاتونوں کے چھوٹے بچوں کے شوروغوغا سے کچھ لطف وعظ کا نہ آیا۔حکیم میر حسام الدین صاحب کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ کل 15 تاریخ کی صبح کو بوقت 8 بجے صرف احمدی خاتونوں کے لیے ہمارے مکان پر وعظ ہوگا۔اور مجھ کو پیغام بھیجا کہ ضرور آنا۔میں نے اقرار تو کرلیا۔لیکن بوقت شب جب سوچا۔تو سخت تردد پیدا ہوا۔کیونکہ میں نے اپنے خاوند سے صرف دو دفعہ وعظ سنے کی اجازت لی ہوئی تھی۔تیسری دفعہ کی نسبت نہیں پوچھا ہوا تھا۔سوتے وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔اور عرض کی کہ میں بغیر اجازت خاوند وعظ سننے کے لیے جاسکتی ہوں یا نہیں پھر خواب آئی۔

بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔میں نے عرض کی کہ دو دفعہ وعظ سننے کی اجازت میں نے اپنے شوہر سے لی ہوئی تھی۔اب تیسری دفعہ وعظ ہونا ہے۔اور وعظ سننے کا وعدہ بھی کرچکی ہوں سننے کے لیے جاؤں یا نہ۔حضرتؐ نے فرمایا۔وعظ سنو۔کوئی ہرج نہیں ہے۔

کشف نمبر (4) درمیانی شب 15-16 فروری 1904ء

جب کہ صبح کی نماز پڑھ رہی تھی اور سنتوں کی پہلی رکعت تھی۔سورۂ فاتحہ پڑھ رہی تھی۔آنکھیں بند تھیں۔اور زبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جاری تھا۔اور تکرار کررہی تھی۔میرے سامنے ایک نور آ گیا۔جس سے یہ آواز آئی کہ تیرے لیے خوشبو بھیجی جاوے گی۔اور وہ خوشبو مولا بخش کے ہاتھ بھیجی جاوے گی۔اور وہ خوشبو ایسی ہوگی جیسے کستوری کی۔جس طرف سے تو گزرے گی۔خوشبو ہی خوشبو ہو جاویگی۔معاً میرا شوہر مولا بخش ایک شیشی سفید خوشبو والی جس میں شربتی رنگ کی کوئی شے پڑی ہوئی تھی۔لے کر میرے سامنے آ گیا۔میں نے پوچھا کہ یہ وہ شیشی ہے جو اللہ تعالیٰ نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔فی الواقع مجھ کو نماز پڑھنے کی حالت میں بڑی خوشبو آئی۔اور مَیں نے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کیا۔پھر آواز آئی کہ ہم تیرا دل مدّت سے دیکھ رہے تھے۔اب جب کہ بالکل صاف ہوگیا۔تو ایسی خوشبو دی گئی ہے۔پھر میں نماز پڑھنے میں لگ گئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنے لگ پڑی۔

کشف نمبر (5) درمیانی شب منگل بدھ 23/24 فروری 1904ء

بوقت 9 بجے رات بعد نماز عشاء دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہیں۔ اور ہاتھ میں ایک سیاہ دُنبہ ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ حضرتؐ یہ کیا ہے؟ فرمایا۔ ''دُنبہ ہے''۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ اس کو کیا کرو گے؟ فرمایا قربانی دیں گے۔

کشف نمبر (6) 24 فروری 1904ء

بوقت 6 بجے صبح بعد نماز چار پائی پر بیٹھ کر درود شریف پڑھ رہی تھی۔ اور عزیزہ مبارکہ چھوٹی لڑکی بعمر یک سال پاس سوئی ہوئی تھی۔ کہ یکا یک عالم کشف میں اُس لڑکی نے کہا۔ کہ ''حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لے جا رہے ہیں'' اور آپ چار پائی پر بیٹھ رہی ہیں۔ مَیں فی الفور اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جا کر عرض کی کہ آپ بغیر زیارت کرائے چلے چلے۔ لیکن اُس وقت آپ کے دست مبارک میں ایک سینی پکڑی ہوئی تھی۔ اور اُس میں حسب ذیل برتن تھے۔ ایک میں دُودھ کی کھیر ایک میں گوشت اور چند غلہ گندم کے پیترے پُھلکے پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے کھانا کھا لیا ہے، اور یہ ہمارا پس خوردہ کھانا جو باقی بچ رہا ہے۔ وہ آپ کھالیں۔ میں نے وہ سینی پکڑ لی۔ اتنے میں عزیزہ مبارکہ چونک پڑی۔ اور رو پڑی۔ اور نظارہ بھول گیا ہے۔

کشف نمبر (7) 26 فروری 1904ء جمعہ

جب کہ صبح کی نماز پڑھ رہی تھی۔ اور ابھی سنتوں کی رکعت میں تھی۔ کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ''آنکھیں تندرست ہو جاوے گی۔ دس بیس یوم کی تکلیف ہے۔

نوٹ چونکہ آنکھوں کی سخت تکلیف تھی۔ اور ایک آنکھ میں سفیدہ پڑ گیا ہوا تھا۔ دوسری سے پانی جاری تھا۔ اس لیے رات کو سوتے وقت آنکھوں کے لیے دعا کی تھی۔ جس کا نتیجہ کشف میں دیکھا۔

کشف نمبر (8) 26 فروری 1904ء

بوقت شام کام کاج کرتے ہوئے دیکھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما رہے ہیں اور اس عاجزہ کی شفاعت کر رہے ہیں۔

خواب (29) درمیانی شب 28/29 فروری 1904ء آیت وار پیر

بوقت 2 بجے شب کے خواب میں دیکھا کہ میرے شوہر نے مجھ کو پیغام بھیجا کہ حضرت مامور من اللہ کا دربار ہے۔ اور اس دربار میں زیارت کے لیے آؤ۔ پیغام لانے والا کوئی احمدی بھائی تھا۔ میں برقعہ لے کر اُٹھ کر روانہ ہوئی۔ راستہ میں ایک بہت بڑی بھیڑ عورتوں کی تھی۔ اور ایک تنگ زینہ سے سب نے گزرنا تھا۔ اُن عورتوں کے جُھنڈ نے آپس میں ایک دوسری کو کہا کہ اس خاتون کو گذر جانے دو۔ یہ دربار میں جاتی ہے۔ راستہ دے دو۔ اور بھی دو تین خاتونیں گئی ہیں۔ اُن سب نے راستہ دے دیا۔ اور مَیں اُس تنگ زینہ پر سے گذر گئی۔ آگے ایک اور زینہ دکھائی دیا۔ جو کہ آسمان تک بلند تھا۔ مَیں نے اُس زینہ کو بھی عبور کیا۔ تو آگے ایک سنہری محل نظر آیا۔ جب اُس محل پر پہنچی تو خیال گذرا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کہاں اور کس جگہ اُس محل میں قیام کرنا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے دیکھا کہ حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن ایک طرف ٹہل رہے ہیں۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیکم۔ آپ نے وعلیکم السلام فرمایا اور مُسکرا کر فرمایا اچھا ہوا آپ آ گئی۔ پہلے مولا بخش بھی آیا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اُس دربار میں حضرت رسول کریم ﷺ بھی تشریف رکھتے ہیں۔ پانچ سات پیغمبرؑ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میر حکیم حسام الدین اور سید حامد شاہ اور میرا شوہر بھی اس مجلس میں تشریف رکھتے ہیں۔ اُس وقت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی اُس جگہ آ گئی۔ اور مجھ کو بڑی محبت اور پیار سے ملی۔ وہاں اور عورتیں بھی موجود تھیں لیکن حضرت اقدس امام زمان نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ اور مولا بخش کی بیویاں ان عورتوں میں نہ بیٹھیں۔ ان دونوں کو خاص جگہ دی جاوے۔

دھوپ یا سایہ میں جو جگہ وہ پسند کریں۔ وہ دی جاوے۔ جو مکان ہم دونوں کو دیا گیا۔ میں اُس مکان میں چلی گئی۔ اور دو تین یوم تک اُس مکان میں رہی۔ ہر روز حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ما مور من اللہ امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر احمدی بھائیوں کی زیارت کو چلی جاتی تھی۔ میری جائے رہائش میں میرا خاوند آیا اور بیان کیا۔ کہ عالیشان مکان اور دربار حضرت اقدس امام الزمان کا ہے۔ اور حضرت رسول کریم ﷺ اور دیگر پیغمبران علیھم السلام آپ کے مہمان ہیں۔ بعدش ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ بہت سے پیغمبرؑ صاحبان تشریف لائے ہوئے ہیں، پھر خواب کا نظارہ اس طرح بدلا۔ کہ ایک حویلی میں میری ساس مرحومہ متوفیہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اور میں بھی وہاں ہوں۔ وہاں ایک گاؤ مادہ شیر دار بیٹھی ہوئی ہے۔ میری ساس مرحومہ نے کہا کہ یہ گاؤ مادہ چھڑیں مارتی ہے۔ تم اُس کا دودھ دوہ لو۔ مَیں نے اُس شیر دار گاؤ مادہ کا دودھ دوہ دیا۔ اتنے میں دربار میں چلنے کے لیے زیارت کے لیے تیار ہوگئی میں نے اپنی مرحومہ ساس کو کہا کہ چلو دربار رسولی میں چلیں۔ اُس سے انکار کر دیا۔ حالت متوفّیہ بہت خوش نہ تھی معمولی تھی۔ لیکن کپڑے وغیرہ پہنے ہوئی تھی۔

خواب (30) اسی رات بوقت 5 بجے صبح بعد نماز تہجد

خواب میں دیکھا۔ کہ آسمان اور زمین کے خلا میں اللہ تعالیٰ تشریف رکھتے ہیں اور حضرت رسول کریم ﷺ بھی موجود ہیں۔ بڑے ادب سے حضرتؐ نے عرض کی کہ اس بیچاری کو تکلیف بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم رحم کریں گے۔ اسی حالت میں میرے خاوند نے جگا دیا۔

خواب (31) درمیانی شب 2/3 مارچ 1904ء بروز بُدھ و جمعرات

خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ اور عرض کی کہ حضرت ما مور من اللہ امام الوقت کے مقدمات میں 8 مارچ 1904ء کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ اُس میں کیا ہوگا؟۔ ارشاد ہوا کہ ابتلا ہے۔

ابتلا سے درجات روحانی میں ترقی ہوتی ہے۔نتیجہ اچھا ہوگا۔

کشف نمبر (9) بوقت نماز صبح 3 مارچ 1904ء

اُسی شب دیکھا۔کہ ایک سانپ ہے۔اور اُس کے بدن سے چراغ جیسی لو نکلتی ہے۔کسی نے مجھ کو کہا کہ اسے جلا دو۔میں نے اُسے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا۔اور وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

خواب (32) درمیانی شب 3-4 مارچ 1904ء بزور جمعرات و جمعہ

کیفیت قبل از خواب۔

رات کو سونے کے وقت یہ دعا کہ یا الٰہی میری آنکھوں کو صحت ہو اور حضرت اقدس امام زمان کے مقدمات میں فتح ہو۔

خواب۔آسمان سے ندا آئی۔اپنے مامور کے مقابلہ میں کسی کو فتح نہ دوں گا۔فتح اسی کی ہے جو مامور ہے۔پھر ندا آئی کہ آنکھوں کے لیے دوائی بھیجی جاتی ہے۔معاً اُسی وقت ایک عورت دوائی کی ایک شیشی لے کر آ گئی۔اور مجھ کو دے کر کہا کہ آنکھوں میں ڈال لو میں نے دو قطرے آنکھوں میں ڈال لیے۔اور آرام ہو گیا۔

بوقت چار بجے صبح جب ذرا آنکھ لگ گئی۔تو ایک عورت کو اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھا۔ندا آئی۔کہ **یہ عورت حضرت نوح علیہ السلام کی بیٹی ہے۔**

کشف نمبر (10) 7 مارچ 1904ء کی شب بروز اتوار

جب کہ عشا کی نماز پڑھ رہی تھی۔اور فرضوں کے بعد دو سنتیں پڑھ رہی تھی۔جب رکوع میں گئی۔تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔بجائے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منہ سے نکلنے لگا۔آپ نے فرمایا کہ گھبرانا نہیں چاہیے۔جو میرے اللہ کے

بندے ہیں۔ وہ اتنا نہیں گھبراتے۔ حوصلہ و تسلی رکھو۔ اللہ تعالیٰ بہت جلدی رحم کرے گا۔

کشف نمبر (11) درمیانی شب 7/8 مارچ 1904ء پیر

جب کہ نماز تہجد پڑھ رہی تھی۔ یکا یک ندا آئی۔ جو کہ آسمان سے تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ ''**ہاتھ اُٹھاؤ**'' میں نے ہاتھ اٹھائے۔ تو چھنا چھن روپے ڈالنے شروع کیے۔ اس قدر روپے برسے کہ میں نے خیال کیا۔ کہ میں اتنے روپے کے بوجھ کے اٹھانے کے لائق نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس قدر روپیہ دوں گا کہ اٹھا نہ سکو گے۔ اور جس طرح بیاہ شادی میں چاہو۔ خرچ کرو۔

نوٹ۔ اس رات کو بھائی صاحب شیخ غلام حیدر ڈپٹی انسپکٹر کے گھر سے دعوت ولیمہ بھائی صاحب شیخ محمد اکبر کے بیاہ کی روٹی آئی۔ روٹی میں پلاؤ زردہ گوشت روٹی وغیرہ تھی۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ ہماری جماعت کے متمول بھائی کیا کیا عمدہ روٹی بھائیوں کو کھلاتے ہیں۔ جب ہمارے بچوں کی بیاہ شادی ہوگی تو ہم اس قسم کی روٹی کہاں سے دیویں گے۔ جماعت میں تو ہم متمول چوہدری سفید پوش مشہور ہیں۔ اور پاس ایک پیسہ بھی زائد خرچ کے لیے نہیں۔ اس خیال کی تردید میں اللہ تعالی نے کشف میں بشارت دی ہے۔

کشف نمبر (12) 13 مارچ 1904ء اتوار

عشاء کی نماز کے فرض پڑھ رہی تھی۔ مَیں نے عالم کشف میں دیکھا۔ کہ ایک مصلّٰی بچھا ہوا ہے۔ اور اُس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر کچھ پڑھ رہے ہیں۔ مَیں نے عرض کی یا حضرت! (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) میں نے سنا ہے کہ ڈاکٹر **هیگو** صاحب جو کہ آنکھوں کے عمدہ حکیم ہیں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب میں آنکھوں کے علاج کے لیے کیا تدبیر کروں؟ آپ نے اُس وقت دعا فرمائی اور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اس عاجزہ کی آنکھوں پر رحم کر! اُس وقت اُس کمرہ میں اللہ تعالیٰ کا

نزول ہوتا دکھائی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مَیں اپنے پیارے بندوں کو تکلیف دیتا ہوں۔ لیکن اس قدر تکلیف نہیں دیتا ہوں کہ دنیا پر نشانہ بن جاویں۔ آخر کار آرام دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اس کے لیے بہت دعا کرتے ہیں۔ کیا باعث ہے۔ آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کو میرے طفیل تُجھ سے بہت محبت ہے۔ بعد ازاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرض کی کہ میری امت تکلیف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں دلوں کے حالات سے واقف ہوں۔ ابھی یہ اس لائق نہیں ہوئی۔ کہ ان پر سے عذاب ٹالا جاوے۔

کشف نمبر (13) 14 مارچ 1914ء بروز پیر بوقت نماز صبح

عالم کشف میں دیکھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ہاتھ میں دو بکرے ہیں۔ مُسکرا کر فرمایا کہ یہ بکرے ہیں لے لو تمہارے کام آویں گے اور صحن میں کھلے چھوڑ کر چلے گئے۔

کشف نمبر (14) 14 مارچ 1904ء بروز پیر بوقت نماز عشاء

جب کہ عشاء کی نماز میں وتر پڑھ رہی تھی۔ اور دوسری رکعت تھی۔ کشف میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا دربار ہے۔ اور اس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہاتھ مبارک میں قرآن شریف لیے ہوئے وعظ فرما رہے ہیں۔ عام لوگ بیٹھ کر وعظ سُن رہے ہیں۔ میں نے جا کر السلام علیکم عرض کیا۔ آپ نے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ زہے نصیب ان لوگوں کے جو حضور کا ہمیشہ وعظ سنتے ہیں۔ اگر اس مجلس میں تھوڑی سی جگہ مل جاوے۔ تو زہے نصیب۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ جگہ تمہارے لیے رکھی ہوئی ہے۔ اشارہ جانب راست تھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تم ہمیشہ ہماری مجلس میں آیا کرو گے۔

خواب (33) درمیانی شب 16۔17 مارچ 1904ء وبروز بدھ وجمعرات

خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص ہمارے دروازہ کو کھڑکھڑاتا ہے۔ مجھ کو ڈر معلوم ہوا۔ اور خیال گذرا کہ کوئی چور نہ ہو۔ خواب میں ہی مَیں نے اپنے شوہر کو بلایا کہ اٹھ کر دیکھو دروازہ میں کون

ہے۔شوہر نے جواب دیا کہ شاید جلال خان برادر ہوگا۔ میں نے کہا کہ جلال خان نہیں ہے۔کوئی اور ہوگا۔ اٹھ کر جا کر دیکھو۔ میرا شوہر اُٹھا اور دیکھا۔ کہ دریچہ کے آگے ایک آدمی کھڑا ہے۔ اس کو اپنے ہمراہ لے آیا۔ اس شخص کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی۔ اور اس ٹوکری میں ہر قسم کے میوے بھرے تھے۔ وہ اجنبی آدمی میری چارپائی کی پائنتی بیٹھ گیا۔ مَیں نے اٹھ کر لاحول شریف پڑھنا شروع کر دیا۔لیکن وہ اجنبی بیٹھا رہا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ یہ اجنبی کون ہے جو اس طرح بے دھڑک بیٹھ گیا ہے۔ میرے شوہر نے جواب میں کہا کہ یہ فرشتہ ہے۔ اور اس کو فرشتہ حفاظت کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لیے بھیجا ہے۔ پھر اس فرشتے نے میوہ تقسیم کرنا شروع کیا۔ مجھ کو اور میرے خاوند کو اور ہمارے بچوں کو میوہ دیا۔ سب نے وہ میوہ کھایا۔ بڑا لذیذ تھا۔ چھوٹے بچے خودبخود اس ٹوکرے سے کھانے لگے۔ تب میں نے ان کو منع کیا۔ اور کہا کہ بغیر اجازت کے کیوں خودبخود کھاتے ہو، اس ٹوکرے میں تھوڑا سا میوہ بچ رہا جس کی نسبت فرشتے نے کہا۔ کہ یہ میوہ ایک اور شخص کو دینا ہے۔ جو کہ احمدی ہے۔ اور تحصیلدار ہے۔ بعدازاں اس فرشتے نے ایک مرغ نکالا اور ہم کو دے دیا۔ اور میں نے کہا۔ کہ ہم آپ کی روٹی پکائیں گے۔تو اس فرشتے نے جواب دیا۔ کہ روٹی میں تحصیلدار صاحب کے گھر سے کھاؤں گا۔ جہاں باقی ماندہ میوہ لے جانا ہے۔ بعدازاں اُس فرشتہ نے اپنی بغل سے ایک شیشی نکالی اور ہمارے تمام مکانات میں دوائی چھڑکتا ہوا چلا گیا۔

خواب (34) درمیانی شب 18۔19 مارچ 1904ء بروز جمعہ و ہفتہ

بوقت آدھی رات خواب میں حضرت رسول کریم ﷺ کا دربار دیکھا کہ بہت سے اصحاب اور پیغمبران اُن سب پر درود اور سلام ہو تشریف لائے ہیں۔ میں اور میرا خاوند بھی اُس دربار میں موجود تھے۔ اُس وقت پانچ اصحاب میرے خاوند کے ہمراہ حضرت رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمائے میں نے عرض کیا کہ حضورؐ کے ہمراہ صرف پانچ ہی اصحاب ہیں۔تو حضورؐ نے فرمایا۔ پانچ ہی نہیں۔ بلکہ دس

ہیں۔لیکن اُن کی حفاظت کے لیے پانچ مقرر کیے گئے ہیں۔اور باقی جُملہ پیغمبران ہیں۔حضرت امامِ زمان مسیحِ موعودمہدی مسعودمرزاغلام احمد صاحب بھی اُس مجلس پاک میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

خواب (35) درمیانی شب 21۔22 مارچ 1904ء بوقت،عشاء بروز پیر

بعد نماز عشا ذرا سی غنودگی ہوئی۔تو دیکھا ایک موقع پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرا خُسر سامنے کھڑے ہیں۔مَیں بھی سامنے ہوں۔آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کو تکالیف ہوتی ہیں۔اور تکالیف کے بعد اللہ تعالیٰ آرام دے دیتا ہے۔اور جب تک تکالیف نہ ہوں۔آرام نصیب نہیں ہوتا۔

خواب (36) 30 مارچ 1904ء

بروقت پیشی ویلہ بعد نماز ظہر ذراسی غنودگی ہوگئی۔دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرہانے کھڑے ہیں۔مَیں فی الفور ادب کے لحاظ سے اٹھ بیٹھی۔تو آپؐ نے فرمایا۔کہ اس گارا یعنی کیچڑ میں نہیں پھنسنا چاہیے۔یہ فرما کر آپؐ تشریف لے گئے۔

خواب (37) 2 اپریل 1904ء

بعد نماز صبح ذرا سوگئی۔تو دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرہانے کھڑے ہیں۔اور ایک آم پُختہ دے کر فرمایا کہ اسے کھالو۔یہ عمدہ میوہ ہے۔

خواب (38) 3 اپریل 1904ء

بعد نماز صبح بوقت 7 بجے صبح جب کہ چار پائی پر لیٹی ہوئی تھی۔خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔اور اس میں ہزارہا مخلوق بیٹھی ہوئی ہے۔اور درمیان میں رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں۔اور بلند آواز سے پکار کر فرما رہے ہیں۔سنو اے لوگو! یہ وقت بہت خطرناک ہے۔اور سخت وقت ہے۔بہت بُری حالت ہونے والی ہے۔اب بھی وقت ہے سمجھ جاؤ۔نیک عمل کرو۔بدیوں

سے باز آؤ۔

خواب (39) 6 اپریل 1904ء

ایک دفعہ قبل از 4 بجے صبح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔

خواب (40) 6 اپریل 1904ء

اسی تاریخ دوسری دفعہ جب صبح کی نماز پڑھ کر سوئی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔

خواب (41) 7 اپریل 1904ء بروز جمعرات بوقت دوپہر

دوپہر کے وقت سوگئی۔ خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و حضرت امام زمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ہر دو صاحبان گھوڑیوں پر سوار نظر آئے۔ اُن کے پیچھے پیچھے ایک بڑی جرّار فوج جس میں جُملہ پیغمبران علیہم السلام و جملہ اصحابان رضی اللہ تعالیٰ عنہم وجُملہ غوث و قطب و اولیائے کرام اُمت محمدیہ کے موجود تھے۔ ہمراہ ہے۔ مَیں نے اُٹھ کر السلام علیکم عرض کیا۔ اور ہر دو شاہسواران کے پائے رکاب کو بوسہ دیا۔ اور دست بستہ عرض کی کہ اکثر سلسلہ احمدیہ کی مستورات ملہمہ ہَیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں بھی ملہمہ ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کروں۔ اور مجھے بڑا شوق بلکہ دلی تڑپ ہے کہ قرآن شریف پڑھ جاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو تُو ملہمہ ہو جاوے گی بلکہ جس قسم کی تُو دعا، بارگاہ الٰہی سے مانگے گی وہ قبول ہو جاوے گی۔ اور قرآن شریف بھی تو پڑھ لے گی۔ یہ نصیحت یاد رکھنا کہ تکلیف اور مصیبت کے وقت حوصلہ و صبر کرنا۔ اور ایک قسم کا سیاہ رنگ کا میوہ جو کہ چوڑا چوڑا گٹھلی دار تھا۔ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اور طاعون کی نسبت آپ ذکر فرمانے لگے کہ اللہ رکھی ملازمہ نے جگا دیا۔

خواب (42) کشف نمبر (15) درمیانی شب 13 / 14 اپریل 1904ء بروز بدھ و جمعرات

بعد از بارہ بجے شب کے عین حالت بیداری میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کی خدمت میں عرض حال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حال کرتے ہیں۔ اس وقت ایک نور آسمان سے اترتا دکھائی دیا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کی دست بستہ۔ اور برکت بی بی بیمار کے لیے دعا کی۔ آواز آئی۔ کہ ایک بیمار کے لیے کیوں اتنی کوشش کرتی ہے۔ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کوئی آج مرا کوئی کل۔ آخر مرنا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بشریت کا تقاضا ہے۔ میں نے عرض کی کہ بچاری کے چھوٹے چھوٹے بال بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مَیں قادر خدا ہوں۔ لوگوں کی نظروں میں ایک تھوڑا سا نور ہوں۔ لیکن میں بڑا ہوں۔ سب کچھ کرسکتا ہوں۔ اُسی حالت میں مَیں نے یہ خواب اپنے شوہر سے بیان کی۔ اُس نے کہا۔ مبارک ہو۔ تُو بڑی خوش نصیب ہے اس کے بعد عزیزہ برکت بی بی فوت ہوگئی۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون**

خواب (43) بدھوار 27 اپریل 1904ء بعد نماز صبح

بعد نماز صبح سوگئی تو خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ یہ تکالیف جو آرہی ہیں۔ گزر جائیں گی۔ حوصلہ رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آرام بھی دے گا۔

الہام ہوا (2) 20 مئی 1904ء بوقت نماز صبح بروز جمعہ مبارک۔

الہام 2

شیطان سے پناہ دوں گا۔ شیطان سے بچاؤں گا۔ اور ہر ایک قِسم کا فضل تم پر کیا جاوے گا۔

کشف نمبر (16) 27 مئی 1904ء بوقت نماز عشاء

عین نماز پڑھنے کی حالت میں جب کہ عشاء کی دو رکعت سنت پڑھ رہی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے کہا۔ قربان جاؤں حضرتؐ حضورؐ ہمیشہ میری مدد کرتے ہیں۔ آپ

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کا مالک ہے۔اور دلوں کا حال جانتا ہے۔

خواب (44) 28مئی 1904ء صبح

قبل از نماز صبح ایک راستہ پر میں اور مسمات جیواں بیگم میری ہمشیرہ گذر رہی تھیں کہ ایک باغ نظر آیا۔اس باغ میں راستہ پر جو درخت تھا۔اُس میں سیاہ رنگ کے میوے لگے ہوئے تھے۔اُن کی شکلیں بیگن کی شکل کی تھیں۔اور وہ میوے درمیان سے پھٹے ہوئے تھے۔میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ وہی پھل ہیں جو کہ حضرت آدم کو مائی حوّا نے کھلایا تھا۔اور اس درخت کے نیچے سے ہم جلدی گزر گئے۔ آگے ایک کوٹھڑی بند تھی۔مَیں نے جا کر اس کوٹھڑی کو کھولا اور مسمات جیوان بیگم باہر کھڑی رہی۔اُس کوٹھڑی کی چھت میں قسما قسم کے میوے لگے ہوئے تھے۔میں نے ارادہ کیا کہ ان میں سے چند میوے کھاؤں۔پر خیال گذرا۔کہ بلا اجازت کھانے اچھے نہیں۔پھر ایک طرف کو جانے لگی۔تو اس کوٹھڑی سے کسی نے آواز دی کہ ماسی جی ادھر آؤ یہ میوے تمہارے لیے ہیں لیکن میں چلی گئی۔آگے دیکھا کہ ایک مجلس لگی ہوئی ہے۔اس مجلس میں ایک بزرگ صورت درویش بیٹھے ہوئے تھے۔اس نے کہا۔کہ اس کوٹھڑی میں جس قدر میوے ہیں۔ان کے کھانے کی صرف آپ کو ہی اجازت ہے۔اور کسی کو نہیں۔پھر میں اس کوٹھڑی میں گئی۔اور جا کر میوے کھائے۔مسمات جیواں بیگم میری ہمشیرہ نے کچھ نہیں کھایا۔اُس مجلس میں میرا خسر بھی بیٹھا ہوا تھا۔مگر مجلس کا علم نہیں ہے۔کہ کس کی مجلس تھی۔

الہام 3

بوقت ساڑھے چار بجے الہام ہوا یعنی ندا آئی کہ اس وقت جو تکالیف آرہی ہیں۔ان سے گھبرانا نہیں چاہیے۔دیکھو رسول کریم ﷺ کو کس قدر تکالیف کا سامنا ہوا۔پھر کس قدر کا انسان ہوا بغیر تکلیف اور ابتلا کے روحانی ترقی نہیں ہوسکتی ہے۔

آج مورخہ یکم جون 1904ء کو دس بج کر پندراں منٹ پر **اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے بچہ عنایت فرمایا۔بموجب ارشاد حضرت اقدس کے نام عبد اللطیف رکھا گیا۔**

نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مکتوب کا عکس صفحہ نمبر 132 پر دیکھیں۔

خواب (45) درمیانی شب 3/4 جون 1904ء بروز جمعہ و ہفتہ

ایک بجے رات کے جب کہ رحم کے درد سے تنگ تھی ۔ ذرا غنودگی آ گئی ۔تو خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔آپ نے از راہ لطف وکرم فرمایا۔کہ کیا حال ہے۔میں عرض حال بیان کرنے لگی کہ درد کا دورہ ہونے لگا اور جاگ اٹھی۔

کشف نمبر (17) 5 جون 1904ء بروز اتوار 3 بجے

دن کے بوقت پیشی ویلے جب کہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ عالم کشف میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔آپؐ بالکل سفید لباس میں تھے۔فرمانے لگے۔ہم نے اپنی ازواج مطہرات کو بہت خوش رکھا ہے۔اُن کی دل جوئی بہت کرتے رہے ہیں۔اور جب کبھی ہم سفر سے تشریف لاتے تھے۔تو اُن کے ساتھ مجامعت کرتے تھے۔

خواب (46) درمیانی شب 17-18 جون 1904ء

ایک بجے رات کو خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن کی زیارت ہوئی جو کچھ ارشاد فرمایا۔وہ یاد نہیں رہا۔

خواب (47) 30 جولائی 1904ء

جب کہ درد ِفم معدہ سے بہت بیمار تھی۔خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔فرمایا۔کہ تمہاری خبر گیری کے لیے آئے ہیں۔اور یہ بھی فرمایا۔گھبراؤ مت۔تکالیف آیا ہی کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔

الہام 4

31 جولائی 1904ء بوقت فجر الہام ہوا۔جب کہ علاج سے ہر طرح مایوسی ہوئی۔اور طرح طرح کی دوائی حکیم حسام الدین صاحب و دیگر حکماء سے فائدہ نہ ہوا۔ درد وجع الامعاء و درد فم معدہ و

درد ریح کو کچھ فائدہ نہ ہوا۔تین یوم کی تکلیف کے بعد عین مایوسی وسخت تکلیف کے وقت یہ الہام ہوا۔لسّی اور دودھ سے فائدہ ہوگا۔ الحمد اللہ گو کی لسّی اور نمک سے فائدہ ہوگیا۔

کشف نمبر (18) یکم اگست 1904ءدرمیانی شب اتوار و پیر

الہام 5 بوقت 3 بجے شب جب کہ درد کا آرام تھا۔الہام ہوا۔**مَیں ہر طرح سے اپنا فضل کروں گا۔ہر ایک قسم کی تکلیف سے پناہ دوں گا۔شیطان سے پناہ دوں گا۔خفیف بخار کے بعد آرام ہو جاوے گا۔** پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ بعد ازاں حضرت رسولِ کریم ﷺ اور حضرت مرزا صاحب امامِ زمان کی زیارت ہوئی۔اور ہر دو شاہان عالی تبار یعنی نائب اور مُنیب نے بڑی بڑی تسلّیاں دیں۔اور فرمایا کہ بغیر تکلیفات کے ترقی نہیں ہوسکتی۔

خواب (48) درمیانی شب 9-10 اگست 1904ء

رات کو حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی موقع اور گفتگو یاد نہیں رہا۔

خواب (49) درمیانی شب 10 / 11 ستمبر بروز ہفتہ و اِتوار

بوقت آٹھ بجے رات ذرا سی غنودگی آگئی۔خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔فرمایا مَیں قادر مطلق ہوں۔جو چاہتا ہوں۔کرتا ہوں۔شفا بھی دوں گا۔

اس رات کو مَیں نے دعا کی کہ یا الٰہی ایک نسخہ حکیم نورالدین صاحب حکیم الامۃ نے تحریر کر کے بھیجا ہے۔اور ایک نسخہ اُسی مرض کا حکیم میر حسام الدین صاحب نے لکھ دیا ہے۔اور ہر دو نسخوں کا آپس میں اتفاق نہیں ہے۔وُہ شاہی حکیم ہے۔اور یہ مقامی حکیم ہے۔مرض ایک ہی ہے مَیں کس کا نسخہ استعمال کروں۔حکم ہوا۔کہ حکیم حسام الدین والا نسخہ اچھا ہے۔اور اس درد کی دوا وہی ہے۔جو حکیم حسام الدین صاحب نے لکھ دی ہے۔اور خواب میں نسخہ کے اجزا بھی بتلائے گئے۔

خواب (50) 30 ستمبر 1904ء بوقت دوپہر

میرے بھائی علی گوہر پر مقدمہ اغوائے کا دائر تھا۔ مقدمہ جھوٹا تھا۔ اور شہادت استغاثہ بڑی مضبوط گزچکی ہوئی تھی۔ اور اس دن فردِ جُرم لگایا جانا تھا۔ مَیں نے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ میرے بھائی علی گوہر کو رہائی دے۔ غیب سے ندا آئی۔ **ایک گھنٹہ کے بعد رہا کیا جاوے گا۔**

الحمدللہ کہ ٹھیک 2 بجے دن کے عزیز بھائی رہا ہوگیا۔

خواب (51) درمیانی شب 5-6 اکتوبر 1904ء بروز بدھ و جمعرات

سخت بخار ہوا ہوا تھا۔ اور بے چینی و گھبراہٹ بہت تھی۔ رات کو دعا کر کے لیٹ گئی۔ خواب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صحت دے گا۔ اور ہم تیرے لیے دعا کریں گے۔

خواب (52) درمیانی شب 8/7 اکتوبر 1904ء بُدھ و جمعرات

میں بیماری سیتلا میں مبتلا تھی۔ اپنی صحت کے لیے اور بچہ کی پرورش کے لیے دعا کی۔ اور سوگئی۔ حکم ہوا کہ تجھ کو ایک بہت بڑی بیماری ہونے والی تھی۔ اس بڑی بیماری کو ہم نے سیتلا کے رنگ میں تبدیل کر کے تیری طرف بھیجا ہے۔ شفا جلدی ہوگی۔ بچہ کی بابت یا د رہے۔ کہ میں رب ہوں۔ میں ہی پرورش کرنے والا ہوں یاد رکھو کہ جس جگہ سے بچے نے دودھ پینا ہے۔ اُس جگہ کوئی دانہ سیتلا کا نہ ہوگا۔

نوٹ: کل جسم پر دانہ سیتلا کے کثرت سے تھے۔ لیکن پستانوں پر بالکل کوئی دانہ نہ تھا۔

کشف (19) 8 اکتوبر 1904ء بروز ہفتہ بوقت 5 بجے شام

عالم کشف میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اور میرے ہاتھ کو دیکھ کر فرمانے لگے۔ بیماری سیتلا یعنی ماتا نکلی ہوئی ہے۔ کچھ فکر نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ شفا کر دے گا۔

خواب (53) یکم نومبر 1904ء

خواب میں دیکھا کہ ایک دریا ہے۔ اور اس کے ریتے پر میرے بچے کھیل رہے ہیں۔ اُس دریا کے کنارے پر مال مویشی کا چَونا چر رہا ہے۔ ناگہاں شور پڑ گیا۔ کہ ایک گائے مارنے والی آوارہ ہوگئی ہے۔ اور وہ گاؤ مادہ برنگ گوری ماتھا سفید ہے۔ اِدھر اُدھر دوڑ رہی ہے۔ عام لوگ جہاں جہاں جس جس جگہ پناہ مل رہی ہے۔ پناہ لے رہے ہیں۔ اُس جگہ ایک محدود احاطہ ہے۔ اور اُس احاطہ میں ایک مکان بالا خانہ والا ہے اور اُس کے بالا خانہ میں ایک حاکم مع اُس کی بیوی کے رہتے ہیں۔ مَیں بھی اس گاؤ مادہ سے ڈر کر اُس بالا خانہ میں اس حاکم کی بیوی کے پاس چلی گئی۔ وہاں دیکھا کہ اُس مکان کے پچھواڑے میرا بھائی علی گوہر کھڑا ہے۔ اور اُس حاکم کی بارگاہ سے علی گوہر کے واسطے کوئی فتویٰ یعنی حکم جاری ہونے والا ہے۔ مَیں نے اُس حاکم کی بیوی کے پاس ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کو معاف کیا جائے۔ وہ فوراً اس حاکم کے پاس گئی۔ اور ہنستی ہوئی واپس آئی اور کہا کہ تمہاری خاطر اس کو معاف کر دیا گیا۔ پھر جب مَیں اُس مکان کے نیچے اُتری۔ تو دیکھا کہ عزیز عبد اللطیف کو علی گوہر نے گود میں لیا ہوا ہے۔ اور باقی دونوں بچے اسی طرح ریتے پر کھیل رہے ہیں۔ مَیں نے اُس حاکم کی بیوی کو کہا کہ بھائی صاحب علی گوہر نے ابھی تک روٹی کھانی ہے۔ اس نے ایک برتن آرد کا پُر کر کے دیا۔ اور کہا کہ نمک بھی لوگے یا نہیں۔ مَیں نے کہا کہ نہیں۔ پھر میں نے اس کو کہا کہ تمہارے مکان میں میرے پاپوش رہ گئے ہیں۔ مَیں جا کر لے آؤں۔ اُس حاکم کی بیوی نے کہا کہ تم تکلیف نہ کرو مَیں خود پکڑا دیتی ہوں۔ مَیں نے کہا کہ آپ تکلیف نہ کریں لیکن اس نے پکڑا دیے۔ اُس مکان میں چکّی چل رہی تھی۔ اور اُس بیوی کی خادمہ پیس رہی تھی۔ اس خادمہ نے کہا کہ مَیں بڑی مشکل سے آٹا پیس رہی ہوں۔ تم آٹا کہاں لے جاتی ہو۔ اس حاکم کی بیوی نے جھڑک کر کہا تم کو کیا مَیں جس کو چاہوں دوں۔

خواب (54) درمیانی شب 4/5 نومبر 1904ء بروز جمعہ و ہفتہ

خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ فرش وغیرہ ہو رہا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد لگی ہوئی ہے۔ آخر کار آپ تشریف لے آئے۔ میں نے آگے بڑھ کر **السلام علیکم** عرض کیا۔ آپ نے **وعلیکم السلام** فرمایا۔ اور حکم دیا کہ عنایت اللہ اس کے ساتھ جائے۔ اور ایک بیری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس بیری سے جا کر یہ بیر کھاؤ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس بیری کے محافظ باغ اور مسمات پھاگن ہیں۔ وہ تم کو منع نہیں کریں گے۔ میں عنایت اللہ کے ہمراہ گئی۔ اور جا کر سبز رنگ کے بیر کھانے شروع کیے۔ زمین پر سُرخ رنگ کے بیر تھے۔ وہ عنایت اللہ نے کھانے شروع کیے۔ راستے میں ایک بڑا عمدہ شفاف دریا ملا۔ جہاں میرا والد نہا رہا تھا۔ میرے والد نے کہا کہ تیل دیتے جاؤ۔ بعدش میرا خاوند عزیز القدر عبد اللطیف کو اُٹھائے ہوئے لایا۔ اور کہا کہ دیر ہو گئی ہے اسکو دودھ پلاؤ۔

خواب (55) درمیانی شب 10/11 نومبر 1904ء بروز جمعرات و جمعہ

خواب میں سید عبد الستار شاہ صاحب، ہاسپٹل اَسسٹنٹ ''جو کہ میرے دینی احمدی بھائی ہیں'' کی بیوی نے جو کہ میری مشفقہ بہن ہے۔ اور اس سلسلۂ احمدیہ کی درخشاں موتی ہے۔'' کہا۔ کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ مَیں نے جواب میں کہا۔ کہ دیر ہی ہو گئی ہے۔ زیارت نہیں ہوئی۔ معاً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے۔ مَیں نے **السلام علیکم** عرض کیا۔ آپ نے وعلیکم السلام فرمایا۔ اور فرمایا۔ کیا عبد اللطیف فوت ہو گیا ہے۔ مَیں نے جواب میں عرض کیا۔ کہ ہاں فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چونکہ وہ لطیف تھا۔ اُس نے فوت ہی ہونا تھا۔ صبر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ صبر کا بہت بڑا درجہ دیتا ہے۔ عنقریب ثمرہ صبر کا ملے گا۔ مَیں نے عرض کیا کہ صبر تو کرتی ہوں لیکن آنکھوں سے آنسو خود بخود نکل آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنسو نکلنے کوئی گناہ نہیں

ہے۔ایسے موقع پر ہمارے بھی آنسو نکل آئے تھے۔پھر آپ تشریف لے گئے۔

خواب (56) درمیانی شب 13 / 12 نومبر 1904ء یوم ہفتہ واتوار

خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑے میدان میں لکھو کھہا لوگ بیٹھے ہوئے اور کچھ کھڑے ہوئے ہیں۔ مَیں بھی اسی میدان کی طرف جارہی ہوں۔ راستہ میں ایک عورت گھوڑی پر سوار اور ایک اُس کے آگے آگے چلتی ہوئی نظر آئی۔ اس سوار عورت نے پوچھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کہاں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ تم کیوں پوچھتی ہو۔ اس عورت نے جواب دیا۔ کہ بیعت کرنی ہے۔ مَیں نے اس عورت کو بتلایا کہ اُس مجمع میں جاؤ۔ وہاں ہوں گے۔ جب مَیں بھی اُس مجمع میں گئی تو دیکھا۔ کہ ایک کوٹھا ہے۔ اور اس کوٹھے کا ایک دریچہ ہے۔ اور اس کوٹھے کی باہر کی طرف فرش بچھا ہوا ہے۔ اور سامنے کی طرف چند بینچ بچھے ہوئے ہیں۔ اور اُس فرش پر کُرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ ایک کُرسی پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں قرآن شریف لیے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور دوسری کُرسی پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام زمان علیہ الصلوۃ والسلام ہاتھ میں قرآن شریف لیے بیٹھے ہیں۔ اور ہر دو شاہان عالی تبار یعنی نائب اور مُنیب کا منشاءِ مبارک قرآن شریف کا وعظ سنانا ہے۔ سامنے کی بینچوں پر احمدی جماعت کے احباب بیٹھے ہوئے ہیں۔ باقی اور لوگ کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد لاکھوں تک ہے۔ سفید سفید پگڑیاں ہی پگڑیاں نظر آتی ہیں۔ وہاں مَیں نے اپنے شوہر کو دیکھا کہ اُس جلسہ کا اہتمام کر رہا ہے۔ مَیں اپنے پیر و مرشد ہادی کامل حضرت مرزا صاحب اور راہنمائے گمراہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے گھر کو واپس چلی آئی۔ بدیں خیال کہ اگر کہیں میرے شوہر نے مجھے دیکھ لیا۔ تو کہے گا۔ کہ اتنے بڑے مجمع میں کیوں آئی ہے۔

خواب (57) درمیانی شب پیر و منگل بتاریخ 14 / 15 نومبر 1904ء

بوقت 3 بجے خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا۔

کہ عبداللطیف تمہارے پسر کے فوت ہو جانے کا صدمہ تو تم کو ضرور ہوا ہے۔لیکن عبداللطیف کی وفات نے تمہارے لیے بہشت میں گھر بنا دیا ہے۔خوش ہو۔بلا روک ٹوک اُس مکان میں تُو جا سکتی ہے۔

کشف نمبر (20) 30 نومبر 1904ء

بعد نماز عشا جب کہ تراویح پڑھ رہی تھی۔عزیز عبداللطیف مرحوم کا خیال دل میں گذرا۔کہ خدا خبر کس حالت میں ہوگا۔جب سجدے میں گئی۔**تو ندا آئی۔آنکھ بند کرو**۔میں نے آنکھیں بن کر لیں،تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک چھوٹی سی لڑکی عزیز از جان عبداللطیف کو لیے کھڑی ہے۔اور اُس بچہ کے منہ سے کپڑا اٹھا کر کہتی ہے کہ یہ ہے عبداللطیف دیکھ لو۔جب دوسری دفعہ سجدے میں گئی۔تو عالم کشف میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔آپ ایک کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور مجھ کو حکم دیا کہ تکلیف خواہ کم ہو۔خواہ زیادہ کسی کے آگے بیان نہ کرو۔

خواب (58) درمیانی شب جمعرات و جمعہ 5۔6 جنوری 1905ء

بوقت پانچ بجے صبح دیکھا کہ میں اور میرا شوہر سفر میں ہیں۔اور ایک بہت بڑی گھوڑی ہمراہ ہے۔ایک بڑے اونچے عالیشان مکان کے سایہ میں ایک چار پائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ایک طرف سے ایک بڑا جرّار لشکر آتا ہوا دکھائی دیا۔اس کے آگے آگے تین سوار گھوڑوں پر تھے۔میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔کہ درمیان والے سوار کا کیا نام ہے۔اُس نے جواب میں کہا۔کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔مَیں اپنی جگہ سے اُٹھی۔اور آگے بڑھ کر **السلام علیکم** عرض کیا۔آپ نے **وعلیکم السلام** فرمایا۔اور مُسکرا کر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔میں نے عرض کیا۔کہ یا رسول اللہ یہ باقی دو سوار کون ہیں۔آپ نے فرمایا۔کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔پھر آپ نے اپنے نوکروں کو حکم دیا۔کہ چونکہ یہ دونوں یعنی مَیں اور میرا شوہر سفر میں ہیں۔اس لیے ان کے لیے کھانا تیار کرو۔ایک مرغ ذبح کرو۔اور چائے تیار کر کے پلاؤ۔فی الفور آپ کے حکم کی تعمیل ہوئی۔مرغ ذبح کیا گیا۔چائے پکائی گئی۔میرے

خاوند نے اُن کے نوکروں کو چار چار آنہ کے پیسے دینے چاہے۔ آپ نے منع فرمایا۔ اور آپ اس عالیشان مکان میں تشریف لے گئے جس کے سایہ میں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔

خواب (59) تاریخ اور دن یاد نہیں رہا

عرصہ تخمیناً پانچ چھ یوم کا ہوا ہے۔ کہ بوقت 3 بجے شب خواب میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ مَیں یہ دیکھ کر فی الفور سجدے میں پڑ گئی۔ اور سجدے میں عرض کی کہ اے باری تعالیٰ آج کل مَیں سخت غافل ہو رہی ہوں۔ کوئی ایسا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے جس کے باعث یہ غفلت ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا مجھ پر رحم کر۔ اور میرا گناہ معاف کر۔ تا کہ یہ غفلت جو سرزد ہو رہی ہے دور ہو جاوے (غفلت یہ تھی کہ تہجد کی نماز اکثر نہیں پڑھا کرتی تھی۔ اور سُستی بہت رہا کرتی تھی) صرف یہ آواز آئی۔ **''اچھا میرا ہی کام ہے فضل کرنا معاف کردوں گا۔''** اُس وقت مجھ کو اپنی پیٹھ پر ہاتھ پھرتا ہوا محسوس ہوا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر میں سجدے سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ (29 جنوری 1905ء)

الہام 6

خواب (60) درمیانی شب 28/29 جنوری 1905ء بوقت 5 بجے صبح ہفتہ و اتوار

خواب میں دیکھا کہ میں اور مسمات حیسان کھوجی ساکن سیالکوٹ اور میری ہمشیرہ مسمات جیواں بیگم اور بھائی صاحب ماہی، علی گوہر، ولیداد کسی طرف جا رہے ہیں۔ راستہ میں مٹی کے برتن فروخت ہو رہے تھے۔ مسمات حیسان نے خرید کیے۔ جب میرے پاس مسمات حیسان برتن لے کر آئی۔ تو مَیں نے کہا کہ اگر مجھ کو بتلاتی تو مَیں بھی خرید کر لیتی۔ اُس نے کہا کہ آتی دفعہ خرید لینے۔ میں نے قیمتی رنگ دار دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ اُس وقت مَیں نے کہا کہ کوئی تم میں سے میرے ساتھ دوپٹہ کا تبادلہ کر لو کیوں کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور اُس دربار میں وہی جاتا ہے جو کہ عاجز ہوتا ہے اس لیے مجھے معمولی دوپٹہ دے دو۔ ان میں سے کسی نے مجھے معمولی دوپٹہ بدلا کر دے دیا۔

راستے میں دیکھا کہ ایک پتلا سا درخت ہے۔اوراس مَیں پتلی پتلی پھلیاں لگی ہیں اوراُس درخت کے اردگرد صاف سفید تھڑا سا ہوا ہے۔اور تھڑا اس غرض سے بنایا ہوا ہے۔تا کہ جو کچھ پتاّ یا پھلی یا لکڑی یا ٹہنی اُس درخت سے نیچے گرے۔ وہ زمین پر نہ گرے۔ بلکہ اس پاک تھڑے پر گرے۔اُس درخت کا تھوڑا تھوڑا پھل میں نے اور مسمات جیواں بیگم نے کھایا۔اور کسی کو نہ ملا۔ چلتے چلتے سب ہمراہی پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ مسمات جیواں بیگم بھی پیچھے رہ گئی۔اور مَیں اکیلی ہی منزلِ مقصود تک پہنچی۔کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کوٹھڑی ہے۔اور اس میں پلنگ بچھا ہوا ہے۔اوراُس پلنگ پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لیٹے ہوئے ہیں۔اور دستار مبارک سرہانے رکھی ہوئی ہے، آپ نے گرم موسم کا لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ مَیں دروازہ پر جا کر کھڑی ہوگئی۔اور عرض کی کہ مَیں نے اس دروازہ سے گزرنا ہے۔ وہ دروازہ اس مکان کے دوسرے حصہ میں تھا۔ دیکھا کہ ایک عورت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پائنتی بیٹھی ہوئی ہے میرا خیال گذرا کہ یہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہے۔ یا آپ کی صاحبزادی ہے۔صحیح معلوم نہ ہوسکا۔ کیونکہ آپ کے سرہانے ایک اور بزرگ اسی انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ آپ بیدار ہوں۔تو وہ اپنا خواب بیان کرے۔اس بی بی نے مجھ کو کہا۔ کہ یہاں ہی یعنی باہر ہی کھڑی رہو۔ جب تک حضرت ؐ بیدار ہو کر حکم نہ دیں۔کوئی شخص اس مکان میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس دروازہ سے وہی گذر سکتا ہے۔ جو کہ مومن متقی پرہیز گار نیک عملوں والا ہو۔ میری آواز سے یا کسی اور طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیدار ہو گئے۔اور فرمایا کون ہے۔اُس عورت نے جواب دیا۔حضرت ؐ ایک عورت ہے۔اندر آنا چاہتی ہے۔آپ نے اٹھ کر میری طرف دیکھا میں نے السلام علیکم عرض کیا۔تو آپ نے اس عورت کو حکم دیا کہ دروازہ کھول دو۔اُس عورت نے دروازہ کھول دیا۔اور مَیں وہاں ہی کھڑی حضرت ؐ کی زیارت کرتی رہی۔اس عرصہ میں اُس دوسرے شخص نے جو کہ سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔اپنا خواب عرض کرنا شروع کیا۔اور حضرت ؐ نے ایک کتاب پر لکھنا شروع کیا۔ وہ خواب یاد نہیں رہا کہ کیا بیان کیا۔ جب حضرت تحریر فرما چکے تو آپ نے حکم دیا۔ کہ اس

کاغذ پر جس پر خواب لکھی گئی ہے۔ ہاتھ پھیر دو۔ جب اُس شخص نے ہاتھ پھیرا۔ تو حروف بڑے بڑے ہو گئے۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ حضرتؐ مجھ کو بھی حضورؐ کے متعلق بہت سی خوابیں آئی ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا تم بھی لکھا دو۔ جب میں نے خواب لکھانی شروع کی۔ تو عزیز القدر محمد شاہنواز خان کی آواز نے جگا دیا۔

خواب (61) درمیانی شب 29۔30 جنوری 1905ء اتوار و پیر 3 بجے شب

خواب میں دیکھا میں مع والدہ خود اور مسمات جیواں بیگم ہمشیرہ خود موضع ملّا سے موضع درماں کو جا رہی ہیں۔ راستہ میں ایک پانی کا ڈل کھڑا ہے۔ اور سروں پر کچھ تھوڑا تھوڑا بوجھ بھی ہے۔ ہم سب نے پائجاموں کے پائنچے اوپر چڑھا کر عبور کرنا شروع کیا۔ آخر کار ہم تینوں موضع درمان میں پہنچ گئے۔ اور ایک دوکان کے آگے جا کر کھڑی ہو گئیں۔ اُس دوکان میں سامان خوراک تیار ہو رہا تھا۔ اور چائے پک رہی تھی۔ مَیں نے اپنی والدہ سے کہا۔ کہ ہم بازار میں کھڑی ہیں۔ اگر کہیں سے میرے شوہر نے دیکھ لیا۔ تو سخت ناراض ہو گا۔ اس اثناء میں دیکھا کہ میرا شوہر بھی آ رہا ہے۔ اُس نے ہم کو دیکھ کر کہا۔ کہ بہت اچھا کیا۔ کہ آپ آ گئیں۔ یہاں کیوں کھڑی ہو۔ جاؤ جا کر حضرت بی بی جنت خاتون کی زیارت کرلو۔ اس عرصہ میں ایک خادمہ آ گئی۔ اور اس نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا۔ کہ چلو جی حضرت بی بی جنت خاتون یاد فرماتی ہیں۔ مَیں اور میری والدہ اور میری ہمشیرہ اُس خادمہ کے ہمراہ چل پڑے۔ ایک بڑے عالیشان مکان میں حضرت بی بی جنّت خاتون تشریف رکھتی تھیں۔ اور ایک پلنگ پر لیٹی ہوئی تھیں۔ ہم اُن کے سامنے گئیں تو اوّل اُنہوں نے ہی **السلام علیکم** کہا۔ ہم نے **وعلیکم السلام** جواب میں کہا۔ اور آپ بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اور ملیں۔ بہت سی عورتیں خادمہ اِدھر اُدھر پھر رہی تھیں۔ آپ نے ایک خادمہ کو حکم دیا۔ کہ ان کے لیے کھانا اور چائے لاؤ۔ فی الفور چائے اور بِسکُٹ اور اور قسم کے کھانے مَیدہ کے مرغّن شدہ دستر خوان پر چُنے گئے۔ اُن کھانوں کا نام یاد نہیں رہا۔ لیکن ذائقہ اور لذّت قیامت تک یاد رہے گا۔ وہ سب چیزیں ہم نے کھائیں۔ ہم کھانے میں مشغول ہوئے تو حضرت بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ ہم نماز پڑھ کر آتی ہیں۔ وہ نماز پڑھنے اندر چلے

گئے۔ کھانا کھانے کے بعد مجھ کو پیاس معلوم ہوئی۔ تو خادمہ کو مَیں نے پانی لانے کے لیے کہا۔ وہ اندر سے جا کر پانی لائی۔ تو حضرت بی بی صاحبہ نے حکم دیا کہ پانی جا کر اس برتن سے لا۔ جو پانی خاص میرے پینے کا ہے۔ ایک بڑے نفیس گلاس سے اُس برتن سے پانی آیا۔ اور مَیں نے پیا۔ جب کھا کر اور پی کر فارغ ہوئے۔ تو ہم نے اجازت مانگی۔ تب بی بی صاحبہ بڑی محبت اور تپاک سے ملیں۔ اور اجازت دی۔ اور ہم رخصت ہوئیں۔

کشف نمبر (21) 2 فروری 1905ء جمعرات بوقت نماز صبح

جب کہ صبح کی نماز کے فرض پڑھ رہی تھی۔ جب سجدہ میں گئی تو کشف میں حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ آپ کے ہمراہ دو اشخاص اَور ہیں۔ جو کہ خادم معلوم ہوتے تھے۔ ایک نے اپنے سر پر ایک ٹوکرا میوہ کا اُٹھایا ہوا تھا۔ اور دوسرے نے دو چھترے سفید پکڑے ہوئے تھے۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ آپ نے وعلیکم السلام جواب میں کہا۔ اور تبسم فرمایا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور بذات خاص اس عاجزہ خادمہ کے لیے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میوہ کھالو۔ اور ہر دو خادموں کو فرمایا۔ کہ میوہ کا ٹوکرا یہاں اُتار دو اور چھترے بھی دے دو۔

کشف نمبر (22) درمیانی شب بُدھ و جمعرات 22/23 فروری 1905ء بوقت 4 بجے صبح

تہجد کی نماز کی آخری رکعت تھی۔ سجدہ میں تھی۔ عالم کشف میں حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ ایک موقع پر آپ تشریف رکھتے ہیں۔ اور مٹی کا ایک روغنی پیالہ ہاتھ میں ہے۔ اور اس پیالہ میں ڈبل روٹی اور دودھ پڑا ہوا ہے۔ اور حضورؐ مقدس نوش فرما رہے ہیں۔ جب تھوڑی سی روٹی باقی رہی تو میری طرف آپ نے وہ پیالہ کر دیا۔ اور فرمایا کہ یہ ہمارا پسخوردہ کھالو۔ مَیں نے وہ روٹی کھانی شروع کر دی۔ اتنے میں میرا شوہر بھی آ گیا۔ اور اس نے یہ کہہ کر کہ اس متبرک کھانے سے کچھ تبرک مجھے بھی دے دو۔ ایک لقمہ اٹھا کر کھالیا۔

خواب (62) درمیانی شب پیر و منگل 3 / 4 بجے کے درمیان 27 / 28 مارچ 1905ء

خواب میں دیکھا۔ کہ مَیں اور مسمّات جیواں بیگم میری ہمشیرہ ایک عالیشان مکان میں ہیں۔ اور وہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مرزا صاحب مسیح موعود مہدی موعود امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور ہمارے مہمان ہیں۔ ہم نے اُن کی خدمت تواضع کے لیے دودھ اور چائے کے لیے اور دیگر اشیاء کا انتظام کرنا ہے۔ اور بڑے شوق اور سرگرمی سے تیاریاں کھانا وغیر کی کر رہے ہیں۔ مَیں کہیں سے دودھ لا رہی ہوں۔ اور کہیں سے مصری۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تکلیف کی کچھ ضرورت نہیں جو کچھ حاضر ہے۔ وہی کافی ہے۔ اثنائے گفتگو میں حضرت مرزا صاحب امام زمان نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مخالف طرح طرح کی شرارت اور شوخیاں کرتے ہیں۔ اور سخت تکلیف دیتے ہیں۔ اور بہت بُرا اور بدزبانی کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ دُنیا میں جس قدر آپ کی مخالفت ہوئی ہے۔ آسمان پر ویسے ہی آپ کی قدر ہوئی ہے۔ اور صداقت کا نشان بھی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کا بڑا درجہ ہے۔ پھر مَیں نے عرض کیا۔ کہ یا حضرتؐ! اگر اجازت ہو۔ تو مَیں حج کر آؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اجازت ہے۔ حج کر آؤ۔ پھر میں نے عرض کی کہ بہت سی مشکلات ہیں۔ اوّل خرچ کی تنگی۔ دوئم جہازوں کی تکالیف۔ سوئم مخالفوں کی مخالفت کی تکالیف، وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کی مدد کے لیے حضرت بی بی جنت خاتون اور بیگم ہمراہ جاویں گی۔ یہ دونوں عورتوں کی سردار ہیں ان کی موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اتنے میں آسمان سے آواز آئی کہ **مشکلوں کا حل کرنے والا مَیں ہوں۔ سب مشکلیں حل کر دوں گا**۔ مَیں نے یہ غیبی آواز حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ آپ واقعی بڑی خوش نصیب ہو جن کی مدد کا وعدہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ واقعی مشکل کشا وہی ذات پاک ہے۔ پھر میں ہمراہی حضرت بی بی جنت خاتون اور بیگم روانہ حج ہوئی۔ اور مسمات جیواں بیگم بھی ہمارے ہمراہ تھی۔ راستہ میں جہازوں میں بلا تکلیف سمندروں کو عبور کیا۔ اور بہت جلدی ہم لوگ مکہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں عجب طرح کی خوشبو ہمارے دماغ میں پہنچی اور حضرت بی بی

جنت خاتون نے ایک دروازہ کو دستک دی۔ وہ دروازہ کھل گیا۔ جب مَیں اور وہ سب اُس مکان میں داخل ہو گئے۔ تو پھر مَیں بیدار ہو گئ۔ نفل پڑھنے کا وقت قریب تھا۔

الہام ہوا۔ 16 اپریل 1905ء 12 بجے دن کے جب کہ **سوئی ہوئی تھی۔ دُنیا پرواہ نہیں کرتی۔**

الہام 7 **مَیں تڑ پا تڑ پا کر خلقت کو ماروں گا۔ جس طرح عشرہ محرم میں گجریں (رسّے) ڈالے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور چار آدمی کھینچتے ہیں اسی طرح گجریں ڈال کر اُوپر کو کھینچوں گا اور نابود کر دوں گا۔"**

خواب (63) درمیانی شب 15 / 16 اپریل 1905ء

بوقت 3 بجے شب دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور بہت سے لڑکے ہمراہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے یار کی شان کے اظہار کا وقت آ پہنچا ہے۔ اپنے دل کو صاف کرو۔ اور اپنے مکان کو بھی صاف کرو۔ (یعنی ظاہر و باطن) بڑے بڑے معروف بلند بلند مکانات والے تباہ ہو جاویں گے۔ اُس وقت محمد شفیع ہمارا مکان صاف کرنے لگا۔ اور آ کر کہا۔ کہ بڑا گند مکان سے نکلا ہے۔ اب صرف ایک گوشہ باقی رہ گیا ہے۔ مکان سے کیڑے بہت نکلے ہیں۔ یہ پھر مَیں نے اپنے شوہر سے کہا۔ کہ اگر آدمی اپنے دماغ سے کیڑا نکال دیوے تو اچھا ہو جاوے۔ پھر خواب کا نظارہ اس طرح بدلا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑے اونچے بلند آم کے اوپر لے شاخ کے اوپر جس میں صرف ایک آم لگا ہوا تھا اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ آم کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اگر تم جھولی کرو۔ اور آم کی طرف نظر اٹھا کے دیکھو۔ تو تمہاری جھولی میں وہ آم آ گرے گا۔ مَیں نے اُسی وقت جھولی کی۔ اور آم کی طرف دیکھا۔ فی الفور وہ آم میری جھولی میں گر کر آ گیا۔ پاس ہی مسمات مہر بی بی میری درانی موجود تھی۔ اُس نے بھی اسی آم کی خواہش کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی بڑی محنت کرے گا۔ اس کو ایسا آم ملے گا۔ تم کو نہیں مل سکتا۔

الہام 8 **الہام ہوا۔ 16 اپریل 1905ء بوقت ایک بجے دن کے۔**
آسمان پر بڑا شور ہے دنیا میں تڑفا پڑ جاوے گا۔

خواب (64) درمیانی شب 17/18 اپریل 1905ء پیر و منگل

بوقت 2 بجے رات کے خواب میں زلزلہ آتا ہوا دکھائی دیا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں عرض کی کہ ہم لوگ اب کیا کریں۔ حکم ہوا کہ جس وقت زور کا دھکا آوے۔ سجدے میں گر جانا۔ اُس وقت میں اور میرا شوہر سجدے میں گر گئے۔ جب زلزلہ تھم گیا۔ تو آواز آئی۔ کہ مَیں نے اپنے پیارے مامور کی معرفت پہلے قبل از وقت اطلاع دے دی تھی۔ اور اس پر وحی نازل کی تھی۔ لیکن خلقت نے نہ مانا بلکہ الٹا ٹھٹھا کیا۔ اب مزے لیں۔ ایک طرف موتا موتی ہوگی۔ دوسری طرف مکان بے نشان رہ جاویں گے۔ پھر ندا آئی۔ **جس طرح مَیں اپنے پیاروں کو وحی کرتا ہوں۔ تجھ کو بھی کرونگا ہے۔**

خواب (65) درمیانی شب 20/21 اپریل 1905ء یوم جمعرات و جمعہ

بوقت 2 بجے شب خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ نے فرمایا کہ آج رات تین بجے ہم نے اپنے پیارے مسیح موعود کو ایک منذر وحی بھیجی ہے۔ ۞ پہلے بھی بہت دفعہ اطلاع دی گئی تھی۔ لیکن لوگ نہیں ڈرتے۔ ٹھٹّھا مخول کرتے ہیں۔ باوجود یہ کہ طاعون سے شور قیامت برپا ہے۔ اور موتا موتی لگ رہی ہے۔ اب آئندہ آنے والا عذاب اور رنگ میں ہوگا۔ ایک طرف موت کا بازار گرم ہوگا۔ دوسری طرف مکانات بے نشان ہو جاویں گے۔ اپنے رشتہ داروں کو اطلاع دے دو۔ اور نصیحت کرو کہ اُس وقت ایک اشتہار لکھا ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عنایت فرمایا۔ مَیں نے عرض کی کہ مَیں پڑھی ہوئی نہیں ہوں۔ حکم ہوا کہ تُو جو کچھ اپنی زبان سے بیان کرے گی۔ اس اشتہار کا مضمون ہوگا۔ پھر میں وہ اشتہار لے کر اپنے میکے میں گئی۔ اور وہاں جا کر اپنے خاوند کو وہ اشتہار دیا۔ تا کہ وہ پڑھ کر سنا دے۔ سب رشتہ دار جمع کیے گئے۔ اور اشتہار سنایا گیا۔ سب لوگ ڈر کر رونے لگے۔ اور توبہ و استغفار شروع کر دی۔ بعدش چار بجے پر یہی خواب بعینہٖ ان الفاظ میں آئی۔ صرف اس قدر ایزادی ہوئی۔ کہ اپنے ہمسایہ فضل الدین زرگر احمدی کو کہہ دو۔ کہ مکان موجودہ کو چھوڑ دے۔

20اپریل1905ءبمقام حاجی پورہ

بوقت 12 بجے دن کے سوئی ہوئی تھی کہ آواز آئی۔ اکبر ہوری بڑے ڈاہڈے ہیں کہ حکم پر حکم آتا ہے۔ پھر بھی باہر نہیں نکلتے

الہام 9 پھر یہ الہام ہوا۔ اب تم پر کوئی گھڑی خوشی کی آنے والی ہے تمہاری تنخواہ بڑھ جاوے گی۔

درمیانی شب29/30اپریل1905ء یوم ہفتہ واتوار

الہام 10 بوقت ایک بجے رات کے الہام ہوا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ مَیں تمہاری طرف ہوں۔

دوئم۔ عذاب ضرور آوے گا۔ جتنی دیر ہوگی۔ اُتنا ہی سخت عذاب ہوگا۔ جتنا میرے مسیح موعود کو

الہام 11 ٹھٹھا کریں گے۔ اتنا ہی عذاب نازل ہوگا۔ ۞ (15اپریل1905 خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا جو پہلے سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ 23اپریل1905ء بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا۔ بحوالہ تذکرہ صفحہ 457)

خواب (66)

پھر خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا۔

کہ لوگوں نے بڑا شور ڈالا ہوا ہے۔ اور طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔

خواب (67) درمیانی شب30اپریل1905ء وکیم مئی1905ء اتوار و پیر

بوقت ایک بجے شب خواب میں میرے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ اور مسمات امام بی بی ہمسائی نے اوّل مجھ کو پھر میرے خاوند کو مبارکباد کہی۔ مَیں چار پائی پر لیٹی ہوئی تھی۔ کہ غیب سے ندا آئی۔ کہ وہ ہی جبرائیلؑ فرشتہ دو بکرے دے کر بھیجا ہے۔ اُس کا عقیقہ کرنا۔ اور مَیں نے اپنی چار پائی کی پواندی حضرت جبرائیلؑ کو دو بکرے پکڑے ہوئے دیکھا۔ اور اس نے آکر السلام علیکم کہا میں نے وعلیکم السلام جواب میں کہا۔ حضرت جبرائیل نے فرمایا کہ یہ بکرے حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے حکم سے واسطے عقیقہ کے لایا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ عزیز عبداللطیف کے پیدا ہونے پر چھترے ملے

تھے۔اوراب بکرے ملے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ عبداللطیف کے مرنے پر جو صبر تم نے کیا تھا۔اُس کا اجر دیا گیا۔

پھر خواب میں زلزلہ آیا۔دیکھا کہ مکان کا اوپر کا حصہ نیچے ہوگیا ہے۔اور نیچے کا اوپر۔

خواب (68) 10 مئی 1905ء بروز بدھ بوقت 12 بجے دن کے

خواب میں دیکھا کہ صبح کا وقت ہے۔اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربان جاؤں۔زلزلہ آئے گا۔یا نہیں۔فرمایا ضرور آئے گا۔پھر عرض کی۔کب آئے گا۔آپ نے فرمایا آج کل۔پھر عرض کی کہ کس طرح آئے گا۔فرمایا کہ پہلے ہم یعنی (تم اور ہم) نماز تہجد پڑھیں گے پھر درود شریف پڑھیں گے۔پھر صبح کی نماز میں سجدے میں ہونگے۔کہ زلزلہ آجائے گا۔زلزلہ سے پہلے آندھی آوے گی۔پھر اولے پڑیں گے۔پھر زلزلہ آئے گا۔مَیں نے عرض کی کہ پھر ہم لوگ کس طرح بچیں گے کیونکہ اگر باہر رہیں۔تو بارش اور اولوں کی مار پڑے گی۔اور اگر اندر جاویں گے۔تو مکانوں کی چھتوں کے نیچے آجانے کا خطرہ ہوگا۔فرمایا۔کہ جب زلزلہ آوے۔تو تم نے باہر نکل جانا۔تم پر نہ تو اولے پڑیں گے اور نہ ہی بارش۔پھر نظارہ اس طرح بدلا۔کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب اپنے میکے موضع ملا میں آئی ہوں۔اور اپنے گاؤں میں پہنچ کر سب گھر والوں کو باہر نکال دیا ہے اور کہہ دیا۔کہ زلزلہ آنے والا ہے۔گھروں سے باہر نکل جاؤ۔بعد ازاں پھر اپنے مکان واقع حاجی پورہ میں چلی آئی۔وہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تہجد ادا کی۔مَیں نے بھی نماز تہجد پڑھی۔پھر تسبیح لے کر درود شریف پڑھنے بیٹھ گئی۔جب درود شریف 551 دفعہ پڑھ چکی۔تو صبح کی نماز شروع کی۔اتنے میں آندھی آگئی۔اور بعدش اَولے پڑنے شروع ہوئے۔اُس کے بعد ایک زور کا دھّکا لگا۔مَیں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ اب کیا کروں آپ نے فرمایا کہ مع بال بچہ باہر نکل جاؤ مَیں مع بال بچہ مکان سے باہر نکل گئی۔اور آنحضرت ﷺ بھی باہر نکل آئے۔چنانچہ جس جگہ آپ کھڑے تھے۔وہاں سے دور دور کوئی اولہ نہیں پڑتا تھا۔اور نہ

کوئی بوند بارش کی۔اور جہاں مَیں کھڑی تھی۔وہاں بھی نہ مجھ پر اور میرے بال بچہ پر کوئی اولہ پڑتا تھا۔ الحمد للہ

خواب (69) کشف (23) درمیانی شب 7/8 جولائی 1905ء بروز جمعہ و ہفتہ

قبل از دو بجے شب جب تہجد کی نماز پڑھ رہی تھی۔اور سورہ فاتحہ پڑھ رہی تھی۔تو عالم کشف میں دیکھا۔کہ ایک مٹی کے گھڑے کا اوپر لا حصہ یعنی گلا پڑا ہوا ہے۔اور جب میں نے اُس گل کو اٹھایا۔تو اس کے نیچے پانی تھا۔اور ایک چھوٹا سا بچہ سفید کتے کا پاس کھیل رہا تھا۔وہ پانی وہ کُتا پینے لگا۔تو مَیں نے منع کیا۔پھر آواز آئی۔کہ اس کتےّ کو منع نہ کرو۔اور یہ پانی بہشت کا پانی ہے۔اور دیکھو اس سے کیسی خوشبو آتی ہے۔پھر جب تہجد پڑھ کر لیٹ گئی۔تو اس وقت بباعث سخت تکلیف کے دعا کر رہی تھی خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔مَیں نے عرض کی کہ تکلیف بہت ہے۔فرمایا کہ سنت اللہ یہی ہے۔کہ تکلیف کے بعد آرام ہوتا ہے۔اور ارشاد فرمایا کہ بچوں کو ان کی کھیل کے باعث سزا نہ دیا کرو بچوں کا کام ہے کھیلنا۔تمہاری اولاد نیک ہوگی۔پھر نظارہ اس طرح بدلا۔کہ ایک مکان ہے۔اُس میں چار عدد چار پائیاں بچھی ہوئی ہیں۔ایک بھائی صاحب نبی بخش میرے جیٹھ کی۔اور ایک نواب بی بی میری جیٹھانی کی۔اور ایک اُن کے بچہ کی اور ایک میری۔انہوں نے کہا۔کہ ہم والدہ صاحبہ مرحومہ کو ملنے آئے ہیں۔مَیں نے اپنا بستر بچھایا۔اوپر سفید چادر بچھائی۔لیکن پھر مَیں نے کہا۔کہ یہ جگہ گندگی کر دی ہے۔یہاں سے مَیں اپنی چار پائی اٹھا لیتی ہوں۔مَیں نے اپنی چار پائی اٹھا لی۔اور ایک دوسری کوٹھڑی میں جا کر دو بسترے کیے۔ایک اپنے لیے اور ایک اپنے خاوند کے لیے۔متصل ایک باغ تھا۔اُس میں ایک پانی کی نالی بہتی تھی۔جنابہ والدہ صاحبہ دولت بی بی ایک جگہ باغ میں بیٹھی تھی۔میری گود میں ایک بچہ تھا۔میں جنابہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف چلی۔اتنے میں وہاں ایک دایہ آئی۔اور کہا کہ اس بچے کو ریشم کے کپڑے پہناؤ۔اور مَیں خود اپنی طرف سے پہناتی ہوں۔مَیں کچھ نہ بولی۔اور جا کر اپنی والدہ کو کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔کہ کسی کے کپڑے نہ پہناؤ۔والدہ صاحبہ مرحومہ نے کہا۔کہ

گھڑی کی گھڑی کپڑے پہنالو۔ پھر اتار دینے ۔مَیں نے تھوڑی دیر کے لیے وہ کپڑے بچے کو پہنا دیے۔اور پھر اُتار دیے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا تھا کہ کسی کی چیز مت لو۔

الہام 12

بعدش الہام ہوا۔صدقہ اورزکوۃ دینا چاہیے۔ بعدش میرا خاوند آیا۔

اُس نے کہا کہ چاول بھگو کر نہ پکانے ۔گل جاویں گے۔اور رات کو صدقہ کھلاؤ۔ مَیں نے کہا۔ کہ مجھے پہلے ہی خبر ہے۔

خواب (70) درمیانی شب 8/9 جولائی 1905ء یوم منگل و بدھ

خواب میں دیکھا کہ میں موضع ملاّ اپنے میکے میں ہوں ۔اورایک عمدہ مکان میں بیٹھی ہوئی ہوں ۔ وہاں میرے پاس چند عورتیں آ گئیں جو کہ بظاہر دیکھنے میں کنجریاں یعنی بازاری عورتیں معلوم ہوتی تھیں۔مَیں اُس مکان سے نکل گئی ۔کیونکہ مجھے اُن کی صحبت سے نفرت تھی ۔جب باہر آئی ،تو دیکھا کے سامنے ایک بڑا تالاب پانی کا ہے۔اوراسکو عبور کرنا ہے۔اس فکر میں تھی کہ اس کو کیسے عبور کروں ۔کہ اتنے میں دو آدمی مسمیان مہرا۔گو ہر آ گئے۔انہوں نے اس طرح سے مجھ کو وہ تالاب عبور کرایا جس طرح کہ کوئی پرندہ اُڑ کر عبور کرتا ہے۔ بعدازاں مجھ کو ایک چار پائی پر آرام سے بٹھایا گیا اور کہنے لگے۔ کہ دیکھا کہ کس طرح بلا تکلیف اس تالاب کو عبور کر لیا ہے۔ پھر نظارہ خواب کا اس طرح بدلا۔ میری گود میں ایک لڑکا ہے۔جس کی عمر ابھی کچھ دنوں کی ہے۔اور میری درانی مہر بی بی بھی وہاں ہی ہے اُس بچے نے مہر بی بی کو سلام کیا۔ وہاں دیکھا کہ میرا والد وضو کرتا ہے۔اُس لڑکے نے کہا۔ کہ بابا جی سلام ۔انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ میں نے کہا یہ عبداللطیف ہے۔انہوں نے کہا یہ تو ابھی چند دنوں کا ہے۔اور باتیں کرتا ہے۔اُس بچہ کی شکل یعنی حُلیہ حسب ذیل ہے۔موٹی موٹی آنکھیں ۔گورا گورا رنگ ۔ پیشانی کشادہ۔نہایت خوبصورت ۔ پھر والد صاحب نے کہا کہ **اے بچے زندہ رہو۔سلامت رہو۔** اور اب باتیں نہ کر۔ پاس ہی فتح خان میرا بہنوئی کھڑا تھا۔ مَیں حیراں ہوئی۔ کہ ابھی تک چھلّے کے دن پورے نہیں ہوے،اور یہ باتیں کرنے لگا ہے۔پھر میں نے اسکو کہا۔ کہ کہو بے بے جی! اُس نے مجھ کو بے بے

جی کہا۔

خواب (71) درمیانی شب 13 / 14 جولائی 1905ء جمعرات وجمعہ

بوقت ایک بجے شب خواب میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا۔ کہ جس شخص نے میرے دوست مرزا غلام احمد مسیح موعود کی بیعت کی ہو۔ اُس کو اس قدر غصہ نہیں کرنا چاہیے۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ کو بچوں نے بہت ستایا تھا۔ اس واسطے میں نے غصّہ کیا تھا۔ فرمایا کہ بچوں کو مارنا نہیں چاہیے۔ اور نہ ہی غصّہ ہونا چاہیے۔ بچے معصوم جو چاہیں کریں۔ تم تو درود شریف کا ورد کرنے والی اور نماز پڑھنے والی ہو۔ پھر اتنا غصہ۔ ان بچوں کو اللہ تعالیٰ نیک کرے گا۔ ابھی ان کو کوئی گناہ نہیں ہے۔ بچوں کا کام ہے۔ کھیلنا۔ کودنا۔ ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک تو اپنے آپ کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے بچوں کو۔ پھر فرمایا۔ کہ جلال خاں اپنے دیور کو کہہ دو کہ صدقہ دیوے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص آٹھویں دن صدقہ دینے اور اچھی اچھی چیزیں پکا کر خدا کی راہ میں تقسیم کرنے۔ اور تہجد پڑھنے۔ اور درود شریف کا وظیفہ رکھنے کا عادی ہو۔ اسکو غصہ کر کے بچوں کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ درست نہیں ہے۔

خواب (72) 18 ستمبر 1905ء بروز پیر

بوقت صبح خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا۔ کہ جمعہ تک غسلِ صحت کرنا۔ اُس کے بعد نماز تہجد۔ اور درود شریف کا وساہ نہ کرنا۔ یعنی مداومت رکھنی۔

22 ستمبر 1905ء جمعہ مبارک

الہام 13

حُکمِ خداوندی ہوا بہت اچھے خوشبودار چاول کا پلاؤ پکا کر میرے نام پر دو۔

الہام 14

اور پھر نصیحت کے طور پر فرمایا۔ **کھانے پر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا یا منگوانا منع ہے۔ جو کچھ دو خالصاً للہ دو۔**

ایک ناراضگی کی حالت اور صورت میں حکم خداوندی ایک بڑے پُرُرعب آواز میں

الہام 15 صادر ہوا۔ **جلال خاں کے گھر کا کھانا مت کھاؤ۔وُہ بمنزلہٴ زہر کے ہے۔اپنے گھر کا کھانا کھاؤ وہ بمنزلہ سچے موتی کے ہے۔** مَیں نے عرض عاجزی سے کہا۔ کہ مَیں تو ان کے گھر کا کھانا مُدت سے چھوڑ دیا

الہام 16 ہوا ہے۔ پھر آواز آئی۔ **ابھی کل بٹیرے کھائے تھے۔**

نوٹ۔ پہلی رات عزیز جلال خان نے ہمارے گھر آٹھ بٹیرے بھیجے تھے۔ جو کہ پکائے گئے اور خواب بین نے بھی ایک بٹیرا کھایا۔

خواب (73) درمیانی شب 17 / 18 اکتوبر 1905ء بروز منگل و بدھ

واقعات قبل از خواب۔

کل رات میرے شوہر کو خواب میں روزِ محشر دکھایا گیا۔ مالك یوم الدین بشکل انسان ایک کرسی پر جلوہ افروز ہے۔ اور ہر ایک کا حساب کتاب لے رہا ہے۔ ہر ایک آدمی کو دو فرشتے پیش کرتے ہیں۔ ایک فرشتہ دائیں طرف کے بازو سے پکڑ کر اور دوسرا بائیں طرف کے بازو سے پکڑ کر پیش کرتے ہیں۔ میرا شوہر بیان کرتا ہے۔ کہ مجھ کو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اسی طرح پیش کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سوال کیا۔ کہ دنیا میں تم نے کیا کیا کام کیا۔ میرے شوہر نے جواب دیا۔ کہ حتی الامکان ہر ایک شریعت کے حکم کی پابندی کی۔ نماز پڑھی۔ اور روزہ رکھا۔ حج نہیں کیا۔ اس کا باعث یہ ہوا۔ کہ حج کی توفیق نہیں تھی۔ اس وقت ہر دو فرشتوں نے ہر دو بازوؤں پر خفیف سا مس کیا، جس سے نامعلوم خفیف سا بوجھ اُن بازوؤں پر معلوم ہوا۔ پھر سامنے ایک جگہ کھڑا کر دیا گیا۔ اسی طرح اور آدمی پیش ہوتے گئے۔ جو گناہگار ہوتے تھے۔ ان کو فرشتوں کے اُسی طرح مَس کرنے سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ اور اُن کے سینوں میں جلن پیدا ہو جاتی تھی۔ اور جو مومن ہوتے تھے ان کو کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی۔ پاس ہی ایک باغ تھا۔ اس میں مومن بھیج دیے جاتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ خواب بوقت 3 بجے شب حضرت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے بعد سلام عرض کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو ہر دو جہان کے بادشاہ ہیں۔ جناب ؐ کو ہر بات کا علم رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ عرض کرو۔ میں نے عرض کی کہ کل رات جو خواب میرے خاوند کو روزِ محشر کے بارے میں ہوا ہے۔ اسکی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا۔ کہ گناہگاروں کو اسی طرح سے فرشتے مس کریں گے۔ اور ان کو سخت تکلیف ہوگی۔ لیکن تمہارے شوہر کو تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ شکر کرو۔

کشف نمبر (23) درمیانی شب 17 / 18 اکتوبر 1905ء

جب کہ تہجد کی نماز پڑھ رہی تھی۔ سجدے میں غنودگی سی آ گئی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے عرض کی۔ کہ مَیں نے آخرت کی تیاری کے لیے کچھ سرمایہ جمع نہیں کیا۔ فرمایا کہ اسی طرح لگی رہو۔ کافی سرمایۂ ہے۔ پھر فرمایا کہ عزرائیل فرشتہ کے وقت سے ڈرنا چاہیے۔ وہ بڑا سخت فرشتہ ہے۔ اور اُس کا بڑا اختیار ہے۔

خواب (74) درمیانی شب 12 / 13 نومبر 1905ء و بروز اتوار و پیر

بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری لڑکی کو آج ہی صحت ہونی شروع ہو جاوے گی۔ الحمد اللہ کہ صبح ہوتے ہی لڑکی کو جو کہ رات کو قریب المرگ (بیماری بچوں والی سے) ہو گئی تھی۔ اور جس کی صحت کے لیے دعا مانگ کر سوئی تھی۔ آرام ہونا شروع ہوا۔ دن بھر میں اس قدر آرام ہو گیا۔ کہ بالکل تندرست معلوم ہونے لگی۔

خواب (75) درمیانی شب منگل و بدھ 21 / 22 نومبر 1905ء

بوقت 2 بجے شب دیکھا۔ کہ مَیں ایک دریا کے کنارے کھڑی ہوں۔ پانی نہائت ہی صاف و شفاف ہے۔ اور عام مخلوقات یعنی مرد عورت۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، جھوڈ، لڑکے، بچے، گائیں بھینس، اونٹ وغیرہ غرض یہ کہ ہر قسم کے انسان اور حیوان اس دریا کو عبور کر رہے ہیں۔ مَیں کنارے پر

الہام 17 اس تردّد میں کھڑی ہوں کہ دریا میں اُتروں یا نہ اُتروں ۔اُس وقت غیب سے ہاتف نے آواز دی ۔ **6 بجے شام اس دریا میں سخت سیلاب آئے گا۔اور جو جو اس میں داخل ہوگا۔ یا ہے سب کے سب غرق ہو جاویں گے**۔اُس وقت گھڑیال نے 6 بجائے اور اُدھر سے سیلاب کی موہری ایک میل پر آتی دکھائی دی۔اس تیز رو موہری سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔دور سے موہری کو آتے دیکھ کر کل مخلوقات نے حال دوہائی شروع کردی۔کہ اب نہیں بچ سکتے۔سیلاب کی آمد سخت ڈراونی اور خوفناک تھی۔مجھے فکر پیدا ہوا کہ اب مَیں کیا کروں۔پھر ندا آئی۔**کنارے پر کھڑے ہو جاؤ۔**مَیں پیچھے ہٹ کر کنارے پر کھڑی ہوگئی۔اتنے میں وہ زور کے پانی کا دھکّا آیا۔کہ سب کے سب جو اُس دریا میں تھے غرق ہو گئے۔پھر میرے دل میں خیال گذرا۔کہ اگر میں بھی غرق ہو جاتی۔تو کیا ہوتا۔کیونکہ ابھی تک میں نے

الہام 18 آخرت کے لیے کوئی ذخیرہ جمع نہیں کیا۔اور نہ کوئی تیاری کی ہے۔اسی فکر میں تھی۔کہ پھر ندا آئی کہ **جس طرح کی تیاری کر رہی ہو۔کرتی جاؤ۔ابھی تمہارے لیے بہت وقت ہے۔اور جب کہ تم اس تنگی کی حالت میں اپنی طاقت سے بڑھ کر میرے نام پر خرچ کرتی ہو۔اور عمدہ عمدہ کھانے پکا کر دیتی ہو۔مَیں تم پر بہت راضی ہوں بہت تھوڑا وقت تنگی کا رہ گیا ہے۔جلدی خوشحال ہو جاؤ گے پھر یہ فرض بھی اتار لینا۔اور جس طرح دل چاہے۔خرچ کرنا۔اور اپنی والدہ مرحومہ کا فکر مت کیا کرو اور غمگین مت ہو۔وہ اچھی جگہ اور اچھی حالت میں ہے۔**واپسی کے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسی جگہ پر ملے۔ جہاں ہر طرف سے خوشبو ہی خوشبو آتی تھی۔اور بڑے بڑے عالیشان محل اور باغات اور مکانات تھے۔ مَیں نے عرض کیا۔کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ہے۔(**زندگیوں کا خاتمہ**) اس سے کیا مراد ہے۔آپ نے فرمایا کہ واقعی خلقت کی حالت اس نوبت تک پہنچ گئی ہوئی ہے۔کہ فنا کا وقت ان پر آنے والا ہے۔بیماری اور طرح طرح کی تکالیف سے اور عذاب سے ان کی جانیں ضائع ہونگی۔یہ سُن کر میں بہت ڈر گئی۔آپ نے فرمایا۔کہ اس مکان میں جہاں تم رہتے ہو۔سب جگہ دوائی (**فنائیل**) چھڑک دو۔کوئی جگہ کوئی گوشہ کوئی مکان کا حصہ خالی نہ رہے۔بدررَو میں بھی چھڑک دو۔

وہاں حافظ محمد شفیع عزیز القدر ارمحمد شاہسوار خان کو قرآن پڑھا رہا تھا۔ اور وہاں وہ عورت بھی موجود تھی جس کو میں مستحق سمجھ کر ہر ہفتہ روٹی دیتی ہوں۔ وہ عورت میرے شوہر سے کوئی خط لکھا رہی تھی۔ جب خط لکھا چکی۔ تو اس عورت نے میرے شوہر کو ایک پیسہ دینا چاہا۔ میرے شوہر نے لینے سے انکار کیا، اور کہا۔ کہ تم کو کچھ برائے خدا دینا ہے، نہ کہ لینا۔ حافظ محمد شفیع نے کہا۔ کہ اِس عورت کو کچھ نہ دیا کرو۔ اس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ نہیں اس عورت کو ہی دیا کرو۔ یہ عورت مستحق ہے۔ البتہ ان اشخاص کو صدقہ نہیں دینا چاہیے۔ جو کہ گلیوں میں اونچی اونچی ہانکیں لگا کر مانگتے ہیں۔ دہ مستحق صدقہ نہیں ہوتے ہیں۔ مَیں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سیلاب کا واقعہ بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ واقعی خلقت کی حالت اس درجہ پر پہنچ چکی ہوئی ہے کہ یہ غرقاب ہو جاویں۔ اور تم بڑے خوش نصیب ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے وہ باتیں بتا دی ہیں۔ جو کہ وہ کسی کو نہیں بتلاتا۔ اور اُس کی اپنی راز کی باتیں ہوتی ہیں۔ یعنی آنے والے واقعات۔ پھر نظارہ اس طرح بدلا۔ کہ اُس جگہ سے ایک اور جگہ ہے۔ جہاں حضرت مامور من اللہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اور بڑے عالیشان باغ میں عام لوگوں کو وعظ اور نصیحت فرما رہے ہیں اور موجودہ زمانہ کے فِتن اور بُرائیاں بیان فرما رہے ہیں۔ پھر مَیں بیدار ہو گئی ہے۔

خواب (76) درمیانی شب 23۔24 نومبر 1905ء جمعرات و جمعہ

بوقت شب خواب میں دیکھا۔ کہ جس جگہ میں نماز پڑھا کرتی ہوں۔ اس چونکی کے نیچے ایک سانپ ایک بالشت لمبا پتلا سا نکلا ہے۔ مَیں اور میری ہمشیرہ مسمات جیواں بیگم نے اُس کو مارنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ سانپ ہماری مار تلے نہ آتا تھا۔ اِدھر اُدھر چھلانگیں مارتا پھرتا تھا۔ اور دوڑتا تھا۔ مجھ کو خیال گذرا کہ جہاں ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اور جہاں بچے کھیلتے ہیں۔ اُس جگہ سے سانپ کا نکلنا اچھا نہیں ہے۔ اور اب وہ مار بھی نہیں کھاتا۔ مَیں نے اس وقت ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔ کہ اے باری تعالیٰ اس سانپ سے بچائیو! اتنے میں وہ سانپ چھلانگیں مارتا ہوا باہر نکل گیا۔ اور جہاں ہم کوڑا کرکٹ ڈالا

کرتے ہیں۔ اُس گوشہ میں جا بیٹھا۔ اِدھر اُدھر تڑپنے لگا۔ ناگہاں آسمان سے ایک چڑیا آئی۔ اور کہنے لگی کہ یہ تم سے مارنہیں کھائیگا۔ اس کو میں ہی ماروں گا۔ اتنے میں وہ چڑیا سیاہ زاغ کی صورت بن گئی۔ اور فی الفور اس سانپ کو چونچ میں پکڑ لیا۔ اور نگل گیا۔ اس کے بعد وہ جانور اُڑ گیا۔ وقت اڑھائی بجے رات کا تھا۔ پھر میں نے اٹھ کر تہجد پڑھنے شروع کر دیے۔

خواب (77) درمیانی شب 25/26 نومبر 1905ء یوم ہفتہ و اتوار

بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اور آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ مجھ کو بھی روزہ تھا۔ آپ نے کھجوریں مرحمت فرمائیں۔ اور فرمایا کہ اِس سے روزہ افطار کرو۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ آپ ہر دو جہان کے بادشاہ ہیں۔ اس لیے اس قسم کے میوہ آپ کو ملتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو نمازیں اور نوافل پڑھے جاتے ہیں وہی میوے بن جاتے ہیں۔ یہی میوے ہوتے ہیں۔ جو ملتے ہیں۔

خواب (78) درمیانی شب 26/27 نومبر 1905ء اتوار و پیر

خواب میں اپنی والدہ مرحومہ کو دیکھا۔ کہ خوش خوش ملے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ اتنی دفعہ تُو مجھ کو ملی ہے۔ مَیں نے کبھی دریافت نہیں کیا۔ کہ مرنے کے بعد تمہارا کیا حال ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ سے حساب کتاب نہیں لیا گیا۔ مَیں بڑے آرام میں ہوں۔ اور مَیں اس جگہ میں ہوں۔ جہاں مومن ہوتے ہیں۔ وہاں مجھ کو ایک جگہ نماز پڑھنے کے لیے ملی ہوئی ہے۔ بڑے مزے سے گزرتی ہے۔ مَیں نے کہا کہ بغیر تمہارے میرے بڑے ہرج ہیں۔ تم یہاں ہی ہمارے پاس رہو۔ تو اس نے جواب دیا۔ تمہارے ہرج پڑے ہوں۔ مَیں اب یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور تھیں۔ ایک برکت بی بی مرحومہ۔ اور ایک کوئی اور تھی۔ برکت بی بی مرحومہ نے کہا کہ آؤ مائی چلیں۔ میری والدہ مرحومہ نے اُس وقت کھانڈ اور چاول تقسیم کیے اور چلی گئی۔ یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس قسم کے میوے کھانے کو

ملتے ہیں۔ جو کبھی نہیں کھائے تھے اور جیسے میوے ایک دفعہ تم کو میں نے دیے تھے۔

خواب (79) درمیانی شب 6/7 دسمبر 1905ء بدھ جمعرات

الہام 19 بوقت 2 بجے شب جب کہ میں سوئی ہوئی تھی۔ ندا آئی۔ **جس کی باری اب پاس ہونے کی ہے۔ وُہ چلے۔** میں یہ نِدا سن کر خواب میں ہی بیدار ہوئی۔ اور جس جگہ کی طرف جانے کا اشارہ تھا۔ اُس طرف روانہ ہوئی۔ آگے دیکھا۔ کہ بڑا وسیع میدان ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر مَیں نے عرض کی۔ کہ اے میرے پروردگار مَیں حاضر ہوں مجھ کو پاس کر دے۔ وہاں سے ایک ندا آئی۔ الہام 20 **میرے پیارے مصطفی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی وساطت سے عرض کرنی چاہیے۔ اُن کی شفاعت کے بغیر پاس نہیں ہو سکتی۔** وہاں سے ہٹ کر مَیں ایک باغ کی طرف روانہ ہوئی۔ دیکھا کہ ایک بہت بڑا باغ ہے۔ اور قسما قسم کے درخت پھلدار ہیں۔ درخت کیلا اور انار کثرت سے ہے۔ کیلے کے خوشے ہرے ہرے ہیں۔ اور کچھ پھول بھی لگے ہوئے ہیں۔ ایک عورت محافظہ بیٹھی ہوئی ہے۔ مَیں نے ایک پھول کو ہاتھ لگانا چاہا۔ لیکن اس محافظہ نے کہا۔ کہ یہ باغ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ اور دیکھ جس پھول کو تو ہاتھ لگانا چاہتی ہے۔ اس میں کس کثرت سے زنبور ہیں۔ یہ سیاہ زنبور کاٹ کھاتی ہیں۔ مَیں نے کہا۔ کہ ہم بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق داروں سے ہیں۔ اور جب مَیں پھول کو ہاتھ لگاؤں گی۔ تو زنبور اُڑ جائیں گی۔ یہ کہہ کر میں نے پھول کو ہاتھ لگایا۔ کُل سیاہ زنبور اُڑ گئے۔ جب مَیں نے ہاتھ اٹھا لیا تو پھر سب کے سب آ کر بیٹھ گئے۔ جب مَیں وہاں سے آگے کو گئی۔ تو دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس باغ میں ٹہل رہے ہیں۔ مَیں نے جا کر عرض حال کیا۔ اور عرض کی۔ کہ میں پاس ہونے کو گئی تھی۔ لیکن حکم ہوا ہے۔ کہ بغیر شفاعت آپ کے پاس نہیں ہو سکتی۔ حضور مقدس میرے ساتھ چلیں۔ تب میں پاس ہو سکتی ہوں۔ یہ سن کر حضور رحیم کریم میرے ہمراہ چلنے کو تیار ہوئے۔ چلتے چلتے جب اُس میدان میں پہنچے تو کنارے پر کھڑے ہو کر حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی کہ اے میرے قادر خدا اے میرے مولیٰ! یہ عورت حاضر ہے۔ مَیں سفارش کرتا ہوں۔ اسے پاس کر دو۔ آسمان سے آواز آئی۔ الہام 21 **یہ عورت نماز روزہ کی پابند ہے۔ اور یہ**

تہجد بھی پڑھتی ہے۔اس لیےاس کے عمل قبول کر کے ہم اس کو پاس کرتے ہیں۔ یہ خوشخبری سن کر اور شکر ادا کر کے مَیں حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ واپس باغ کو آئی ۔آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ کہ اس ذات پاک نے تم پر بڑا رحم کیا۔اور پاس کر دیا ہے۔ پھر خواب کا نظارہ اس طرح بدلا۔کہ مَیں ایک مسجد کی طرف نماز پڑھنے چلی ہوں۔اوراس مسجد کی پوڑیوں میں مسمات مہتاب بی بی زوجہ حسن الدین بستہ بردار بیٹھی ہوئی ہے۔اور دو تین آدمی اُس مسجد میں اس طرف کھڑے ہیں۔جس طرف پانی وغیرہ رکھا ہوا ہے۔اُن آدمیوں نے میری طرف گھورنا شروع کیا۔ مَیں نے اپنا منہ سر پردہ میں چھپایا ہوا تھا۔اسی حالت آنکھیں بند کی ہوئی میں لوٹا مٹّی کا اُٹھالائی۔اور پانی بھر کر وضو کرنے لگی۔تو مسمات مہتاب بی بی نے کہا۔کہ یہ آدمی آپ کی طرف گھورتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ فضول کوشش کرتے ہیں۔ یہ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے۔پھر مَیں نے وضو کر کے اس مسجد میں نماز ظہر ادا کی۔

خواب (80) 10 / 11 دسمبر 1905ء یوم اتوار و پیر

کیفیت قبل از خواب۔

بوقت 8 بجے شب میں لڑکی کو سُلانے لگی۔تو ذرا سی غنودگی آ گئی۔کیا دیکھتی ہوں۔کہ ایک موقع پر ہیں اور دو عورتیں اور ہیں۔اور ایک اور تیسری عورت ایک دریچہ سے گذرنے لگی۔تو وہ عورت چلائی اور کہا۔کہ سڑ گئی۔بچالو۔ جب اُس عورت کی طرف دیکھا۔تو اُس کا چہرہ اور منہ الگ سے جھلسا ہوا معلوم ہوا۔مَیں نے اُن ہر دو عورتوں کو کہا کہ یہ بچاری چلّا رہی ہے۔اس کو بچاتی کیوں نہیں۔تو ان عورتوں نے کہا۔کہ یہ عورت بدکار تھی۔اور بدکاروں کی سزا یہی آگ ہے۔اب اِس کو بچاوے کون؟ مَیں اُس کی حالت بُری دیکھ کر اور اُن عورتوں کی بات سن کر گھبرا کر استغفار پڑھتی ہوئی جاگ اُٹھی۔اُس کے بعد رات کو جو خواب آیا۔وہ حسب ذیل ہے۔

خواب۔

بوقت 2 بجے شب خواب میں دیکھا۔ کہ میرا خاوند بستر خواب سے اٹھا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کاغذ لاؤ۔ مَیں نے ایک خاص کام کے لیے کہیں جانا ہے۔ اور تین بجے کے بعد واپس آجاؤں گا ۔ میری واپسی پر حلوا تیار رہے۔ آکر کھاؤں گا۔ مَیں خواب ہی میں اٹھی۔ اور کاغذ نکال کر دیا۔ اور مَیں نے سوچا کہ جہاں نماز پڑھا کرتی ہوں۔ اُس جگہ ہی سامان حلوا بنانے کا لے چلوں اور آگ وغیرہ جلا کر حلوہ بناتی رہوں۔ اُس جگہ ہی نفل پڑھوں گی۔ اور ساتھ ہی حلوا تیار ہوتا رہے گا۔ جب میں نماز والی چونکی کے پاس گئی۔ تو وہاں دیکھا۔ کہ بہت اچھا نفیس فرش ہوا ہوا ہے۔ اور رویل کے پھولوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ اور ایک عورت نئی دُلہن بنی ہوئی پھولوں کے ہار پرو رہی ہے۔ وہاں مجھ کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں تم پر بہت خوش ہوں۔ جو سیب، اور کیلا اور دیگر عمدہ عمدہ چیزیں میرے نام پر تُم نے دی ہیں۔ وہ مَیں نے قبول کر لی ہیں۔ اُن کے عوض میں تم کو جنت میں باغ دوں گا۔ جس میں اسی قسم کے میوہ دار درخت ہوں گے۔ اور بڑے بڑے آرام دوں گا۔ دوزخ کی بھاپ اور آگ سے بچاؤں گا۔ اس وقت غیب سے ایک ہاتھ نکلا اور قرآن شریف کا سیپارہ پہلا میرے آگے رکھ دیا۔ اور حکم دیا کہ اسکو پڑھ۔ مَیں نے عرض کی۔ مَیں پڑھی نہیں ہوں۔ فرمایا کہ تم ضرور پڑھو گی پہلے سیپارہ کے پڑھنے میں صرف تھوڑی ہی تکلیف اور دقت ہوگی۔ بعد میں کُل قرآن شریف خود بخود پڑھ لے گی۔ اس قرآن شریف میں بڑی بڑی نصیحتیں ہیں۔ اب بھی تیرا درجہ بڑا ہے۔ لیکن جب قرآن شریف پڑھ لے گی۔ تو پھر درجہ میں بڑی ترقی ہوگی۔ بڑے بڑے معارف اس سے کھلیں گے۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ مجھ کو تو فرصت بھی نہیں۔ مَیں کس طرح قرآن شریف پڑھوں گی۔ فرمایا کہ تو بوڑھی ہو کر پڑھے گی۔ ابھی تم نہیں پڑھ سکتی ہو۔ اور حافظ محمد شفیع تم کو پڑھائے گا۔ مَیں نے عرض کی۔ کہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ جو بادشاہ ۞ یہاں سے ریل کے راستے گذر کر جموں گیا ہے۔ اس کی کرسی چاندی کی۔ اور اُس کی بیوی کی سونے کی ہے۔ اے میرے مولا تو نے کتنے بڑے بڑے آدمی پیدا کیے ہیں

۞ Sir Pratap Singh, Maharaja of Jammu and Kashmir

Reign: 12 September 1885 - 23 September 1925

فرمایا۔ کہ اس وقت یہ آدمی بڑے معلوم ہوتے ہیں۔لیکن مرنے کے بعد ذلیل ہونگے ۔اورتم مرنے کے بعد خوش ہوگے۔اور یہ سب کچھ ان کو مَیں نے ہی دیا ہوا ہے۔اگر چاہوں۔تو ایک پل میں چھین کر فقیر کردوں۔تم پر بھی بڑا افضل ہوگا۔اس وقت میرے سامنے ایک بڑا ڈھیر روپیوں کا نمودار ہوگیا۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ اس قدر دنیاوی دولت بھی دوں گا۔کہ خوش ہوجاؤ گے۔مَیں نے عرض کی۔اے میرے قادر مطلق خدا میرا خُسر بیان کرتا تھا۔کہ اس شاہزادہ کے ہمراہ ایک انگریز (کرنل ڈنلوپ سمتھ پرائیوٹ سکریٹری وائسرائے بہادر ۞) آوے گا۔مَیں اُس کے پاس سفارش کرکے اپنے بیٹوں کو ترقی دلواؤں گا۔لیکن اب وہ ہمراہ نہیں آیا ہے۔لیکن میرے شوہر کا خیال تھا کہ اگر وہ انگریز آتا تو ضرور کامیابی ہوجاتی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ اُس انگریز کو مَیں نے ترقی دی ہوئی ہے۔اور جو خود محتاج ہے۔وہ دوسرے کا کب حاجت روا ہوسکتا ہے۔انسان پر بھروسہ کرنا بڑی غلطی ہے۔سب کو رزق مَیں ہی دیتا ہوں اور مجھ سے ہی مانگنا چاہیے۔پھر مَیں نے عرض کی۔اے میرے قادر مطلق خدا۔تو نے خلقت پر رحم کرکے اپنا پیارا مامور بھیجا تھا۔جس نے حق تبلیغ ادا کرکے لوگوں کو راہ ہدایت سکھایا ہے۔اور اسی کی طفیل ہم بھی مومن بنیں۔لیکن ابھی تک ہم بالکل کمزور اور کچے ہیں اور سُنا گیا ہے۔کہ اب وہ مامور تیرے حکم سے اس جہان کو چھوڑنے والا ہے۔ہم لوگ کیا کریں گے۔ہم کو تو اس پاک امام سے بڑا پیار ہے۔فرمایا۔کہ مامور کا فرض ہوتا ہے تبلیغ کرنا۔اور لوگوں کو راہ ہدایت دکھانا۔اب اس نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔اور تمہارا ایمان کامل ہے۔اور تم نے اور تمہارے شوہر نے بعد بیعت اچھا نمونہ دکھایا ہے۔تم کو کچھ فکر نہیں کرنا چاہیے۔پھر نظارہ اس طرح بدلا کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں ہوں۔آپ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔اور کثرت سے لوگ ہیں۔کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے ہیں۔اور کچھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں۔میں نے **السلام علیکم** عرض کیا۔اور پھر عرض کیا کہ یا رسول

۞ Col. James Dunlop Smith,Private Secretary to the Viceroy, Lord Minto, (1905-1910)

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو مبارکباد دو۔ آج اللہ تعالیٰ سے یہ یہ باتیں ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا سو بار مبارک ہو۔ خاص فضل ہے۔ جس پر چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ مَیں نے عرض کیا۔ حضرت! یہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا۔ یہ سب میرے دوست ہیں۔

دوسری خواب

اللہ دتا ملازم مرحوم نے آواز دی۔ کہ چوہدھری جی زلزلہ آوے گا۔ خبردار! اس اثناء میں سخت زور کا دھکا لگا۔ یہاں تک کہ کوٹھے کی کڑیاں تڑکنے لگیں ہیں اور مسمات جیواں بیگم میری ہمشیرہ سجدے میں گرگئی۔ اور میرے شوہر نے کہا۔ کہ تم حکم کی تعمیل خوب کرتی ہو۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو حکم دیا تھا۔ کہ جس وقت زلزلہ آوے۔ فوراً سجدے میں گر جاؤ۔ جب بھونچال آتا ہے۔ تو تم فی الفور سجدے میں گر جاتی ہو۔ اسی خوف سے جاگ اُٹھی۔

کشف نمبر (24) درمیانی شب 12/13 دسمبر 1905ء یوم منگل و بدھ بوقت شب

جب کہ آٹھویں رکعت نفلوں کی پڑھ رہی تھی۔ اور سجدے میں تھی۔ کہ عالم کشف میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار دیکھا۔ اور سب اصحاب پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب کہیں باہر کسی کام کے لیے جایا کرو۔ تو اکیلے مت جانا۔ یہ چاروں اصحاب آپ کی راہبری اور حفاظت کے لیے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ یہ آپ کے ہمراہ جایا کریں گے۔

خواب (81) درمیانی شب 20 / 21 دسمبر 1905ء یوم بدھ و جمعرات

الہام 22

خواب میں دعا مانگ رہی تھی کہ یا الٰہی میرے شوہر کے فکر قرضہ کو دور کر۔ ندا آئی **وہ فکر سے چار بجے اٹھ کر نفل نہیں پڑھتا۔**

خواب (82الف) درمیانی شب 2 / 3 جنوری 1906ء یوم منگل و بدھ (بمقام موضع ملا)

کیفیت قبل از خواب

2 جنوری 1906ء بوقت 12 بجے ٹانگ میں درد اٹھا۔جس نے چلنے پھرنے بیٹھے اٹھنے سے تنگ اور لاچار کیا۔ بہت سی دوائیں کیں۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ رات کو بھی تکلیف سخت ہوئی۔ ارادہ کیا۔ کہ کل صبح گُل لگوادیا جاوے۔ پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں عاجزی سے دعا کی۔ کہ اے شافیِ مُطلق یہ درد رفع ہوجاوے۔ رات کو خواب حسب ذیل آئی۔خواب بوقت صُبح قبل از نماز فجر خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔فرمایا۔ کہ درد کا آرام ہوجاوے گا۔تھوڑی سی تکلیف تھی۔ جو کہ ہوچکی ہے۔اب صحت ہوجاوے گی۔الحمد للہ کہ صبح بغیر کسی دوائی کے آرام ہوگیا۔

خواب (82ب) درمیانی شب 5/6 جنوری 1906ء (بمقام موضع ملا)

کیفیت قبل از خواب :: رات کو ہمارے گھر میں ایک مسکین غریب بچی جو کہ خالص یتیم تھی۔ مہمان آئی۔ کثرت مہمانوں کے جب گھر میں کوئی چار پائی باقی نہ تھی۔ اس لیے رات کو زمین پر اسکے لیے چھوٹی پرالی ڈال کر بستره کیا گیا۔ میرے دل میں اُس وقت خوف پیدا ہوا۔ کہ یتیم لڑکی زمین پر سوئی ہوئی ہے۔اور ہم چار پائیوں پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم پر ناراض ہوجاوے۔ اس
الہام 23 خیال سے میرے دل پر کپکپی چھا گئی۔ اور دل دھڑکنے لگا۔اِسی خوف میں سوگئی۔تو ندا آئی۔ **تیرے دل میں میرا خوف اس قدر ہے۔اس لیے تجھ پر ایمان اُترتا ہے۔**

خواب (83) درمیانی شب 17/18 جنوری 1906ء۔یوم بدھ و جمعرات

بوقت 3 بجے شب خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور آپؐ نے تبسم فرما کر دریافت فرمایا کہ آج تک کس قدر کشف ہوئے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ کہ تھوڑے ہیں۔ زبانی یاد نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ بہت ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ تمہارے خسر نے جو سُستی اختیار کی ہے۔اس کا انجام اچھا نہیں ہے۔

خواب (84) درمیانی شب 19 / 20 جنوری 1906ء

بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا آسمان سے ابھی اُترے ہیں۔ فرمایا کہ جس وقت تحصیل داری کا حکم آوے گا۔ اُس وقت سب طرف سے مبارکیں ملیں گی۔ تم نے شکرانے کے نفل پڑھنے۔

خواب (85) درمیانی شب 23 / 24 جنوری 1906ء بدھ و منگل

بوقت 3 بجے شب خواب میں دیکھا۔ کہ میرا شوہر اور ایک اور احمدی بھائی ہر دو کُرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہ اتنے میں ایک شخص ایک کاغذ ہاتھ میں لیے ہوئے آیا۔ اور میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ یہ کاغذ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمہاری بیوی کی طرف بھیجا ہے۔ اس کو پڑھ کر سُنا دو۔ یہ بات کہہ کر وہ آدمی چلا گیا۔ میرے شوہر نے وہ کاغذ اُس دوسرے احمدی بھائی کو دے کر کہا کہ پڑھ کر سنا دو۔ اس نے وہ کاغذ پکڑ لیا۔ اور دیکھ کر کہا۔ کہ یہ کاغذ مَیں نہیں پڑھ سکتا۔ اس کاغذ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ میرے شوہر نے کہا کہ یہ کاغذ مجھ کو دو۔ مَیں پڑھتا ہوں میرے شوہر نے وہ کاغذ پڑھ کر سنایا۔ کہ مسمّاۃ رمضان بی بی (عورت خواب بین) ایک اچھی عورت ہے۔ اس میں یہ صفات ہیں۔ نماز تہجد کی پابند اور خوفِ خدا دل میں بھرا ہوا۔ اور شریعت کے بموجب پردہ کی سخت پابند ہے۔ مَیں نے پوچھا۔ کہ میری بہن مسمات جیواں بیگم کی بابت بھی کچھ لکھا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ پھر خط کو دیکھا۔ تو اس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا۔ کہ مسمات جیواں بیگم بھی ایک اچھی عورت ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ کوئی شیطانی کاروائی نہ ہو۔ پھر مَیں نے دعا کی۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ کاغذ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری طرف تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری وساطت سے تم کو یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ اور پھر یہ بھی ساتھ ہی فرمایا۔ کہ نماز تہجد ٹھیک چار بجے اٹھ کر پڑھا کرو۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! قربان جاؤں۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ قحط پڑنے والا

ہے۔آپ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو۔ میں نے آنکھیں بند کیں۔ پھر حکم دیا۔ کہ کھولو۔ جب میں نے آنکھیں کھولی۔تو دیکھا کہ ایک بُھورہ تین چارمیل میں بچھا ہوا ہے۔اوراس پر سفید غلّہ گندم پڑی ہوئی ہے۔آپ نے فرمایا کہ یہ غلہ تمہارے لیے ہے۔ پھر تم کو قحط کا کیا ڈر۔ مَیں نے عرض کی کہ ابھی یہ غلہ کچھ وَترا ہے۔ جب خشک ہوگا۔تو اندر رکھ لوں گی۔

خواب (86) درمیانی شب 3/ 4فروری 1906ء یوم ہفتہ واتوار

کیفیت قبل از خواب: عرصہ تین یوم کا ہوا ہے۔ کہ مَیں نے خواب میں اپنے شوہر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اورنماز پڑھنے کے بعد دیکھا۔ کہ انگلیوں پر کچھ شمار کررہا ہے۔ شمار کرتے کرتے کچھ دیوانوں کی سی حرکتیں شروع کردیں۔ آخر کاراسی چٹائی پر جس پرنماز پڑھی تھی۔ بے ہوش ہوگیا۔ اور رنگ زرد ہوگیا۔ یہ واقعہ خواب میں موضع ملا کا معلوم ہوتا تھا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دُعا کی۔ اورایک لوٹا میں گرم پانی لے کرچھینٹیں مارنی شروع کردیں اورکلمہ شریف پڑھ کر سر پر پانی ڈالنا شروع کیا۔اوردل میں خیال کیا۔ کہ اگراللہ تعالیٰ پھر میرے شوہرکو زندہ کرکے ملادے۔تو مَیں جلیبیاں اس کے نام پر تقسیم کروں۔ پھر خیال گذرا کہ یہ گاؤں ہے یہاں جلیبیاں کہاں۔ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک بکرادوں۔فی الفور میرے شوہر نے آنکھیں کھول دیں۔اورمیں نے اپنی ہمشیرہ مسمات جیواں بیگم کو کہا۔ کہ کہیں سے بکرالاؤ۔اوراپنے بھائی علی گوہرکو بھی کہا۔لیکن میں نے یا مسمات جیواں بیگم نے کہا۔ کہ عید کے روز ذبح کریں گے۔ نیاز کی نیاز اورقربانی کی قربانی ہوجاوے گی۔صبح کو اٹھ کر مَیں نے یہ خواب اپنے شوہر سے بیان کی تو وہ تردّد میں پڑ گئے۔ کیونکہ قربانی کرنے کی نیت نہ تھی۔ اورصدقہ کی مقدرت نہ تھی۔ چنانچہ میرے شوہر نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دُعا کرو۔ اگرقربانی کے لیے اللہ تعالیٰ حکم کرے گا تو پھر دیں گے۔خواہ تکلیف ہو یا نہ ہو آج رات کو دعا کی گئی۔تو حسب ذیل خواب آیا۔

خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے قربانی کے بارے میں عرض کیا۔تو آپؐ نے فرمایا کہ تم شُکر نہیں کرتے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت تمھاری دعا سن لی۔اورتمھارے

خاوند کو صحت دے دی۔ اُس وقت جو تم نے پانی گرم کلمہ شریف پڑھ کر چھڑکا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں القا کیا تھا۔ اور پھر جو وعدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس وقت کیا تھا۔ اُس کو پُورا کرنا چاہیے۔ یہی نہیں بلکہ ہم نصیحت کرتے ہیں۔ کہ جب تک تو زندہ رہے۔ ہر سال قربانی دیا کرنا۔ اب بھی دو۔ جہاں اتنا خرچ کرتے ہو۔ وہاں یہ بھی خرچ کر دینا۔

الہام (24) ندا۔ درمیانی شب اتوار و پیر 4/5 فروری 1906ء

الہام 24

ہر ایک دکھ اور مصیبت کے وقت اور کسی حاکم کے پاس جاتے وقت یہ دُعا پڑھا کرو۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي

خواب (87) درمیانی شب 6/7 فروری 1906ء یوم منگل و بدھ

بعد نماز تہجد بوقت 4 بجے صبح سوگئی۔ تو خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے آنے والے زلزلہ کی بابت عرض کی۔ فرمایا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زلزلہ کے بارے میں الہام ہو رہے ہیں۔ زلزلہ ضرور آئے گا۔ مَیں نے عرض کی کہ کس طرح۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس طرح پہلے بتلایا ہوا ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ پھر ہم لوگ کیا کریں۔ فرمایا جو پہلے حکم دیا ہوا ہے۔ مَیں نے عرض کی۔ کہ بڑی گھبراہٹ کا وقت ہوگا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ فضل مانگو (ملاحظہ ہو خواب نمبر 68 مورخہ 10 مئی 1905ء) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بکرا کیوں باندھ رکھا ہوا ہے۔ اس کو ذبح کیوں نہیں کر دیتے۔ بعد ازاں آپ نے ایک ٹُک کھجوروں کا عطا کیا۔ اور فرمایا کہ اس کو کھاؤ۔

خواب (88) درمیانی شب 14/15 فروری 1906ء بدھ و جمعرات

پہلی دفعہ بوقت نیم شب خواب میں دیکھا۔ کہ عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ اور احمدی عید کی نماز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ادا کر رہے ہیں۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے۔ اور لوگ چلے گئے۔ تو مَیں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جلال خان کو کہہ دو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں عمدہ

عمدہ چیزیں پکا کر دیوے۔ اور صدقہ بھی دے۔ اور تم بھی اچھی اچھی چیز اللہ تعالیٰ کے واسطے پکا کر دو۔ اور قربانی ہمیشہ دیا کرو۔ یہ دن بڑے سخت ہیں۔ بہت خیرات دینی چاہیے۔ جب مَیں رخصت ہو کر گھر آئی۔ تو دیکھا۔ کہ گھر میں بڑے بڑے عمدہ اور مزیدار کھانے مثلاً سیویاں، پُلاؤ، گوشت، روٹی وغیرہ پکی ہوئی تیار ہیں۔ جب میں کھانا کھانے میں مشغول ہوئی۔ تو اس وقت ایک سائل آیا۔ اور اُس کے ساتھ دو بچے تھے۔ اس نے میرا کھانا دیکھ کر بڑی حسرت سے کہا کہ کاش ہماری قسمت میں بھی ایسے کھانے ہوتے۔ مَیں نے یہ سُن کر وہ سب کے سب کھانے اس کے حوالے کر دیے۔ اور اس سوالی نے مع اپنے بچوں کے خوب سیر ہو کر کھایا۔ اور دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ مَیں نے اپنے شوہر کو کہا۔ کہ قربانی دو۔ اس نے جواب میں کہا کہ پچھلی عید کے موقع بھی تیسرے دن قربانی کی تھی۔ اب بھی تیسرے دن ہی کریں گے۔

دوسری دفعہ۔ بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ بہشت میں ایک بڑا اعالی شان محل تیار کرا رہا ہے۔ اس میں تم نے اکیلی ہی جانا ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت ﷺ! مَیں قربان جاؤں۔ کیا مَیں اکیلی ہی اس محل میں جاؤں گی۔ میرے ساتھ اور کوئی نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی نہیں۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ مَیں اپنے خاوند کے بغیر بہشت میں بھی خوش نہیں رہ سکتی۔ وہ اگر میرے ساتھ رہے۔ تو خوش رہوں گی آپ نے فرمایا۔ اچھا اس کے لیے دعا میں لگی رہو۔ تم بھی کوشش کرو۔ ہم بھی کریں گے۔

خواب (89) درمیانی شب 15 / 16 فروری 1906ء جمعرات و جمعہ

اول دفعہ۔ درد ریح سے سخت تکلیف ہو رہی تھی کہ ذرا سو گئی۔

خواب میں دیکھا۔ کہ مَیں حج کے ارادہ سے مکہ شریف جا رہی ہوں۔ راستہ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت رسول کریم ﷺ باتیں کر رہے ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ کو ہوا کی شکل میں متمثل دیکھا۔ مجھ کو حضرت رسول کریم ﷺ (فداہ ابی وامّی) دیکھ کر فرمانے لگے۔ کہاں جاتی ہو۔ مَیں نے عرض کیا۔ یا حضرت قربان جاؤں حج کرنے کے لیے جا رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ مبارک ہو۔ بڑا

نیک کام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ کے طفیل حضور کی توجہ اور شفقت سے سب کام ہو رہے ہیں۔

الہام 25 ورنہ میں کیا۔ اور میرے ارادے کیا۔ اتنے میں ندا آئی۔ **نیّت بھر مُراد**۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تک جسمانی تکالیف نہ اٹھائی جائیں۔ روحانی ترقی نہیں ہوسکتی۔ ابھی راستے ہی میں تھی۔ کہ پھر درد کا دورہ ہوا اور بیدار ہوگئی۔

الہام 26 دوسری دفعہ۔ بوقت صبح ندا آئی۔ **ان گولیوں میں شفا نہیں ہے۔**

نوٹ۔ یہ گولیاں موسومہ انند بھیرو تھیں۔ جو کہ حکیم میر حسام الدین صاحب نے اس درد کے لیے بڑے دعویٰ سے تیار کی ہوئی ہیں۔ لیکن دو دفعہ چار گولیاں کھا کر بھی کچھ آرام نہیں ہوا تھا۔

الہام 27 درمیانی شب 17۔18 فروری 1906ء ہفتہ واتوار

ندا آئی۔ **بواسیر کا میں خود علاج کروں گا۔**

خواب (90) درمیانی شب 19۔20 فروری 1906ء پیر و منگل

خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کا نمونہ دیکھا۔ **کیفیت** مورخہ 19 فروری 1906ء بوقت اڑھائی بجے شب سخت ژالہ زدگی ہوئی تھی۔ اور سخت بارش ہوئی تھی۔

خواب (91) درمیانی شب 3/4 مارچ 1906ء ہفتہ واتوار

بوقت 3 بجے شب خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ بہت سے اصحاب ہمراہ ہیں۔ چار پانچ اصحاب ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ باقی پیچھے پیچھے۔ اور سب کے سب سیر کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ مَیں نے آگے بڑھ کر السلام علیکم عرض کیا۔ اور ساتھ ہی التماس کی۔ کہ سخت نازک وقت آنے والا ہے۔ بچاؤ کے لیے کوئی صورت بیان فرما دیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اپنے پروردگار یعنی اللہ تعالیٰ کو خوش رکھو۔ بچ جاؤ گے۔ اور جب پچھلی رات نفل پڑھنے کے لیے جاگو۔ تو اس طرح اٹھو۔ کہ کسی

کوخبر تک نہ ہو۔اور اگر کسی اور کو جگانا مطلوب ہو۔تو نفل پڑھ کر جگایا کرو۔

خواب (92) درمیانی شب 6/7 مارچ 1906ء منگل و بدھ

اوّل دفعہ: خواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں تجھ پر بڑا فضل کرنے والا ہوں یعنی قرآن شریف جلدی سکھا دوں گا۔ پھر آواز آیا۔محمودہ اور مہراں تم کو قرآن شریف پڑھائیں گی۔ اتنے میں مسمّات مہراں ایک خوبصورت سی عورت آ گئی۔اوراس نے آ کر مجھ کو قرآن شریف کی ایک آیت پڑھائی۔میں وہ آیت شریف یاد کر رہی تھی۔کہ ایک شخص ہاتھ میں گھوڑی پکڑے ہوئے سامنے آ گیا۔ مسلمات مہراں اُستادنی کو کہنے لگا۔کہ اس کو مت پڑھاؤ چلی آؤ۔اُس کو گھر میں جا کر کیوں پڑھاتی ہو۔ اس عورت نے ڈر کر کہا۔کہ مَیں نہیں پڑھاتی۔یہ شخص غصہ ہوتا ہے۔اور وہ چلنے کو تیار ہو پڑی۔مَیں نے یہ سن کر اُس شخص کو مخاطب کر کے کہا۔کہ سُن او شیطان مَیں خوب جانتی ہوں۔کہ تُو شیطان ہے۔کیونکہ نیک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے۔اچھا دیکھ تیری نانی آج ہی ماری جاوے گی۔یہ کہہ کر میں نے دونوں ہاتھ اٹھا کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں عاجزی سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا **یہ شیطان ہے۔اور تیرا شیطان آج مارا جاوے گا۔** اتنے میں ایک تلوار غیب سے نمودار ہوئی۔اور اُس شخص کو دو ٹکڑے کر کے چلی گئی۔اور گھوڑی اُسکی لاش کے گرد اگرد پھرنے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اپنے گھر میں سب جگہ خوشبو چھڑک دو۔** (خوشبو سے مراد شاید فینائل ہے) **دوم دفعہ** مسمات کرمانوالی میری ہمسائی کہتی ہے۔کہ اس کے گھر میں چوہے مرنے شروع ہو گئے ہیں۔اور بھائی فضل دین زرگر کے بڑے لڑکے مسمی عبدالمجید نے ایک سری گائے ذبیحہ کی لے کر میرے شوہر کو دی۔اوراس کو لے کر گھر آئے۔اور کہا۔کہ اس کو بناؤ۔ مَیں نے جواب میں کہا۔کہ میں نے کبھی اتنی بڑی سری بنائی نہیں۔اور نہ میں بنا سکتی ہوں۔میرے شوہر نے جواب میں کہا کہ صدقہ دینا ہے۔اسے پکا کر صدقہ دے دو۔

الہام 28

الہام 29

خواب (93) درمیانی شب 10/11 مارچ 1906ء ہفتہ و اتوار

بوقت 3 بجے شب خواب میں دیکھا۔ کہ میں قاعدہ یسرنا القرآن کا سبق یاد کر رہی ہوں۔ کہ ایک شخص سامنے آ گیا۔ اور اُس نے آ کر السلام علیکم کہا۔ مَیں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ اُس شخص نے کہا۔ کہ مَیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار سے آیا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صحابی ہوں (نام بھی بتلایا۔ لیکن یاد نہیں رہا) آپؐ نے آپ کو مبارکباد کہی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ قرآن شریف شروع کرنے کی مبارک ہو۔ مَیں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ فلاں جگہ دربار لگا ہوا ہے۔ مَیں اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جہاں آپ تشریف رکھتے تھے۔ وہاں گئے۔ دیکھا کہ بہت سی مخلوق ہے۔ اور دربار لگا ہوا ہے۔ اور آپ لیٹے ہوئے ہیں۔ اور بعض دوست دَبا رہے ہیں۔ (گویا مُٹھی چاپی کر رہے ہیں) مَیں نے جا کر السلام علیکم عرض کیا۔ آپ نے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ اور زبان مبارک سے فرمایا کہ قرآن شریف شروع کرنے کی مبارک ہو۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ سبق سناؤ۔ مَیں نے اپنا سبق سنایا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ (حرف میم) اس طرح کا بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح کا بھی۔ اور دو تین حرف آپؐ نے پڑھائے۔ اور حرف میم کی سب شکلیں بتلائیں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی مبارکباد آوے گی۔ پھر فرمایا کہ آج کل جو الہام میرے پیارے دوست مامور من اللہ امام زمان کو ہو رہے ہیں۔ وہ سب حق ہیں۔ بہت سخت وقت آنے والا ہے اللہ کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔ اور ہم پر بھی جب ہم دنیا میں تھے۔ اسی طرح کی وحی ہوتی تھی جس طرح اب ہمارے نائب پر اترتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ جو اشخاص سیالکوٹ میں آج کل طاعون سے مر گئے ہیں۔ جن کا عام چرچا ہے۔ (ان اشخاص سے مراد حکیم نبی بخش عطار و حافظ سلطان منشی کریم بخش مالک مطبع انوار الاسلام وغیرہ وغیرہ ہیں) ان کے دل میں طاعون سے بچ رہنے کی بڑی شیخی تھی۔ اپنی شیخی اور تکبر کے باعث پکڑے گئے ہیں۔ اور طاعون سے ہلاک کیے گئے ہیں۔ عبرت

کشف نمبر (25)

اسی شب جب کہ نماز تہجد پڑھ کر درود شریف بیٹھ کر پڑھ رہی تھی۔ عالمِ کشف میں حضرت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ ایک جگہ آپؐ ٹہل رہے ہیں۔

خواب (94) 18/19 مارچ 1906ء

ماسٹر عبدالحق ہمارے گھر آیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مَیں بری ہو گیا ہوں۔

خواب (95) درمیانی شب 19/20 مارچ 1906ء پیر و منگل

اول خواب میں بوقت 3 بجے شب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ کتاب رؤیا صالحہ اچھی لکھی گئی ہے۔ یہ سب خوابیں رحمانی ہیں۔ ان میں کچھ شک نہیں ہے۔ جب سب کتاب **مکمل** ہو جاوے۔ تو پھر امام زمان کی خدمت میں پیش کرنا۔ یا بھیج دینا۔ تا کہ وہ دیکھ کر اور پڑھ کر خوش ہوں۔ پھر بوقت 6 بجے صبح ندا آئی **تیرے ایمان میں کچھ شک نہیں ہے۔ تجھ کو جزا ملے گی۔** الہام 30

پھر ندا آئی۔ **وکیل لاکھ کوشش کریں۔ اور سارا زور لگائیں جب مَیں رحم کروں گا۔ تب ہی بری ہوگا۔ یا تب ہی رحم ہوگا۔** اپیل عبدالحق منظور ہو گئی۔ (یہ ندا ماسٹر عبدالحق قیدی کے متعلق ہے۔) الہام 31

خواب (96) درمیانی شب 12 و 13 - اپریل 1906ء جمعرات و جمعہ

خواب میں دیکھا۔ کہ میرے شوہر کو بخار ہو گیا ہے مَیں بہت گھبرا گئی ہوں اور دعا مانگ رہی ہوں۔ **اللہ تعالیٰ نے فرمایا کچھ غم نہ کرو۔** مَیں رحم کروں گا۔ الہام 32 پھر ندا آئی۔ **جو کتاب خوابوں کی لکھی گئی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔** الہام 33

خواب (97) درمیانی شب جمعرات و جمعہ 19/20 اپریل 1906ء

خواب میں دیکھا۔ کہ ایک میدان میں کھڑی ہوں اور ہاتھ باندھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہی ہوں۔ اے میرے مولا اے میرے پروردگار مجھ کو مہلت دے تا کہ مَیں تیرے حضور حاضر ہونے کے لیے کچھ تیاری کرلوں۔ مَیں سخت گناہ گار ہوں۔ اور تیری بارگاہ میں حاضر ہونے کے لائق

نہیں ہوں۔ پھر آسمان سے ندا آئی۔

الہام 34 ندا۔ تُو اپنے شوہر کے احکام کی بہت تابع دار ہے تُو میرے احکام کی دلی خواہش سے پابند ہے۔ پانچ وقت کی نماز کی پابند ہے اور ابھی تو تم نے قرآن شریف پڑھنا ہے اور پھر ترجمہ کے ساتھ قرآن شریف کو ختم کرنا ہے اور بوڑھی ہونے تک تُو قرآن شریف ختم کرے گی جیسا کہ ہم نے پہلے بھی وعدہ کیا ہوا ہے۔ تمہارے لیے یہی بڑی عبادت ہے کہ تُو پانچ وقتوں میں سے ایک وقت کی نماز بھی فوت ہونے نہیں دیتی۔ اور مجھ سے ڈرتی ہے۔ پھر مَیں نے عزیز از جان محمد شاہ سوار خان کے لیے دعا مانگی۔ کہ اے میرے پروردگار یہ میرا لختِ جگر قران شریف حفظ کرتا ہے۔ چار سال سے حفظ کر رہا ہے۔ لیکن یہ اچھی طرح سے حفظ نہیں کرسکتا جو پڑھتا ہے بھولا دیتا ہے۔ یہ حفظ کرے یا نہ کرے۔

الہام 35 ندا آئی کہ تیرے لختِ جگر کے حفظ قرآن شریف کی خوشی تیرے خاوند کو بہت ہے۔ لیکن بچہ میں حفظ کی طاقت نہیں ہے۔ قرآن شریف کو بغیر ترجمہ کے پڑھنا کچھ لذت نہیں دیتا ہے۔ میری معرفت اور میرے کلام کی سمجھ تب ہی آوے گی جب ترجمہ سے قرآن شریف پڑھا جاوے گا۔

الہام 36 بعد ازاں ندا آئی۔ کہ مَیں نے اپنا نبی دنیا میں بھیجا۔ لیکن لوگوں نے سخت جھٹلایا۔ کہتے ہیں کہ بھونچال نہیں آیا۔ یہ نبی جھوٹا ہے۔ مَیں اب ان کو ان کے خیال کے مطابق اپنے نبی کو سچا کر کے دکھاؤں گا طرح طرح کے عذابوں سے ماروں گا جیسے تلوار سے قتل ہوتا ہے اُسی طرح سے عام منکروں کو ہلاک کروں گا۔ پھر دیکھا کہ ایک جگہ ایک بڑا کھیت ہے اور اُس میں ہزارہا ہندو مُردے پڑے ہوئے ہیں۔ اور آگ لگا کر اُن کو لوگ جلا رہے ہیں۔

الہام 37 مورخہ 21 اپریل 1906ء بوقت دوپہر جب کہ مَیں سوئی ہوئی تھی۔ الہام ہوا مَیں اُس محلہ کو بیماری سے محفوظ رکھوں گا جس میں تُو رہتی ہے۔

خواب (98) مورخہ 28 اپریل 1906ء اپریل درمیانی شب جمعہ و ہفتہ

کچھ منٹ پہلے بوقت چار بجے شب خواب میں مَیں حج کرنے کو گئی ہوں۔ مکہ شریف پہنچ کر حج

کیا۔ بعدازاں مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت رسول کریم (فداہ ابی واُمّی) کے روضۂ مبارک کی زیارت کی۔ دو تین اور عورتیں دیگر مما لک کی تھیں۔ اُس وقت خواب میں میرے شوہر نے آواز دے کر پوچھا کہ روضۂ مبارک کی زیارت کی ہے یا نہیں۔ مَیں نے جواب میں کہا کہ کر لی ہے۔ مدینۂ منوّرہ سے مجھ کو ایک مٹھائی بشکل کچی پِنّی سفید سفید اور میٹھی مجھ کو ملی۔ اور ان عورتوں کے درمیان میں نے تقسیم کر دی۔ اُن عورتوں نے کہا کہ یہ تحفہ مدینہ منورہ کا ہے۔ جو کوئی یہاں آتا ہے اُس کو ملتا ہے۔ مدینۂ منوّرہ کے پاس سے ہی ایک سلسلہ پہاڑوں کا شروع ہو گیا اور ایک بیابان جنگل نظر آنے لگا۔ میرے ہمراہ میرا چھوٹا لڑکا محمد شاہ نواز خاں بھی تھا۔ میں اُس جنگل و بیابان کو طے کر رہی ہوں۔ آگے دیکھا کہ ایک شہر ہے اور مَیں اس شہر کے درمیان ہوں اور وہ عورتیں بھی ساتھ ہیں۔ اس شہر کی قلعہ بندی ہوئی ہوئی ہے اور سب طرف کے دروازے بند میں اور سیخیں لگی ہوئی ہیں۔ میری ہم راہی عورتیں سیخوں کے درمیان سے پار ہو گئیں لیکن ان کو سیخوں کے درمیان سے گذرتے وقت تکلیف محسوس ہوئی جب مَیں دروازے کے قریب آئی تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اسی طرح سے سب کے سب دروازے شہر کے جس دروازے کے پاس میں آتی کھلتے جاتے تھے۔ آخر کار شہر سے باہر نکل کھڑی ہوئی۔ آگے جا کر دیکھا تو میرا شوہر کھڑا ہے میں نے اس کو کہا کہ اب یہ راستہ تو طے کر لیا ہے۔ آگے جنگل اور بیابان ہے۔ کہیں بدّ ولوگ نہ لوٹ لیں۔ میرے خاوند نے کہا کہ یہاں ٹھہر جاؤ۔ اس جگہ سے آگے سات راستے نکلتے ہیں۔ تم نے ساتویں راستہ پر جانا ہوگا۔ میں اُس ساتویں راستہ کے سرے پر مع محمد شاہ نواز خاں بیٹھ گئی۔ اس وقت زمین کانپ رہی تھی۔ میرے خاوند نے کہا۔ کہ سات یوم میں یہ سفر طے ہوگا۔ ہر روز چھ چھ میل راستہ طے کرنا۔ اس وقت ایک گاڑی آ گئی اور اس گاڑی پر ایک مردہ تھا۔ مَیں ڈر گئی کہ مبادا محمد شاہ نواز خان کو پرچھاواں نہ لگ جاوے۔ میرے خاوند نے کہا کہ پرچھاواں سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ اتنے میں اپنے خاوند کے آواز سے بیدار ہو گئی۔ بعدش پھر جب سو گئی تو سونے سے پہلے اپنے بڑے بیٹے محمد شاہ نواز خان کے حفظ قرآن شریف کے بارے میں بڑی عاجزی سے دعا کر کے سوئی تو:

ندا آئی۔ ''مجھ کو ہی طاقت ہے حفظ کرا دینے کی اور مَیں ہی حفظ کراؤں گا۔''

خواب (99) درمیانی شب 2۔3 مئی 1906ء بروز بدھ و جمعرات

خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہارا دلدار یعنی شوہر بیمار ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ صدقہ نہیں دیا۔ مَیں نے عرض کیا نہیں۔ حضور اس وقت آپ تشریف لے گئے اور ایک چھوٹا سا سفید چھترہ لے کر آ گئے۔ فرمایا اس کو ذبح کر کے تقسیم کر دو۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ دن صدقہ کے ہیں۔ پچھلی دفعہ لوگوں نے گائیاں ذبح کر کے صدقہ میں دیں تھیں۔ اب کے کچھ نہیں دیتے ہیں۔

نوٹ: عاجز کاتب یعنی خواب بینہ کا شوہر بعارضہ بخار بیمار تھا اور یہ اشارہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس عاجز بیمار کی طرف تھا۔

خواب (100) درمیانی شب 20/21 مئی 1906ء اتوار و پیر

بوقت ایک بجے شب خواب میں دیکھا کہ حضرت سول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ ابی و اُمّی) مع تین اصحاب سیر کو جا رہے ہیں۔ حضرتؐ نے سفید لباس پہنا ہوا ہے اور ہمراہیوں نے بھی سب کے سب خوبصورت جوان ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ کہ حضرتؐ قربان جاؤں میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب جب زلزلہ بوقت ساڑھے چار بجے شام آیا تھا تو اندر سے باہر نکل کھڑی ہوئی تھی اور صحن میں آ کر زمین پر ہی سجدہ میں گر گئی تھی۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچیّ بہت اچھا کیا۔ جب زلزلہ آوے تو اندر سے باہر نکل جانا چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لیے سجدے میں گر کر اِستغفار پڑھنا چاہیے۔

نوٹ: مورخہ 20 مئی 1906ء بروز اتوار بوقت ساڑھے چار بجے شام زلزلہ دو تین دھکے آئے اور خواب بین بموجب حکم اللہ تعالیٰ اندر سے باہر نکل آئی اور آ کر زمین پر سجدے میں گر گئی۔ یہ حکم خواب 64 مورخہ 17۔18 اپریل 1905ء و خواب 68 مورخہ 10 مئی 1905ء میں موجود ہے۔ اسی

خواب کا حوالہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیا گیا تھا۔

کشف (26) درمیانی شب 21۔22 مئی 1906ء پیر و منگل۔ بوقت ساڑھے تین بجے شب

جب کہ آخری رکعت نفلوں کی پڑھ رہی تھی اس وقت چار بجے اور عالمِ کشف میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمایا کہ کل جو شخص ہمارے ساتھ تھے وہ ہمارے دوست تھے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کردے گا۔ تم کو اللہ تعالیٰ بہت تکلیف نہیں دے گا۔

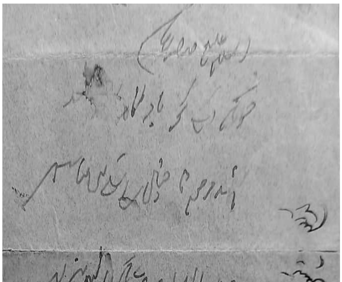
نوٹ مورخہ 21 مئی 1906ء کو بوقت 2 بجے دن کے کچھ بخار ہو گیا تھا اور تھوڑا تھوڑا دن اور رات بخار چڑھا رہا۔ جب نفل پڑھ رہی تھی تو اس وقت بھی بخار تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ ابی و امی) نے اسی بخار کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

بحوالہ خواب نمبر 44۔ بیٹے کا نام عبداللطیف رکھنے سے متعلق حضرت مسیحِ موعود کی تحریر کا عکس

حضورؑ کی تحریر کا متن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

چونکہ آپ کو یادگار بوجہ اقرار اور وعدہ کے شہید مرحوم کا خیال ہے اس کے لیے مناسب ہے "عبداللطیف" نام رکھ لیں اور بعد لڑکا ہی ہوگا تو اس کا نام مبارک احمد رکھ لیں۔ عفی عنہ غلام احمد



نوٹ از کاتب

حضرت نے اپنے قلم سے لکھ دیا ہے اور پسند کیا ہے کہ آپ اپنے اقرار کو یاد رکھ کر وعدہ کو پورا کریں اور بچے کا نام عبداللطیف رکھیں۔

والسلام

نمازِ تہجد کی فضیلت

(1) بے شک رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مسلمان بندہ جب اللہ کریم سے دنیا وآخرت کی کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ کریم اسے وہ بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)

(2) حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ پاک کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے'' (صحیح مسلم)

(3) حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے، اللہ پاک نے وہ محلات ان لوگوں کے لیے تیار کیے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھتے ہیں۔'' (صحیح ابن حبان)

(4) جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (مستدرک للحاکم)

(5) میری امت کے بہترین لوگ حامِلینِ قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ پاک کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (الترغیب والترہیب)

(6) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے کسی کو ارشاد فرمایا: لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ تَدَعُ صَاحِبَہٗ فَقِیْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ رات کو بہت سونے والا بروزِ قیامت (نیکیوں کے سلسلے میں) فقیر ہوگا۔ (تذکرۃ الحفاظ)

جاگ اے شرمسار! آدھی رات

چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی

جاگ اے شرمسار! آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
باخبر ، ہوشیار! آدھی رات

وہ جو بستا ہے ذرّے ذرّے میں
کبھی اس کو پکار آدھی رات

اس کے دربارِ عام میں جا بیٹھ
سب لبادے اتار آدھی رات

دو گھڑی عرضِ مدّعا کر لے
وقت ہے سازگار آدھی رات

بابِ رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پروردگار! آدھی رات

شدّتِ غم میں کچھ کمی کر دے
اب تو اے غمگسار! آدھی رات

کھلتے کھلتے کُھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار آدھی رات

اپنے داتا کے در پہ آیا ہے
ایک اُمیّدوار آدھی رات

ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہو گیا تار تار آدھی رات

میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کِردگار! آدھی رات

بے کسوں کو تری کریمی کا
آ گیا اعتبار آدھی رات

اشک در اشک جھلملانے لگا
میرا قرب و جوار آدھی رات

کس لیے بے قرار ہے مضطرؔ
کس کا ہے انتظار آدھی رات

(اشکوں کے چراغ ایڈیشن 2011 صفحہ 5۔6)

نسخہ جات حصولِ قربِ الٰہی از مسیح دوراںؑ

(1) ''ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 271 ایڈیشن 1984ء یوکے)

(2) خدا تعالیٰ کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا کے حضور میں **الست بربکم** (الاعراف:173) کے جواب میں **قالو بلیٰ** کا اقرار کر چکی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 454 ایڈیشن 1984ء)

(3) ''جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں ان کو خدا مل جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 454 ایڈیشن 1984ء)

(4) قرآن شریف میں صاف فرمایا **وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا** ط (العنکبوت 70) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 94 ایڈیشن 2018ء)

(5) اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے! چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** (آلِ عمران:32) یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ کی اتباع کی جاوے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 63 ایڈیشن 1984ء)

(6) خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جائیں۔۔۔۔مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء)

(7) استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ کو تلاش کرو تو پا لو گے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 38 ایڈیشن 1984ء)

(8) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذ کرونی اذ کرکم (البقرہ: 153) تم مجھ کو یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجھ کو یاد رکھو اور قرب حاصل کرو تا کہ مصیبت میں تم کو یاد رکھوں۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 67 ایڈیشن 1984ء)

(9) خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذت اپنے اندر رکھتے ہیں اور چونکہ خدا سمیع و علیم و رحیم ہے اس لیے وہ اپنے حقیقی اور راستباز اور وفادار بندوں کو ان کی معروضات کا جواب دیتا ہے۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 142)

(10) آیتِ قرآنی قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا O وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا O

(الشمس: 10و11)

ترجمہ، میں اردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا تو یہ شعر لکھا گیا۔

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے

کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 8 صفحہ 398)

(11) قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ (البقرہ 223) اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 43)

(12) ''دو ہی چیزیں ہیں جو خدا تک انسان کو پہنچا سکتی ہیں، دیدار جس کی موسیٰ نے بھی درخواست کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری چیز خدا تک پہنچنے کی گفتار ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 327 ایڈیشن 1984ء)

(13) بجز اس طریق کے کہ خدا خود ہی تجلی کرے اور کوئی دوسرا طریق نہیں ہے۔ جس سے اس

کی ذات پر یقین کامل حاصل ہو لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ (الانعام 104)
سے بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی
قوت سے اسے شناخت کر لیں۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 210 ایڈیشن 1984ء)

(14) اعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو اور یہی ذریعہ ہے جس سے اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ 187) کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ جواب دیتا ہے گونگا نہیں ہے۔۔۔۔ کلام ایک ایسی شئے ہے جو کہ دیدار کے قائمقام ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 107 ایڈیشن 1984ء)

(15) نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 438 ایڈیشن 1984ء)

(16) خدا کے بندوں کو زیادہ تر نفع پہنچانے والا وہی شخص ہوتا ہے جو الہام و عقل کا جامع ہو۔
(براہینِ احمدیہ حصہ سوم صفحہ 213 ءایڈیشن 2008ء)

(17) اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح لبریز ہو جاوے جیسے عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر کوئی مراد نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سنے۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 77 ایڈیشن 1984ء)

(18) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا ○ (بنی اسرائیل 73) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہوگا وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ بلکہ اندھوں سے بھی بدتر۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی آنکھیں۔ اسی جہان سے انسان اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 19 ایڈیشن 1984ء)

عارفانہ نظم

حضرت غلام رسول راجیکی قدسی رضی اللہ عنہ

کر وہ عمل کہ جس کی جزا میں خدا ملے
ہمت بلند کر کہ یہی مدّعا ملے

گر مل گیا خدا تجھے سب کچھ ہی مل گیا
باقی وہ کیا رہے گا جو ربّ العُلیٰ ملے

گر ذوقِ دید و وصلِ خدا چاہیئے تجھے
کوشش سے کر دعا تجھے عشقِ خدا ملے

جب تک کسی کو بھوک نہ ہو اور پیاس ہو
کھانا لذیذ بھی ہو نہ اس سے مزا ملے

ہر اک مرض کے واسطے خالق ہے خود دوا
اے کاش اس علاج سے تجھ کو شفا ملے

دنیا بدل رہی ہے تغیّر سے روز و شب
جو بے بدل ہے کاش وہ عینُ البقا ملے

جو کچھ بغیر حق کے ہے باطل ہے جانِ من
طالب تو حق کا بن کہ تجھے حق نما ملے

عالم بے مثلِ آئینہ ربِّ جہان کا
جب آئینہ ہو صاف تو عکس صفا ملے

ہے واجب الوجود ازل سے ابد تلک
ممکن بھی ہے وجوب نما گر ہدا ملے

دنیا میں یہ نظامِ شریعت بھی راز ہے
قدرت کا ہر نظام بھی اس سے ہی آ ملے

انسان ہے خلاصہ سبھی کائنات کا
ہے سرِّ کائنات جو عقدہ کُشا ملے

اک دائرہ کی شکل میں ہستی کا دَور ہے
جیسے کہ سرِّ قدس سے قُدّوس آ ملے

قدسی درختِ ہستئ اقدس کا ہے ثمر
نقطۂ انتہا سے ہی ہر ابتدا ملے

(بحوالہ حیات قدسی صفحہ 455 اشاعت قادیان)

مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 272، ایڈیشن 2016ء مطبوعہ لندن)

الہام کی خواہش کرنے سے کیوں منع کیا گیا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف حقیقۃ الرؤیا میں فرماتے ہیں

”اس موقع پر مَیں ایک اور بات بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض جگہ لکھا ہے کہ رؤیا اور الہام پانے کی خواہش نہ کرو۔ قیامت کے دن تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تمہیں کتنے الہام ہوئے۔ مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ چونکہ مجھے کثرت سے غیب کی خبریں دی گئی ہیں اس لیے میرا درجہ اس امت کے لوگوں سے بڑا ہے۔ اور یہ درجہ مجھ سے پہلے اس امت میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ بظاہر ان دونوں باتوں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کا درجہ اس لیے بڑا ہے کہ آپ کو کثرت سے غیب کی خبریں بتائی گئی ہیں تو پھر دوسروں کو کیوں اس کی خواہش کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے انسان جو خدا کے مأمور ہوتے ہیں ان کے پیچھے ایک دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور وہ ذرہ بھر بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اگر وہ اپنی تعریف کرتے ہیں یا اپنی فضیلت دوسروں پر جتلاتے ہیں تو اس سے ان میں کبھی عُجب اور تکبر نہیں پیدا ہوتا جو انسان کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنی تعریف کرتے ہیں تو اس لیے نہیں کہ اپنی ذات کو بڑا بناتے ہیں بلکہ اس لیے کہ لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کریں۔ اسی طرح اگر اپنی کوئی فضیلت ظاہر کرتے ہیں تو اس لیے نہیں کہ اپنے تکبر کا اظہار کریں بلکہ اس لیے کہ خدا کی قدرت اور طاقت کی طرف توجہ دلائیں۔ اس لیے ان کا ایسا کرنا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ لیکن دوسرے لوگ اس طرح کرنے سے ہلاک اور برباد ہو جاتے ہیں۔ پس جب تک کسی کو مکالمہ کا خاص درجہ حاصل نہ ہو اور وہ خاص درجہ محدثیت وصدیقیت

یا مأموریت و نبوت کا درجہ ہے اس وقت تک خطرہ ہے کہ ایسا شخص خوابوں اور الہاموں پر فخر کر کے عُجب کی مرض میں گرفتار ہو جاوے اور اس طرح بجائے ترقی کے الہام اسے اسفل السافلین میں گرانے کا موجب ہو جائیں۔ پس چونکہ الہامات اور رؤیا کے ساتھ ایک خطرہ بھی لگا ہوا ہے اس لیے ان کی خواہش کرنے سے روکا ہے تا ایسا نہ ہو کہ انسان اپنے ہاتھوں خود ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص نیک اور متقی ہو مگر اس پر شیطان ضرور حملہ کرے گا اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس لیے جب تک وہ مقام نہ حاصل ہو جس پر پہنچنے کے بعد انسان شیطان کے حملہ سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے اس وقت تک خوابوں اور الہامات کی خواہش کرنی گویا ہلاکت میں پڑنا ہے۔ اور جب وہ حالت آتی ہے تو پھر اس کی خواہش کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ الہامات کا دروازہ خود بخود اس پر کھل جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ایسے شخص کی مثال موجود ہے جس کو الہام ہوتے تھے۔ مگر اس کے دل میں عُجب پیدا ہو گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے **وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ○وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ** (الاعراف: 176۔177) یعنی ان کو اس شخص کی خبر پڑھ کر سناؤ جس پر خدا تعالیٰ نے اپنا کلام نازل کیا مگر وہ کلام الٰہی سے علیحدہ ہو گیا۔ کیونکہ شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا۔ اور وہ ہلاک شدوں میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان الہامات کے ذریعہ سے اس کے درجہ کو بلند کر دیتے۔ لیکن وہ خود زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گیا۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو الہام ہوتا تھا اور یہ بھی پتا لگتا ہے کہ وہ مقبول بھی تھا۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ**۔ یعنی جس طرح وہ کام کر رہا تھا اسی طرح کرتا رہتا تو ہم اسے ضرور رفعت دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوا و ہوس کے پیچھے پڑ گیا اس لیے تباہ ہو گیا۔ تو چونکہ رؤیا کی کثرت سے بعض دفعہ انسان میں عُجب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے اس لیے رؤیا کی خواہش سے

حضرت صاحبؑ نے روک دیا ہے۔ورنہ حضرت صاحبؑ کا یہ مطلب نہیں کہ رؤیا خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے کوئی فضل نہیں۔

اس خواہش سے روکنے کا ایک اور بھی سبب ہے اور وہ یہ کہ رؤیا اور الہام اصل نہیں ہیں بلکہ اصل چیز خدا تعالیٰ کا قرب ہے رؤیا اور الہام اس قرب کے اظہار کا ایک ذریعہ ہیں۔پس بندہ کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کی خواہش کرے نہ کہ رؤیا اور الہام کی جو کہ قرب کے اظہار کا ایک ذریعہ ہیں۔ایسا شخص جو رؤیا اور الہام کی خواہش کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کے قرب کو ایک کم حیثیت شئے قرار دیتا ہے۔اور نیتوں کے فرق سے اعمال میں فرق پڑ جاتا ہے۔پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر نازل کرتا ہے۔اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ ہر شخص جو اپنے دوست کے ہاں جاتا ہے وہ اس کی کچھ نہ کچھ حسب توفیق خاطر کرتا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کے لیے عمدہ کھانے پکاتا ہے۔اب ایک شخص ایک دوسرے شخص کے ہاں اس کی محبت کے لیے جائے اور ساتھ اس کے پیش کردہ کھانے بھی کھائے اور ایک شخص کھانے کی نیت سے جائے تو دونوں شخصوں نے گو کام تو ایک ہی کیا ہے مگر نیتوں کے فرق کی وجہ سے دونوں کے کام میں فرق ہو گیا ہے۔ایک شخص اعلیٰ اخلاق والا قرار دیا جائے گا اور دوسرا کمینہ۔اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اِس نے بھی کھانا کھایا ہے اُس نے بھی پھر وہ کمینہ کیوں ہے۔اسی طرح بے شک الہامات ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہیں اور ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اپنے بندے سے اپنے تعلق کا اظہار کرتا ہے۔مگر ان کی خواہش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی شخص کا کسی دوست کے پاس اس نیت سے نہ جانا کہ میں اس سے ملوں بلکہ اس لیے کہ وہ مجھے اچھے کھانے کھلائے۔پس اس خواہش میں چونکہ قرب الٰہی کی ہتک ہے اس لیے اس کو ناپسند کیا گیا ہے۔گو اس میں کوئی شک نہیں کہ الہامات قرب الٰہی کے اظہار کا ایک ذریعہ ہیں۔جس طرح کہ مہمان کے لیے عمدہ کھانا تیار کرنا محبت اور اخلاص کی علامت ہے۔

(کتاب انوار العلوم جلد 4 صفحہ 184 تا 186)

الہامِ الٰہی سے محرومی کی وجہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں کہ

’’ایک دفعہ میں اس مسئلہ پر غور کر رہا تھا کہ انسان کن وجوہات کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے الہام اور وحی سے محروم ہوجاتا ہے کہ اچانک مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا جس پر جلّی حروف میں قرآن مجید کے انیسویں پارہ کی یہ آیت تحریر تھی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ○

(سورۃ الفرقان آیت 22)

یعنی وہ لوگ جو ہماری ملاقات سے ناامید ہوچکے ہیں انہوں نے کہا کہ کاش ہم پر بھی فرشتے اتارے جاتے یا ہم بھی خدا تعالیٰ کو دیکھتے۔ یقیناً ان لوگوں نے اپنے آپ کو تکبر میں مبتلا کر دیا ہے اور بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اس کشف کے بعد اس آیہ کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھایا کہ فرشتوں کے نزول اور دیدارِ الٰہی سے محرومی کی وجہ ہمیشہ لوگوں کا تکبر اور احکامِ الٰہی سے سرکشی ہوا کرتی ہے **نعوذ باللہِ مِن شَرورِ اَنفسنا ومن سیّأت اَعمَالِنَا**۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے ؎

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری

(حیات قدسی مؤلفہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ صفحہ 141-140)

فیضانِ خداوندی

از

سلطان العارفین حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

''میں اس بارہ میں خود صاحب تجربہ ہوں۔ کیونکہ میں وہ ہوں کہ باوجود صدہا کمزوریوں، کوتاہیوں اور غفلتوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض سے مجھے یہ برکت بھی عطا ہوئی ہے کہ میں نے بارہا اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات کو دیکھا اور اس کے دیدار کے علاوہ اس کے کلام کو بھی سنا۔ اور بارہا اس شیریں اور زندگی بخش کلام کو سنا اور پھر اس کے ملائکہ کو دیکھا اور ان کے کلام کو بھی سنا۔ اور خدا تعالیٰ کے کئی اولوالعزم نبیوں کو دیکھا۔ اور ان کے کلام کو سنا۔ اور ان سے ملاقات کی۔ بلکہ حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی بارہا زیارت نصیب ہوئی۔ اور حضور کا مقدس کلام سنا۔

میں نے عالمِ ملکوت کی سیر بھی کی۔ اور مجھے فرش سے عرش تک جانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ بلکہ دائرۂ خلق سے اوپر اور وراء الوراء جسے لامکان کہتے ہیں وہ بھی میری سیر گاہ میں شامل کیا گیا۔ لیکن باوجود اس بلند پروازی کے عالمِ لاہوت کے بحرِ محیط اور عمیق سے جو کچھ مجھے ملا وہ ایک قطرہ سے بھی کروڑوں درجہ کم محسوس ہوا۔

میں دعاؤں کا سلسلہ اس حد تک جاری رکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے دعا کا جواب مل جائے۔ اور میرے نزدیک دعا کے لیے یہی حد ہے کہ جب تک جواب نہ ملے دعا کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

مسلمانوں ہاں حقیقی اسلام کے ماننے والوں پر یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان فضل ہے کہ اس نے سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نائب الرسولؐ حضرت احمد علیہ السلام کے افاضات اور برکات سے ان کو قبولیت دعا کی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی۔ جو لوگ اس نعمت کو نہیں سمجھتے۔ اور اس کی قدر نہیں کرتے کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ امت محمدیہ کے افراد اسرائیلی مردوں اور عورتوں سے بھی گئے گذرے ہیں کہ اسرائیلیوں کو تو اللہ تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ ہوا۔ لیکن امت محمدیہ جیسی خیرِ امت اس سے محروم ہے۔

پس یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ دعاؤں کی عادت ڈالی جائے۔ اور اس سلسلہ کو کبھی منقطع نہ کیا جائے۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف خاص رحمت اور رأفت سے متوجہ ہوتا ہے۔ اس تعلق میں مجھے اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے وسیع ترین بلا مبادلہ اور بلا معاوضہ فیوض کی بارشوں پر غور کرنے سے بہت ہی فائدہ ہوا۔ جو محسن اور فیاض ہستی از خود ہمارے وجود کے ذرہ ذرہ کو اور اس کے ہر عضو اور ہر قوت اور ہر حس کو پیدا کر کے اس کے قیام و بقا کے انتظام کے لیے تمام عالمین کو ہمارے تعاون میں لگائے ہوئے ہے۔ اور ہر لمحہ اور ہر آن اپنی رحمتوں کی بارشیں ہمارے اوپر برسا رہی ہے۔ اس کے متعلق یہ سوء ظن کہ اس کو ہماری کیا پرواہ ہے۔ اور وہ ہماری التجائیں کیونکر سنے گی، ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ بے شک خدا تعالیٰ غنی ہے اور اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ لیکن وہ خاص فیاضانہ اور محسنانہ شان رکھتا ہے۔ اور اس میں بخل کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے یعنی اَلْبَخِیْلُ عَدُوُّ اللہِ کے ارشاد کے ماتحت بخل محسن خدا کی شان نہیں۔ بلکہ اس کے دشمنوں کا طریق ہے۔"

(حیات قدسی مولفہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ صفحہ 491 تا 494)

شریعت،طریقت،حقیقت،معرفت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''سندھ راؤ تیانی کے ایک جاہل فقیر نے چند اصطلاحی الفاظ تصوف کے یاد کر لیے اور جو مولوی اس کے پاس آتا اس سے کج بحثی کر کے جہلاء میں اپنا رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ جب میں دورہ کرتے کرتے وہاں پہنچا تو اس نے مجھ سے حقیقت، طریقت کے متعلق چند سوال کیے۔ میں نے کہا میں ظہر کی نماز پڑھ لوں اور آپ بھی پڑھ لیں پھر آپ کے سوالوں کا جواب دوں گا۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر اس کے پاس آیا تو پوچھا۔ سائیں جی آپ نے بھی نماز پڑھ لی ہے؟ کہنے لگا آپ نے شریعت کی نماز پڑھی ہے اور ہم طریقت اور حقیقت کی نماز پڑھتے ہیں اور پڑھی ہے۔ میں نے کہا، میں نے جو شریعت کی نماز پڑھی ہے اس کی چار رکعت سنت چار رکعت فرض دو رکعت سنت ہے اور پھر اس ادائیگی کی کیفیت بیان کرنے کے بعد پوچھا آپ نے جو حقیقت اور طریقت کی نماز پڑھی ہے اس کی کیفیت بیان کریں۔ میری اس بات کا تمام حاضرین اور علی الخصوص اس کے مریدوں پر بہت اثر ہوا اور اس سے کیفیت پوچھنے گئے۔ جب وہ ایک گھنٹہ گذر جانے کے باوجود کچھ نہ بتلا سکا تو اس کے مریدوں نے مجھے کہا کہ آپ ہمیں بتلائیں کہ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کیا چیز ہے۔ میں نے محبت بھرے دل سے کہا شریعت احکام خداوندی کا نام ہے۔ طریقت ان احکام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کرنے کا۔ حقیقت اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل بالشریعت اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور معرفت اس قلبی کیفیت کا نام ہے جس سے مکلف کا دل متاثر ہو کر متبتل الی اللہ ہوتا ہے۔ مثلاً شریعت کا حکم ہے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کی جائے۔ طریقت یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریق کے مطابق پڑھی جائے اور کانوں تک ہاتھ اُٹھائے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اکبر کا مفہوم سمجھ کر اللہ تعالی

کی کبریائی کے سامنے اپنے آپ کو معدوم کر دے۔ اور معرفت اس کیفیت محصّلہ کا نام ہے جو قلب میں پیدا ہوتی ہے اس سے سب حاضرین اثر پذیر ہوئے۔''

(حیات بقاپوری صفحہ 96 تا 97 ایڈیشن جون 2010ء)

ایک غیر از جماعت شخص کا خواب اور اس کی تعبیر

از مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیو بند

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سر براۂ خلافت ہونے سے قبل خاکسار کے ذمہ گذشتہ تیرہ صدیوں کے سلف صالحین کے الہامات ورؤیا وکشوف کے جمع کرنے کا کام سپرد فرمایا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ احقر نے تقریباً چھ سو بزرگوں کے رؤیا والہامات کو جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ دراصل اس قسم کے آسمانی نشانات اور روحانی انوار موجودہ زمانہ کی دجالی زہر کا تریاق ہیں اللہ تعالیٰ پہلے بھی ان شیاطینی وساوس کے رجم کا انتظام ایسے ہی آسمانی شہابوں کے ذریعہ کرتا رہا ہے۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ شیطانی حملے بڑے پیمانے پر اور منظم طور پر تھا اس کے قلع قمع کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زبردست آسمانی حربوں سے مسلح فرما کر شجرہ ایمان کی مکمل آب یاری کی اور ہر پہلو سے غلبہ اسلام کا انتظام فرمایا۔ نشاۃ اسلام کے اس دور میں آسمانی نظام شمسی کے مرکزی نقطہ امام الاقوام کی شناخت وتعلق کے لیے بہت سے نفوس کو الہامات ورؤیا وکشوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی جس سے وہ ہدایت یاب ہوئے۔ مگر بعض وجود ایسے بھی تھے جن کی ہدایت ورہنمائی کے لیے ربوبیت الٰہیہ نے روحانی کا سمک ریزی کا انتظام تو فرمایا۔ مگر افسوس کہ وہ اپنی شامتِ اعمال کے باعث اس روحانی نعمت سے متمتع نہ ہو سکے۔ مثال کے طور پر عہد حاضر کے ایک شخص کا ایک عجیب رؤیا ملاحظہ ہو جسے منشی عبدالرحمٰن خان صاحب نے

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی سوانح میں قلم بند کیا ہے۔تحریر فرماتے ہیں۔

”مشہور نعت گو شاعر محسن کا کوروی کے فرزند مولانا انورالحسن کاکوراپنا ایک خواب، بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت مولانا تھانوی مدظلہ کے متعلق ایک خواب دیکھا ۔۔۔۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضور پرنور صلی ﷺ ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مولانا تھانوی تیمارداری فرما رہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضور تو کیا بیمار ہیں حضور کی اُمت بیمار ہے اور حضرت مولانا اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرما رہے ہیں۔لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آئے وہ سمجھ میں نہ آئے کہ کون تھے۔ واپسی ہندوستان پر میں نے حضرت مولانا تھانوی کی خدمت ہیں۔ یہ خواب لکھ بھیجا۔۔۔حضرت مولانا نے تحریر فرمایا کردہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔اور چونکہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لیے خواب میں مکاناً بعید دکھائی دیے۔“

(سیرت اشرف صفحہ 423 شائع کردہ ادارہ نشر المعارف ملتان ایڈیشن 1956ء)

مولانا نے رؤیا کی تعبیر تو خوب فرمائی مگر آگے اس کی تاویل کر کے آپ کا یہ فرمانا کہ ”وہ چونکہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لیے خواب میں مکاناً بعید دکھائی دیے“ یہ تاویل محض دفع الوقتی ہے اور آسمانی روشنی کو دھندلا کرنے کا ایک حیلہ ہے اس سے تو اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت پر سخت حرف آتا ہے کہ اُمت بیمار ہے حالت مہلک ہے۔ایسے نازک موقعہ پر بھی شان رحیمیت کے باوجود اس کی رأفت و ہمدردی جوش نہیں مارتی کہ مسیحائے اُمت کو بھیجے بلکہ اب بھی اسے دُور ہی رکھتا ہے۔البتہ اُمت کی تیمارداری ایسے شخص کے رحم وکرم پر چھوڑتا ہے جسے آسمانی محکمہ میں طبیب قرار نہیں دیا جاتا چونکہ رؤیا میں دوسرے شخص کو ہی طبیب بتلایا جاتا ہے اگر مولانا کی تاویل صحیح قرار دی جائے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالیٰ کو اُمت کی موت ہی منظور ہے اور گویا وہ اس انتظار میں ہے کہ جب امت اپنی زندگی کا آخری سانس لے تب مسیحائے وقت کو غالباً فاتحہ پڑھنے کے لیے بھیجا جائے

جب مر گئے ہم تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑے صنم تیرے ایسے پیار پر

پس مولانا کی یہ تاویل تو یقیناً غلط ہے اگر حجابات عصری سے خالی الذہن ہو کر اسے دیکھتے تو مولانا کے لیے اس کی صحیح تعبیر کوئی مشکل نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے یہاں بُعد سے زمانی یا مکانی کوئی مراد نہیں بلکہ ذہنی بُعد کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ ہر مامور الٰہی کے وقت حق ناشناس ابنائے زمانہ مامور کا زمانہ پا کر اور اس کے قریب ہوتے ہوئے اسے دیکھ کر بھی نہیں پہچان سکتے کیونکہ ان کے تخیّلات ذہنی میں جو موعود کے متعلق نقشہ ہوتا ہے۔ یہ مامور اس کے مطابق نہیں ہوتا۔ اسی حقیقت کی طرف قرآن مجید میں یوں توجہ دلائی گئی ہے۔ **تراھم ینظرون الیك وھم لا یُبصرون**

(مضامین لطیفہ مصنفہ عبداللطیف بہاولپوری صفحہ 177 تا178)

حضرت مصلح موعودؓ اور ایک جھوٹا صوفی

ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ایک شخص نے سوال کیا کہ کشتی جب کنارے پر پہنچے تو کشتی میں بیٹھا رہے یا اتر آئے۔ یہ شخص ایک جھوٹا صوفی تھا اور سمجھتا تھا کہ جب تک خُدا کا یقین حاصل نہ ہو عبادت فرض ہے۔ لیکن جب حاصل ہو جائے تو اسے ترک کر دینا چاہیے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آسمانی فراست کے نور سے اُس کے سوال کا پس منظر معلوم کر لیا اور فرمایا کہ:

''اگر دریا محدود ہے اور اس کا کنارہ ہے تو کنارے پر اتر آئے لیکن اگر دریا بے کنار ہے تو جس کو وہ کنارہ سمجھتا ہے وہ اس کی عقل کا دھوکا ہے۔ اس لیے وہ جہاں اترے گا، وہیں ڈوبے گا۔ اس پر وہ سخت شرمندہ ہوا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد سوئم صفحہ 614)

حل لغات

خواب نمبر	الفاظ	معنی
کیفیت کاتب	زوجہ ثانی	دوسری بیوی
	مسمّات	مسمی کی تانیث، علامتِ تانیث کسی عورت کے نام سے پہلے
	المعروف	مشہور یا جانا پہچانا
	زیارت	دیدار، درشن، ملاقات، یاترا، کسی متبرک مقام، شخص یا شے کو دیکھنا
	درگاہ	خدا کی بارگاہ، چوکھٹ، آستانہ، جناب، حضور
	گریہ زاری	آہ وبقا، کہرام، چیخنا چلّانا، رونا پیٹنا
	صادقہ	سچے
	زہد	پرہیز گاری، دنیاداری سے بے رغبتی اور لاتعلقی
	تقویٰ	اللہ تعالیٰ کی منشا و رضا کے مطابق زندگی گزارنے کا احساس اور احتیاط
	متفرق	مختلف
	رؤیا	دیکھنا، خواب
	کشف	کھولنا، پردہ اٹھانا
	الہام	غیب سے دل میں کسی بات کا نزول، القاء
خواب (1)	غنودگی	اونگھ، نیند کا خمار
	رُوبرُو	آمنے سامنے، نزدیک
	نائب	قائم مقام، مددگار، نمائندہ

	مُنیب	نائب بنانے والا، وہ آدمی جس کا کوئی نائب ہو، مالک، آقا، حق کی طرف لوٹنے والا
	دردِ زہ	بچے کے پیدا ہونے کا درد
	دورہ	کسی مرض کی نوبت، باری، عود کر آنا
خواب (3)	منڈھا ہوا	چڑھا ہوا، لپٹا ہوا، ڈھانپا ہوا
	زہے نصیب	خوش اقبالی، اچھے نصیب (اظہار مسرت)
	پلڑوں	رسوں
	اولھارا	پتنگ کو پیچھے کی طرف کھینچ کر چھوڑ دینا
خواب (4)	پوش	لباس
	خبر گیری	نگہبانی، حفاظت، دیکھ بھال، نگرانی
خواب (6)	کاماں	بیگار، کارندہ، زرعی پیشے، گندم اڑانے والا مزدور
	طویلہ	اصطبل، لمبی رسی جس سے گھوڑوں کے پاؤں باندھے جاتے
خواب (7)	ڈیرہ	خیمہ، پڑاؤ، مردوں کے مل بیٹھنے کا مقام
	یکہ	تانگہ، ایک سے نسبت رکھنے والا
	دربار	بزرگوں کی مجلس، شاہی عدالت، محل، آستانہ، بارگاہ
خواب (8)	میوے	فواکہ، خشک یا تر گودے یا گری والے خول میں محفوظ درختوں پر لگنے والے پھل، انگور، بادام، پستہ
	گندلا	میلا، گدلا، جو صاف نہ ہو
خواب (9)	آرد	پِسا ہوا غلّہ، سفوف، Flour
خواب (10)	صاحبان عالی نیاز	نیاز بانٹنے والے عالی مرتبت اصحاب

	پتاشے	ایک قسم کی مٹھائی جو شکر کے شیرے سے بشکل حباب بنائی جاتی ہے۔MARSHMALLOW, BON BON
	پستہ قد	چھوٹے قد کا DWARF
	ماشکی	سقہ،بہشتی،Water crrier
	مَشک	کسی مویشی کی کھال کا تھیلا پانی لے جانے کے لیے
	بالشت	ہاتھ کی انگلیوں کو پوری طرح پھیلانے کے بعد چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کے کنارے سے انگوٹھے کے کنارے تک کا فاصلہ
	گلاس خورد	چھوٹا گلاس
خواب (12)	حماموں	گرم پانی کے غسل خانے
	نیلے انیمل	نیلا پینٹ، Blue Enamel
خواب (13	کوٹھڑی	کوٹھری، ایک کمرے کا چھوٹا گھر، گودام، اسٹور
	چوکی	چھوٹا تخت، مستطیل نما نشت گاہ
	ٹال	شیشم یا ٹاہلی کا درخت
خواب (14)	درانی	دیورانی، خاوند کے چھوٹے بھائی کی بیوی
	عقیقہ	کاٹنا، نومولود بچے کے سر کے بال اتروانا، اور خون بہانا بکرے کی قربانی کر کے
خواب (15)	ثمرات	پھل، میوے، پیداوار، فائدہ، نتیجہ، بدل، عوض
خواب (17)	ہم رکاب	سواری کے ساتھ، ہم سفر
خواب (18)	معاً	فوراً، فی الفور، دفعتہً، اچانک، ساتھ ہی، باہم دگر، بیک وقت

	اِلقَا	ڈالا جانا، الہام، خدا تعالیٰ کی طرف سے خودبخود انسان پر کسی بات کا انکشاف ہونا، آمد، ادراک، وجدان، بصیرت INTUITION, DIVINE INSPIRATION FLASH OF KNOWLEDGE
	قادرِ مُطلَق	ہر کام پر قدرت رکھنے والا
	فریاد	دہائی دینا، نالہ فغاں، آہ و زاری کرنا، نالش
	سینی	LARGE METAL TRAY، تھال
	مامور من اللہ	اللہ کی طرف سے مقرر، متعین، جس کو حکم ملا ہو۔ DIVINELY ORDAINED,APPOINETED, COMMISSIONED, COMMANDED
خواب(19)	ڈھول والا	DRUMMER
	ڈھولچی	DRUMMER
	ڈھول	DRUM
	بالا	کان کا زیور، آویزہ، بالی سے بڑا
	جُھمکا	گُچھا، چمک، جھلک
	طلائی	جس پر سونے کا کام کیا گیا ہو یا سونے کے پانی کے نقش ونگار ہوں۔ سنہری
	گڑوی	WATER POT
	لباس ریشم	SILK SUIT
	لوٹا	EWER
	بَرّاق	FLASHING, SHINING، چمکتا ہوا

خواب(20)	گُچھا	اکٹھا، مجموعہ، جھرمٹ
	عمیق	گہرا
	پایاب	کم گہرا، قابلِ عبور، غرقاب کی ضد، اُترا ہوا پانی
	ساربان	شتربان، اونٹ کا رکھوالا
	جلوہ افروز	ظاہر، نمودار، رونق افروز، تشریف فرما
	بیل	وہ درخت جس کی شاخیں زمین پر پھیلتی یا کسی سہارے سے اوپر چڑھتی ہیں۔(انگور کی بیل)
	عجیب الخِلقت	انوکھی شکل کا، حیرت انگیز بناوٹ
	پٹکے	صافے، پگڑیاں، TURBANS
خواب(23)	دھاگا	تاگا، FILAMENT, THREAD, YARN
	سوت	COTTON
	گھڑا	WATER POT, PITCHER,
	گلمہ	گلا، NECK
	لج	دھاگا، ڈور، رسی
خواب(24)	تکرار	بار بار دہرانا، اعادہ
	تسبیح	بار بار یاد کرنا، ورد، وظیفہ
	تمجید	اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا
	عنقریب	بہت جلد، نزدیک، قریب کے زمانہ میں
خواب(26)	مصفّا	صاف، شفاف
	ہونٹا لینا	جھولا لینا، جھولنا

	اِبتلا	بلا، مصیبت، آزمائش، افتاد، آفت، امتحان
	استقامت	ثابت قدمی، استقلال، مداومت، ہمیشگی کے ساتھ جاری رکھنا
خواب (27)	ریزش	نزلہ یا زکام کا بہنا
	جیٹھ	خاوند کا بڑا بھائی
	کُل	مکمل
	سِرے	سِرا، ابتدا، شروع، سب سے پہلے، پہلے ہی، اوّل ہی
	کڑ دم	بچھو، عقرب، کڑ (BENT)+ دم (TAIL) SCORPION
کشف نمبر (3)	کھاری	بھاری ٹوکری
	داکھ	انگور، کشمش، منقّے
	چاپی مارکر	پالتی مارکر، CROSS LEGGED, SQUAT
	چٹائی	چٹائی گھاس یا کھجور کے پتوں سے بنا ہو فرش یا بوریا
کشف نمبر (4)	شربتی	ہلکا زرد جو کسی قدر سُرخی مائل ہو LIGHT REDDISH ORANGE COLOURED
	فی الواقع	درحقیقت
کشف نمبر (6)	کھیر	RICE PUDDING
	پتیرے	خمیر کے بغیر
	پُھلکے	PUFFED BREAD
	غلّہ	اناج

خواب نمبر(29)	زینہ	سیڑھی
	سفیدہ	سفید موتیا،CATARACT
	متوفّیہ	وفات شدہ عورت
	چھڑیں مارنا	IRRITATED AND AGITATED WHEN MILKING THE COW
کشف نمبر(11)	لائق	لیاقت،قابلیت،اہلیت،صلاحیت
	دعوتِ ولیمہ	نکاح کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے دعوت
	متمول	مال دار، دولت مند،امیر، دھنی
	سفید پوش	وہ شخص جو کم آمدنی ہونے کے باجود باوقار زندگی گزارتا ہو۔معزز شخص،صوفی منش(MIDDLE CLASS)
کشف نمبر(14)	راست	داہنی طرف،سیدھا،RIGHT HAND SIDE
خواب(33)	دریچہ	چھوٹا دروازہ
	پائنتی	پاؤں والی طرف
خواب(35)	خُسر	بیوی یا شوہر کا سسر،سہرا
خواب(36)	پیشی ویلہ	دوپہر،BETWEEN 12 NOON - 3 PM
خواب(37)	پختہ	پکا ہوا،RIPE
خواب(41)	جرّار	بڑا بھاری لشکر،ہتھیاروں سے لیس،جنگجو،سورما
کشف(17)	مجامعت	ازدواجی تعلق، CONJUGAL RELATIONS
	دلجوئی	تسکین،دلداری،تالیفِ قلب

الہام(4)	گوکی لسّی	گائے کے دودھ سے بنے ہوئے دہی کی لسّی
خواب(49)	اجزا	کسی مرکب کی اکائیاں، مفردات
خواب(50)	شہادت	گواہی
	استغاثہ	فریاد، کسی کے خلاف دعویٰ، نالش، دادخواہی PLAINTIFF, COMPLAINANT, PETITONER
	فردِجرم	مِسل کا وہ کاغذ جس پر مجرم کا جرم اور دفعہ شہادت لینے کے بعد درج کی جائے
خواب(52)	سِیتلا	چیچک، SMALL POX(ہندو دیوی شِیتلا)
	پستانوں	NIPPLES
	مُبتلا	گھرا ہوا، گرفتار
کشف(19)	ماتا	چیچک کے دانے، SMALL POX
خواب(53)	ریتے	ریت کی جمع
	مال مویشی	چوپائے، گائے، بیل، بھینس، بکری، گھوڑا وغیرہ HORSE AND CATTLE
	چَونا	گھاس، چاول کی فصل
خواب(53)	محدود	حد بندی کیا گیا، مقررہ، پابند
	اِحاطہ	چاردیواری، باڑ، فیصل بند، آنگن
	حاکم	حکم کرنے والا، حکمران، فرماں روا، گورنر
	آوارہ	سرگرداں، پریشان، STRAY
	بالاخانہ	مکان کی اوپر کی منزل، اوپر کا کمرہ

	گاؤمادہ	گائے
	پچھواڑے	مکان کے عقب میں، پشت کی جانب، پیچھے کی طرف
	پاپوش	MAT, RUG, FOOTWEAR،جوتی
خواب(55)	درخشندہ	چمکتا ہوا، روشن، چمکیلا، پُرنور
	مشفقہ	ہمدرد، دردمند،شفقت فرمانے والی دوست
خواب(56)	منشا	مرضی،مقصد، مدعا
خواب(60)	ہمشیرہ	سگی بہن، حقیقی بہن، رضاعی بہن
	تھڑے	چبوترہ، پلیٹ فارم
	سرہانے	سر کی طرف
خواب(61)	موضع	گاؤں، دیہات، ضلع
	ڈل	چھپڑ، جوہڑ، کنواں POND
کشف(21)	چھترے	دُنبے
کشف(22)	روغنی	جس پر شیشے کا پانی چڑھا ہوا ہو
	نوش	پینے والا، کھانے پینے کے قابل اشیاء
	مُتبرک	برکت دینے والا، بابرکت، مقدس، معزز
	تبرُّک	وہ چیز جس میں برکت ہونے کا اعتقاد ہو، بزرگ کا عطیہ، تحفہ، پرشاد
	پَس خوردہ	LEFTOVER FOOD،بچا ہوا کھانا، بقیہ
خواب(62)	سرگرمی	تیزی، گرم جوشی، مستعدی، جوش
	مصری	قند یا سفید شکر بلوی یا ڈلی کی شکل میں CRYSTALLIZED SUGAR

الہام(8)	تڑفا	نااتفاقی،لڑائی جھگڑا،تڑپنا
خواب(64)	دَھکا	جھٹکا،زلزلہ،EARTHQUAKE, JOLT
	تھم	رکنا،ٹھہرنا
	معرفت	توسط،وسیلہ،ذریعہ،سبب،شناخت،پہچان،خداشناسی
	موتی موتی	وہ جنہیں موت آچکی ہو
	بےنشان	جس کا کوئی پتانہ ہو
	ٹھٹھا	ہنسی اڑانا،بدنام کرنا،تضحیک کرنا،RIDICULE
	وحی	ہرمخفی چیزکی اطلاع کولغوی معنوں میں وحی کہتے ہیں
خواب(65)	ہم کلامی	ایک دوسرے سے بات کرنے کی حالت،باہمی گفتگو،بات چیت،CONVERSATION, DIALOGUE, MUTUAL DISCOURSE
	بازارگرم	کاروبارچلنا،رونق ہونا
	عنایت	لطف،شفقت،نوازش،فیض،عطیہ،توجہ
	میکا،میکے	دلہن یاعورت کے ماں باپ کا گھر،سسرال کا متضاد
	بعینہٖ	ہوبہو،حقیقتاً
	ایزادی	اضافہ،بیشی،زیادتی
	زرگر	سنار،صراف،جوہری، GOLD SMITH, JEWELLER
	مخول	چھیڑخانی
	مُنذر	ڈرانے والا،متنبہ کرنے والا،خوف دلانے والا، WARNER

خواب(67)	پواندی	چار پائی کی پائنتی، پیروں کی طرف
خواب(69)	اوپرلا	اوپر کا، اوپر والا
	گلا	گردن، NECK
	جیٹھانی	خاوند کے بڑے بھائی کی بیوی
	متّصل	جڑا ہوا، ساتھ
	جنابہ	خاتون کے لیے کلمہ تخاطب
	دایہ	ماں کی مددگار، بچے کی دیکھ بھال اور پرورش کرنے والی
خواب(70)	مسمیان	مسمیٰ کی جمع، موسوم، جو پکارا گیا، جس کا نام رکھا گیا، (مردوں کے ناموں سے پہلے)
	پَرِند	اڑنے والا جانور، طائر، پرندہ، پنکھی
	بہنوئی	بہن کا خاوند، برادرِ نسبتی
	چھلّے کے دن	زچگی کے بعد کے چالیس دن
خواب(71)	دیور	خاوند کا چھوٹا بھائی
	وِرد	بار بار دہرانے کا عمل، کسی سورۃ، آیت یا اسمائے ربانی کی بار بار تلاوت، ہر روز کا معمول
	وظیفہ	روزمّرہ پڑھنے کی دعائیں، مخصوص تعداد یا مقررہ اوقات میں پڑھنا، ذکر، تسبیح
خواب(72)	غُسلِ صحت	بیماری سے صحت پا کر نہانا
	مَداومت	دوام، ثبات، پابندی، قیام، استمرار، ہمیشہ کا معمول
الہام(15)	بمنزِلہ	برابر، درجہ یا منزلت میں مساوی
	بٹیر	تیتر سے چھوٹا ایک خاکی رنگ کا خالدار پرندہ، QUAIL

الہام(16)	خواب بین	خواب دیکھنے والا یا والی
خواب(73)	روزِمحشر	قیامت کا دن
	مَس	چُھونا
	خفیف	ہلکا،کم،معمولی،ذرا،تھوڑا
خواب(75)	نہایت	بے انتہا،بے حد،بہت زیادہ
	شفاف	اس قدر صاف کہ اس میں چمک پیدا ہو جائے۔وہ چیز جس کے آر پار دیکھا جاسکے۔منزّہ،کدورت یا بعض سے پاک
	جَہود	جہودی کی جمع،جہودی قوم کا فرد،یہودی، HEBREW, SEMITIC , A JEW
	ہاتف	فرشتہ،سروش،غیب کی آواز،آسمانی آواز،وجدان
	موہری	سیلاب کی اونچی لہر،(دیوار جیسی)
	تیزرَو	بہت تیز چلنے والی
	حال	وہ حالت یا کیفیت جو گزر رہی ہو۔سرگزشت،ماجرا
	دُہائی	فریاد،دادخواہی،پناہ،بچاؤ
	غرق	ڈوب جانا
	فنائیل	جراثیم کش صفائی کا کیمیکل PHENYLE, DISINFECTANT
	بدررَو	نالی،نکاس،OUTLET, DRAIN
	ہانک لگانا	الاپنا،لگاتار خاص طرح کی آواز لگانا،دیر تک ایک ہی آواز سے پکار لگانا،چیخ چلا کر کچھ کہنا
	مستحق	حقدار

	خلقت	مخلوق، لوگوں کا ہجوم
	غَرقاب	پانی میں ڈوبا ہوا، گرداب، محو، عمیق، نشہ میں چُور
	وعظ	تلقین، ہدایت، پندونصائح، مذہبی تقریر، دل نرم کرنے والی باتیں
	فِتن	فتنے
خواب(76)	چونکی	چَوکی، چھوٹا تخت
	زاغ	کوّا
خواب(77)	کھجوریں	کھجوریں
خواب(78)	حرج	تنگی، نقصان، مشکل، سختی، وقت کا ضیاع
	کھانڈ	گڑ کی شکر
خواب(79)	شفاعت	معافی اور بخشش کی سفارش، INTERCESSION
	خوشے	پھلوں کی گُچھے، اناج کی بالیاں
	زنبور	شہد کی مکھی، بھڑ
	پوڑیوں	سیڑھیوں
	بستہ بردار	محافظ خانہ میں شہر کی تحصیلدار مثلیں رکھنے کا انچارج افسر
	سرپردہ	ON THE CURTAN
خواب(80)	رویل کے پھول	موتیا، گُلِ یاسمن کی ایک قسم، JASMINE
	ہار پرونا	پھول یا موتیوں سے دھاگا کا گزار کر ہار بنانا، مالا بنانا
	ڈھیر	انبار، بہت سا، کثرت، افراط، بہتات، فراوانی، ٹیلا
	اَثنا	درمیان، بیچ، درمان کا عرصہ

چھت کے بالے ٹوٹنے لگے	کوٹھے کی کڑیاں تڑکنے لگیں	
زلزلہ	بھونچال	
بے بس، مجبور، ناچار، معذور	لاچار	خواب(82الف)
جسم پر نشان لگانا، دردسر کے لیے کنپٹی پر چونے کا دائرہ لگوانا	گُل لگوانا	
دور ہونا، زائل ہوجانا، ہٹ جانا	رفع ہونا	
بھوسا، دھان کا پھونس	پرالی	خواب(82ب)
تھرتھری، لرزہ، کانپنا، خوف کے طاری ہونے سے یا سردی سے، TREMBLE, SHIVER	کپکپی	
تحصیل دار کا کام یا عہدہ، محکمہ مال کا عہدہ دار THE OFFICE, DUTY OR JURISDICTION OF SUB COLLECTOR	تحصیل داری	خواب(84)
شکر گزاری، نماز، روزے کا کسی اور شکل میں کسی احسان کا شکریہ ادا کرنا، GRATITUDE , THANKSGIVING	شُکرانہ	
ذریعہ، وساطت، وسیلہ، توسط، توسل، MEDIATION	وساطت	خواب(85)
خشک سالی، قلت، کم یابی، نایابی، FAMINE, DEARTH, SCARCITY	قحط	
روٹی وغیرہ کا ریزہ PARTICLES	بھورہ	
اناج، CEREAL FOOD	غلہ	
سیلن، نمی، تری، گیلا پن، MOIST	وترا	

ہدیہ،قربانی،نذرانہ	نیاز	خواب(86)
شش وپنج	تَرَدّ د	
استطاعت،طاقت،حیثیت	مقدرت	
دونوں ہاتھوں سے،بُکّی ،مٹھی	بُک	خواب(87)
وہ مال جوخدا کی راہ میں مستحق لوگوں کودیا جائے	خیرات	خواب(88)
کام میں انہماک،مصروفِ عمل	مشغول	
فریادی،حاجت مند،سوال کرنے والا،دریافت کرنے والا	سائل	
افسوس،مایوسی،احساسِ محرومی،آرزو،ارمان،شوق،آرزومند	حسرت	
بدولت،ذریعہ،سبب سے،صدقے میں	طفیل	خواب(89)
کسی کی طرف رخ کرنا،مہربانی،عنایت	توجّہ	
کرم،نوازش،رحم،غم خواری	شَفقَت	
نام دیا ہوا،منسوب کیا ہوا	موسومہ	
اولے طوفان سے متاثر ہونا،اولے پڑنا،اولوں کی بارش سے پہنچے والا نقصان	ژالہ زدگی	خواب(90)
LADY TEACHER, اُستانی	اُستادنی	خواب(92)
اطراف میں،اِردگرد،چاروں طرف،ALL AROUND	گرداگرد	
سَر	سِری	
شرعی طور پر ذبح کیا ہوا جانور	ذبیحہ	
وہ شخص یا چیز جو ذہن میں ہو لیکن اس کا نام لینا کیس وجہ سے مقصود اور مناسب نہ ہو	فلاں	خواب(93)
پانوں دبانا،بدن کی مالش کرنا،پاؤں دبانا	مُٹھی چاپی	

	چرچا	لگا تار، ذکر، عام تذکرہ، شہرت
	عطّار	عطر فروش، دوا فروش، دوائیں اور خوشبو بنانے والا
	مطبع	چھاپہ خانہ، پریس
	شیخی	بے جا اترانا، غرور
	عبرت	کسی واقعہ، حادثہ کو دیکھ یا سُنکر نصیحت، خوف یا سبق حاصل کرنا
کشف(25)	عالم کشف	وہ کیفیت جس میں غیب پر سے اٹھایا جا رہا ہو
خواب(94)	بَری ہونا	الزام سے پاک ہونا
خواب(97)	لختِ جگر	جگر کا ٹکڑا، اولاد یا ذریت کا کوئی فرد، عزیز اور محبوب اولاد
خواب(98)	روضۂ مبارک	رسولؐ اللہ کا مدفن، (باغ، مزار جس پر گنبد ہو، مقبرہ)
	کچی پنّی	شادی کے موقع پر بانٹی جانے والی خاص مٹھائی جس کو چاول میں بھگو کر خشک کرنے کے بعد پیس کر گھی میں سرخ کر کے اس میں کشمش، بادام، گری، چھوہارے ملا کر پنیّاں (گولے) بنایا جاتا ہے
	قلعہ بندی	حصار قائم کرنا، مورچہ اور دمدمہ بنانا FORTIFICATION
	مَبَادا	خدا نہ کرے، خدانخواستہ، ایسا نہ ہو کہ، ہرگز
	پَرچھاواں	عکس، سایہ، اثر
	بیابان	بے آب و گیاہ خطہ، ویرانہ
	بدو	جنگل یا صحرا کا باشندہ، گنوار، جنگلی
خواب(99)	چھترہ	دُنبہ
	گائیاں	گائے کی جمع (پنجابی)
خواب(100)	اِستغفار	طلبِ مغفرت، توبہ، گناہوں کی معافی کے لیے بخشش طلب کرنا، خدا کی پناہ مانگنا، SEEKING FORGIVENESS

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(درباره قلبِ نبیؐ)

محترمہ فوزیہ ظہیر فضا

کروں ذکر نبیوں کے سردارِ کا پھر   چلا سلسلہ جس سے ابرار کا پھر

رکھیں ہر گھڑی لب پہ صلِّ علٰی جو   مداوا ہو ، ہر غم کے آزار کا پھر

میں لکھنے لگی ہوں جو نعتِ نبی تو   کِھلا دل میں غنچہ ہے مہکار کا پھر

جو اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت ملے گی   زباں حظ اُٹھائے گی ، گفتار کا پھر

وہ قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصفّا تھا اتنا   بنا آئینہ جو کہ انوار کا پھر

فرشتوں نے جس میں بھرا نور آ کے   کُھلا اس پہ ہر باب، ابصار کا پھر

وہ قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطہر بڑا تھا   نزول اس میں ہوتا تھا اس یار کا پھر

کیا غور غارِ حرا میں جو تنہا   وہ مرکز بنا فہم و افکار کا پھر

کیا عفو نے اس کے حیراں سبھی کو   ہوا سرنگوں اس کے اغیار کا پھر

دکھائے وہ اخلاق جنگوں میں اس نے   مڑا رخ عدو کی بھی تلوار کا پھر

پڑا بدر میں رن تھے ایّامِ رمضاں   مزہ سب نے پایا تھا افطار کا پھر

وہ اسلوب اس نے سکھائے سبھی کو   کہ چرچا ہوا نیک اطوار کا پھر

لیا عدل و انصاف سے کام اس نے   ملا اس سے حق جو تھا حقدار کا پھر

گری اسکے قدموں پہ بڑھیا تڑپ کے   پتا اس نے پوچھا جو بیمار کا پھر

کرے ذکر جس نے بھی قرآن سیکھا
اسی کے رموز اور اسرار کا پھر
وہ حقدار ٹھہرا خدا کی نظر میں
مزمل، مدثر کی دستار کا پھر
تبتل الی اللہ سے اس نے پایا
تھا انداز تبشیر و انذار کا پھر
نہیں کوئی معراج کی تہہ کو پہنچا
تمسخر اٹھا اس پہ اشرار کا پھر
فرشتے جہاں تک پہنچ ہی نہ پائیں
بنا راز داں، عرش کے پار کا پھر
درود ان پہ پڑھ کر کرو جو دعائیں
رسائی کی پوچھو نہ رفتار کا پھر
میں قلبِ محمد کے کیا راز کھولوں
نہیں کچھ سلیقہ جو اظہار کا پھر
یہ وصفِ نبی میں جڑے شعر دیکھو
میں لائی ہوں تحفہ یہ اثمار کا پھر
لکھی آج نعتِ نبی ؐ جو فضا نے
بہت لطف آیا ہے اشعار کا پھر

عالمِ اسلام کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلیے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربّانی کھل رہے ہیں، نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آرہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حبّ اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اُس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 24)

مناجاتِ فرید

(جامع اور روح پرور دعائیہ کلام)

ڈاکٹر فرید احمد

میرے مولا مری آرزو ہے یہی — میرے قلب و نظر کو جلا بخش دے
وہ دعا جو ہِلا دے زمیں آسماں — ایسا گریہ وہ آہ و بُکا بخش دے
مجھ سے نادم کے دھو ڈالے عیب و خطا — ایسا آنکھوں کو آشکِ صفا بخش دے
گر میں چاہوں بھی تو تجھ سے مانگوں میں کیا — میری چاہت کو اپنی غِنا بخش دے
میرے پیارے ترا مجھ پہ ہو یہ کرم — ہر گھڑی لب پہ ذکرِ خدا بخش دے
مجھ کو ہر شے کے شر سے تو محفوظ رکھ — مطمئن نَفس کی تو غِذا بخش دے
فہمِ قرآن اور علم و عرفان میں — فکر کو میری نور و ضِیا بخش دے
مجھ سے سب پائیں سکھ کوئی دیکھے نہ دکھ — ایسی لطف و کرم کی رِدا بخش دے
جَذبِ رَحمت کا تیری ہی مُوجِب بنے — ہر عمل کو تو حسنِ ادا بخش دے
ہو خشیت رگوں میں رواں اور دواں — ایسی نظروں کی شرم و حَیا بخش دے
جو کہ پا جائے شے کی حقیقت سبھی — فضل سے ایسا ذہنِ رسا بخش دے
ہو شِکَستہ دلوں کو پَیامِ خوشی — اپنی جانب سے ایسی نوا بخش دے
دور کر دے جو ہر اک غمِ زندگی — ایسا قدرت سے دستِ شِفا بخش دے
ہو توَکُّل علَی اللہ ہی میرا یقیں — ایسا مجھ کو تو عزم و رَجا بخش دے

ہو عِبادَت تَبَتُّل اِلی اللہ لیے
عشق و آداب و ذوقِ دعا بخش دے

حکمِ فِرو اِلی اللہ سے اُڑنے لگوں
مَنطِقُ الطَّیر حِلم و ذَکا بخش دے

جوش و جذبہ ہو دعوت اِلی اللہ میں
ایسی حکمت وہ حسنِ دفاع بخش دے

میں مَحبت سے لوگوں کو قائل کروں
نیک طبعوں کو دینِ ھدیٰ بخش دے

عصرِ بیمار کے چارۂ کرب کی
تو ہی اعلیٰ و اکمل دَوا بخش دے

ساری دنیا سے مٹ جائے ظلم و سِتم
امنِ عالم کی ایسی فِضا بخش دے

منزلیں عدل و احساں کی پالوں اگر
اَقرِبا سے بھی جُود و سَخا بخش دے

دے مَقامِ فنا اور حیاتِ بقا
میرے اللہ اپنی لِقا بخش دے

تو ہے میرا خدا تو ہی خلدِ بریں
حسنِ نیت کی اَحسَن جزا بخش دے

تو ہی مَسجود و مَعبود و رب الوریٰ
تو نے مجھ کو ارض و سَما بخش دے

تو ہی مَقصود و مَطلوبِ ہر مُدّعا
تجھ سے تجھ کو ہی چاہوں خدا بخش دے

دونوں عالم کی دولت مجھے مل گئی
تو اگر مجھ کو اپنی رَضا بخش دے

عمر ساری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ واری فرید
تو غُلامی میں کامِل وَفا بخش دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متضرعانہ دعا

’’اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور مؤحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 603)

Biography
Hazrat Ramzan Bibi[ra]

In the annals of religious history, tales of women blessed with divine revelations are often few and far between. Even scarcer are those whose experiences have been diligently recorded and enshrined within sacred texts. Yet, within the Muslim tradition, a remarkable figure emerges—a beacon of spiritual insight, whose dreams, visions, and revelations have left an indelible mark.

Ramzan Bibi was a woman of rare distinction and luminous exception among the cherished companions of the Promised Messiah (AS). Since pledging her allegiance, her ascent nurtured an unparalleled and profound communion with the Almighty—an unassailable testament to the veracity of the divinely ordained reformer of our era.

The Holy Prophet (SAW) felicitated Ramzan Bibi in her dream for the meticulously compiled manuscript that captured her celestial encounters — a labor of love, chronicled and transcribed by her devoted husband.

The preservation of this sacred century-old document, dispersed across two continents and three cities is an enduring miracle in its own right.

Through the conduit of Dr. Farid Ahmad, chosen for this blessed task by the benevolent hand of divine providence, this concealed treasure has been unveiled, gracing the faithful with its resplendent wisdom.

Prepare to embark upon a transformative odyssey—one that illuminates the intellect, resonates with the heart, emboldens the spirit and inspires profound introspection.

Compiled
by
Dr. Farid Ahmad